مکتوبات مدنی

ڈاکٹر مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی



IIIS
Aurangabad. (M.S.)

مکتوبات مدنی

MAKTUBAT-E- MADANI

MAKTUBAT-E- MADANI

" آپ نے یاد کیا اور اس طرح یاد کیا کہ جیسے ہوا کے دوش پر زلف یار کھل گئی ہو، اور خوشبو سے فضا معطر ہو رہی ہو۔ آپ کا خط پڑھ کر دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی یادیں تازہ ہوگئیں اور بہت سے مناظر نظروں کے سامنے پھر گئے اور تصور میں آپ سے حرم شریف میں ملاقات ہوئی۔ مواجہہ شریف پر حاضری دیتے ہوئے باادب ہم لوگ باب جبریل سے نکل گئے آگے بقیع کی دیواریں دکھائی دیں، چمکتی اور جگمگاتی سڑکوں پر زناٹے موٹروں کی آمد و رفت کا منظر سامنے تھا۔ ہم لوگ بے تکلفی کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اور دیار پاک کی عطر بیزیوں سے مسحور ہوتے ہوئے مختلف راستوں سے گذرتے رہے، اور پھر ایک عمارت کے سامنے رکے، آپ نے اسے اپنا مسکن بتایا، شوق وخوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ آپ نے مجھے دعوت قیام دی، مگر میں نے خوش اسلوبی کے ساتھ اس کو قبول کرتے ہوئے بھی معذرت کردی اور آپ نے اصرار جاری رکھا اور بات اس فیصلہ پر جا کر رکی کہ صرف آج رات کو آپ کے کمرے میں رہنا ہے اور صبح ہوتے ہی یا پو پھٹتے ہی پھوٹ پڑنا ہے دیکھئے یہ دن کب اور یہ رات کب میسر آتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ خدا کرے لوح تقدیر میں یہ رات بھی اور وہ دن بھی لکھا ہو۔ آمین۔

مجھے آپ کے انہماک علمی اور ذوق مطالعہ کا تجربہ پہلے سے ہے یہاں آکر تو آپ سراپا علم ومطالعہ بن گئے ہونگے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ خوب ہی خوب ترقی علم وعمل نصیب فرمائیں۔ البعث کو ہمیشہ نوازتے رہیں اور اس کے لیے لکھتے رہیں۔ "

اقتباس مکتوب گرامی

حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مدظلہ العالی

مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

IIIS
Aurangabad. (M.S.)
INTERNATIONAL INSTITUTE OF
ISLAMIC STUDIES AURANGABAD. (M.S.)

سلسلۂ مطبوعات معہد الدراسات الاسلامیہ العالمیۃ......۴۸

مکتوبات مدنی

(مرتب کے نام بزرگوں، دوستوں، ہمعصروں اور شاگردوں کے خطوط کا مجموعہ)

مرتب

مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی

سن اشاعت: ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۵ء

Hamdard Public Library Maharashtra

ISBN:978-81-928515-5-6

کتاب :مکتوبات مدنی

مرتب :ڈاکٹر مولانا محمد صدرالحسن ندوی مدنی

M.9423153573, 8390989303

ای میل :madni.sadrulhasan@gmail.com

کمپوزنگ :سید اشفاق علی M.09890014729

ندا کمپیوٹرس، اعظم کالونی، روشن گیٹ، اورنگ آباد (M.S.)

تعداد :۵۰۰

صفحات :۳۳۶

قیمت :Rs.350/-

مطبوعہ :یوٹیلیٹی پریس، اورنگ آباد

زیر اہتمام :معہد الدراسات الاسلامیہ العالمیۃ، ۶۳/عارف کالونی، اورنگ آباد

ملنے کے پتے

(۱) شالیمار کتاب گھر۔ روشن گیٹ اورنگ آباد (۲) مکتبہ اسلامی، شاہ گنج اورنگ آباد

(۳) مرزا ورلڈ بک۔ جنسی روڈ، اورنگ آباد (۴) شالیمار بک ہاؤس، سٹی چوک، اورنگ آباد

(۵) پرویز بک ڈپو۔ بڈی لین، اورنگ آباد (۶) ندوی کتاب گھر۔ پربھنی 9860985891

(۷) فیض بک ڈپو۔ جلگاؤں 932515021

ما را ہوسِ صحبتِ جاں پرورِ یار است
ورنہ غرض از بادہ پرستی نہ خمار است

ملک الشعراء ناصر بخاری

﴿فہرست﴾

سخن ہائے گفتنی — ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی	۱۱
پیش لفظ — ڈاکٹر ارتکاز افضل	۳۷
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۴۲
مولانا سعید احمد اکبرآبادی	۴۵
مولانا قاری محمد طیب	۴۷
مولانا سید اسعد مدنی	۴۸
مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی	۵۱
مولانا محمد ظفیر الدین مفتاحی	۵۹
مولانا محبّ اللہ ندوی	۶۱
مولانا معین اللہ ندوی	۶۲
مولانا سید محمد رابع ندوی	۶۸
امیر شریعت مولانا سید نظام الدین	۸۲
مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی	۸۸
مولانا سید محمد ولی رحمانی	۱۰۲
مولانا سید محمد واضح رشید ندوی	۱۰۳
مولانا محمد مجیب اللہ ندوی	۱۰۶
مولانا غلام محمد وستانوی	۱۰۶
مولانا شہاب الدین ندوی بنگلوری	۱۰۹

مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی	۱۱۱
مولانا سلطان ذوق چاٹگامی ندوی	۱۱۳
مولانا محمد رضوان القاسمی	۱۲۲
مولانا سید مرتضٰی ندوی	۱۲۵
مولانا شفیق الرحمٰن ندوی	۱۲۶
مولانا شمس الحق ندوی	۱۲۹
مولانا نور عالم خلیل الامینی	۱۲۹
مولانا محمد اسرار الحق قاسمی	۱۳۱
ڈاکٹر محمد منظور عالم	۱۳۲
مولانا کاکا سعید عمری	۱۴۱
مولانا بدر الحسن قاسمی	۱۴۲
مولانا مفتی محمد معز الدین قاسمی	۱۴۴
ڈاکٹر محمد اقبال حسین ندوی	۱۴۴
جناب شعیب خسرو	۱۴۶
مولانا انیس الرحمٰن اعظمی	۱۴۷
ڈاکٹر مجید بیدار	۱۴۸
ڈاکٹر محمود صدیقی	۱۴۹
مولانا حبیب اللہ قاسمی	۱۵۰
مولانا امین الدین شجاع الدین	۱۵۱
مولانا محمد کلیم صدیقی پھلتی	۱۵۵

مولانا عبد الوحید خان نقشبندی	۱۵۶
مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۱۵۹
مولانا سید سمیع اللہ ندوی	۱۷۰
مولانا عمیس احمد ندوی	۱۷۰
مولانا عبد الاحد ازہری	۱۷۳
جناب رفعت سعید قریشی	۱۷۴
محترم اختر الزماں ناصر	۱۷۵
مولانا محمد زبیر اعظمی	۱۷۵
مولانا محمد ظہور ندوی	۱۷۶
جناب ظہور احمد قرشی	۱۷۷
ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین	۱۷۸
مولانا خالد رشید فرنگی محلی	۱۸۴
مولانا محمد فضل الرحیم مجددی ندوی	۱۸۵
مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی رحمانی	۱۸۸
مولانا عبد الرؤف سکھروی	۱۸۹
مولانا شاہ محمد تفضّل علی	۱۹۰
مولانا محمد عبد اللہ طارق	۱۹۳
مولانا محمد سعود عالم قاسمی	۲۰۲
مولانا سید سلمان حسنی ندوی	۲۰۳
پروفیسر طاہر محمود	۲۰۶

سید ابو الہاشم رضوی	۲۰۷
مولانا غیاث احمد رشادی	۲۰۸
ڈاکٹر عبد المقتدر عتیق	۲۰۹
پروفیسر سید عبد الرحیم	۲۱۰
جناب مجتبیٰ فاروق	۲۱۱
مولانا محمد شمشاد ندوی	۲۱۳
مولانا محمد عبد القیوم	۲۱۴
ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی	۲۱۵
مولانا عبد البر اثری اصلاحی	۲۱۶
مولانا سید بابر حسین ندوی	۲۱۹
مولانا محمد الیاس فلاحی	۲۲۰
جناب ایس ایس قادری	۲۲۱
مولانا محمد رفیق قاسمی	۲۲۳
ڈاکٹر شیخ عظیم الدین	۲۲۶
ڈاکٹر مولانا عتیق الرحمٰن ندوی	۲۲۷
جناب نصیر احمد خاں	۲۲۷
جناب اقبال حسین	۲۳۲
جناب ضمیر احمد قادری	۲۳۵
ڈاکٹر صلاح الدین عمری	۲۳۶
ڈاکٹر کفیل احمد قاسمی	۲۳۷

مولانا اقبال رحمانی	۲۳۷
مولانا محمد الیاس ندوی بھٹکلی	۲۳۹
مولانا سید راشد نسیم ندوی	۲۴۲
ڈاکٹر عبدالباری	۲۴۳
مولانا محمد ادریس مظفرپوری	۲۴۷
مولانا خورشید احمد اعظمی ندوی	۲۴۹
ڈاکٹر محمد عمر	۲۵۱
ڈاکٹر جاوید مکرم	۲۵۲
مولانا سعید مرتضیٰ ندوی	۲۵۶
مولانا منور سلطان ندوی	۲۵۷
مولانا محمد شاہ جمال ندوی	۲۵۹
پروفیسر محمد رحمت علی	۲۶۲
مولانا محمد نظام الدین ملی	۲۶۳
مولانا محمد صادق ندوی	۲۶۵
جناب رئیس احمد	۲۶۵
جناب اکبر پٹیل شہید	۲۶۷
مولانا امین عثمانی	۲۶۸
ڈاکٹر مولانا محمد فہیم اختر ندوی	۲۷۲
مولانا عبیداللہ اسعدی	۲۷۴
جناب احمد محی الدین حکم	۲۷۵

مولانا منصب خاں قاسمی	۲۷۷
ڈاکٹر مولانا اشتیاق احمد اعظمی ندوی	۲۷۷
مولانا مشتاق احمد ندوی	۲۷۹
مولانا عبداللہ مخدومی	۲۸۰
مفتی محمد الیاس احمد حامد قاسمی نرملی	۲۸۱
جناب یونس موتی والا	۲۸۵
مولانا عبدالحی ندوی (قطر)	۲۸۶
جناب نایاب انصاری	۲۸۹
مولانا سمیع احمد ایوبی (قطر)	۲۸۹
جناب محمد شرف الدین صدیقی	۲۹۱
مولانا سید محمد اشرف رشید ندوی	۲۹۵
مولانا سید ناصر علی ندوی	۲۹۹
مولانا مرزا محمد یونس بیگ ندوی	۳۰۱
جناب ابوبکر رہبر	۳۰۲
مولانا عبدالرحمٰن ملی ندوی	۳۰۲
مولانا خورشید اعظمی ندوی	۳۰۴
مولانا محمد مصطفیٰ ندوی حیدرآبادی	۳۰۵
جناب بارق پرتوری	۳۰۶
جناب عبدالحمید خان	۳۰۷
مولانا محمد صدیق ندوی رائے بریلوی	۳۰۹

جناب شارق نقشبندی	۳۱۰
جناب خلیل چودھری	۳۱۱
مولانا عبدالماجد ندوی	۳۱۲
مولانا خلیق خاں ندوی	۳۱۳
مولانا ذکی نور عظیم ندوی	۳۱۵
جناب ایم اے نعیم (کوٹہ)	۳۱۶
جناب ایس ایس قاضی	۳۱۸
جناب غلام رحمانی	۳۱۸
مولانا محمد محفوظ فلاحی	۳۱۹
جناب نذر محمد مدعو	۳۲۴
جناب محمد اکبر	۳۲۶
جناب حافظ سید عقیل	۳۲۸
جناب حسن محمد خاں	۳۲۹
جناب محمد معراج مظفر پوری	۳۳۰
جناب مسرور حسین	۳۳۳
محترمہ مریم جمیلہ	۳۳۴
فہرست مطبوعات	۳۳۵

سخن ہائے گفتنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد:

اردو ادب کی تاریخ نظامی دکنی کی تصنیف مثنوی کدم راؤ پدم راؤ اور ملا وجہی کی نثری تالیف ''سب رس'' سے شروع ہوتی ہے۔ پانچ صدیوں کی اس زہرہ گداز بادیہ پیمائی کے دوران مذہبی، اصلاحی، اخلاقی، معاشرتی، رثائی اور عشقیہ وارداتیں مثنوی، رباعی اور قصیدہ کی ہیئتوں میں ڈھل کر دل کے تاروں پر زخم زنی کرتی ہوئی اس سبک روی سے گذری کہ یارائے ضبط وفغاں بھی نہ رہا لیکن اپنے عہد نو سے پہلے اردو نثر داستان اور تمثیل نگاری کے تار حریر دورنگ سے اپنی قبائے صفات بنانے اور چاک پیرہن کی رفوگری میں اس قدر منہمک رہی کہ یہ کہنا پڑا ع

تیرے دل میں تو بہت کام رفو کا نکلا

اٹھارہویں صدی کی آخری دہائیوں تک پہونچتے پہونچتے اردو نثر نے جب فورٹ ولیم کالج کلکتہ کو اپنا آشیانہ بنایا تو اس کے پر پرواز کا جمود ٹوٹا اور جب جذب اندروں نے اسے پرواز پر مجبور کیا تو مشرق سے انیسویں صدی کی پانچویں دہائی میں دلی کالج پہونچی تو محمد غوث زریں کی نوطرز مرصع (قصہ چہار درویش)، رجب بیگ سرور کی فسانۂ عجائب، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے تراجم قرآن پاک اور میر امن کی باغ و بہار سے اردو دنیا پر بہار آچکی تھی اور اب گیسوئے اردو جو کبھی منت پذیر شانہ تھی اس سمت قدم بڑھا چکی تھی جس سخت قدم کے بعد مانگ پر افشاں ہوجاتی ہے اور نسیم وصبا کی شوخیاں انگشت حنائی کا کام دیتی ہیں۔

چلی پیری نہ کچھ باد صبا کی
بگڑنے میں بھی زلف اس کی بنا کی

اس دور کے بعد غلام غوث بے خبر اور غالب کے خطوط نے اردو نثر کو وہ طلائی جامہ پہنایا کہ نظریں خیرہ ہوگئیں، دامن تار تار کو رفو گر میسر آیا، دفتر پارینہ دفتر جنوں ٹھہرا، اسی داشتہ سے رشتہ استوار کرنا پڑا جسے فارسی کے مقابلہ میں داشتہ آید بہ کار کہہ کر گوشہ کس مپرسی میں ڈال دیا گیا تھا۔ اردو اب حقیقتاً ''اردو معلّٰی'' بن گئی۔ اردو کو سر سید احمد خاں، محمد حسین آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، مولوی چراغ علی، ڈپٹی نذیر احمد، علامہ شبلی، مولوی عبدالحق، علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، نیاز فتح پوری، عبدالحلیم شرر، منشی پریم چند، رتن ناتھ سرشار، منشی سجاد حسین، سجاد حیدر یلدرم، مہدی افادی، مولانا عبدالحی، سید صباح الدین عبدالرحمٰن، مولانا محمد الحسنی اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی صورت میں ایسے باکمال، صاحب طرز، روشن طبع، خود کوزہ خود کوزہ گر و خود گل کوزہ، مسیحا نفس گیرائی و گہرائی کے حامل اصحاب لوح وقلم میسر آئے کہ دامن اردو رشک صد بہار بن گیا۔ کلی نے آنکھ کھولی، غنچہ بنی پھر گل سے گلستاں بن گئی رونق گلستاں نے راہ رووں کو خیاباں نوردی پر مجبور کیا، دیکھنے والوں نے دیکھا کہ روش روش محو فسوں طرازی ہے اور وہ مرقع حسن وزیبائی خطابت، روئدادنویسی، انشائیہ، خودنوشت سوانح نگاری، صحافت، تنقید، مقالہ نویسی، تمثیل نگاری، افسانہ، افسانچہ، ناول، تحقیق، سفرنامہ، خاکہ نویسی اور مکتوب نگاری کے طلائی وسیمیں مختلف النوع زیورات سے آراستہ پیراستہ ہوکر زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے کہ

ہنوز آں ابر رحمت درفشاں است
خم وخم خانہ با مہر ونشاں است

خطوط نگاری ایک فن بھی ہے اور سلیقہ بھی۔ بعض نارسائیاں بھی اقلیم سخن کے تاجداروں کو کرم فرمائی وعتاب نوازی کا قرض چکانے کی خاطر خطوط نگاری کے قلم رو میں روپوشی پر مجبور کرتی ہیں، رونمائی کی ہمت نہ ہو، پیمانۂ شکیبائی لبریز ہوچکا ہو، یارائے صبر نہ ہو، احساسات دہل رہے ہوں، دریائے اشک رواں ہو، بحر خیالات متلاطم ہوں، موج کا ہر آن خطرہ ہو، کشتی بھنور میں ہو اور جذبات کا طوفان عزم جواں کا طواف کر رہا ہو تو دل کے آبلہ کے لیے نوک قلم مرہم جاں فزا بن کر نمودار ہوتی ہے ع

جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھ کر

انسانی تاریخ میں خطوط نگاری کی شاخ نہال رومی شہنشاہیت کے دور پر بہار میں ''سرو'' کے کلک سحر طراز سے بار آور ہوئی اور ربانی تاریخ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کے مندرجات کتاب الٰہی میں ثبت ہیں: ملکہ سبا کہنے لگی کہ اے سردارو! میرے پاس ایک قابل احترام خط آیا ہے جو سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور جس کا آغاز بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے کیا گیا ہے اس خط کا مضمون یہ ہے کہ تم میرے ساتھ سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آجاؤ (سورہ نمل ۲۸۔۳۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے زمانہ جاہلیت میں بھی خطوط نویسی کا رواج تھا۔ ۵٦ھ میں حدیبیہ سے واپسی کے بعد شاہان سلطنت اور ارباب اقتدار کے نام آپ ؐ نے جو خطوط لکھوائے وہ تاریخ کا ایک حصہ ہیں اور ان کی حیثیت تاریخ کے طلائی صفحات کی ہے اور جن کی تاریخی حیثیت غیروں کے نزدیک بھی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ نجاشی شاہ حبش، مقوقس شاہ مصر، ہوذہ بن علم حاکم یمامہ، حارث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق اور جیفر شاہ عمان کے نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مکتوب روانہ فرمائے وہ خطوط نگاری کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان خطوط میں سے بطور تبرک حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کے اس نامۂ مبارک اور مکتوب گرامی کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو آپؐ نے حبش کے بادشاہ نجاشی کے نام تحریر فرمایا تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی شاہ حبشہ کے نام

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے، اما بعد میں تمہاری طرف اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو قدوس اور سلام ہے، امن دینے والا محافظ ونگراں ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، اللہ نے انھیں پاکیزہ اور پاکدامن مریم بتول کی طرف ڈال دیا اور اس کی روح اور پھونک سے مریم عیسیٰ کے لیے حاملہ ہوئیں جیسے اللہ نے آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ میں اللہ وحدہ لاشریک لہ کی جانب اور اس کی اطاعت پر ایک دوسرے کی مدد کی جانب دعوت دیتا ہوں اور اس بات کی طرف بلاتا ہوں کہ تم میری پیروی کرو اور جو کچھ میرے پاس آیا ہے اس پر ایمان لاؤ، کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں اور تمہارے لشکر کو اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں اور میں نے تبلیغ ونصیحت کردی، لہٰذا میری نصیحت قبول کرو اور اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے (رسول اکرم کی سیاسی زندگی، ڈاکٹر حمید اللہ ص ۱۲۵۔۱۰۸)

جہاں تک عربی زبان وادب کا تعلق ہے، عہد عباسی، انشاء پردازی اور خطوط نویسی کا عہد زریں تصور کیا جاتا ہے۔ حکومت بنی امیہ کے زوال پذیر ہونے کے بعد جب حکومت کا دائرہ وسیع ہوا تو انشاء پردازی عہد بنی امیہ کی طرح صرف دفتری کاروبار اور خطوط نویسی تک محدود نہ رہی بلکہ اس حد سے نکل کر تصنیف، ترجمے، مقالات، مقامات، عہد نامے، وصف، مناظرہ، بخشش وانعام دینے یا مانگنے، ملاقات سے قبل تعارف، شکریہ، عتاب، ناراضگی، تعزیت وتہنیت، رضاجوئی وغیرہ قسم کے شہری وتمدنی موضوعات کے لیے

استعمال ہونے لگی جن میں سے اکثر موضوعات کا اس سے قبل وجود نہ تھا۔ دور عباسی کی ابتداء میں انشاء پردازی اور خطوط نویسی عبد الحمید کی ہی ڈگر پر باقی رہی جس میں اختصار اور مبالغہ وآرائش عبارت میں اعتدال کا لحاظ رکھا جاتا تھا، بالخصوص خطوط اور توقیعات میں۔ جب عربوں کا ایرانیوں سے میل جول بڑھا تو انھوں نے باریک بینی اور پُرنویسی سے کام لینا شروع کیا اور ایک بات کو بیان کرنے کے لیے مترادفات کے استعمال کو ترجیح دینے لگے۔ اس دور کے ادیب ابن المقفع کے اسلوب میں نیرنگی عبارت، مختصر جملے، الفاظ میں آہنگی، سہل پسندی، معانی کی فراوانی اور مسجع بندی سے گریز شامل ہے۔ اسی لیے ابن المقفع نے بلاغت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ بلاغت یہ ہے کہ: جب جاہل اسے سنے تو سمجھے کہ وہ بھی اس طرح کی آسان، سہل اور خوش نما عبارت لکھ سکتا ہے، اس نے یہ بھی کہا کہ: بلاغت کی ہوس میں غیر مانوس وغریب الفاظ کی جستجو میں نہ رہنا کیونکہ یہی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ: تمہیں سوقیانہ الفاظ سے بچتے ہوئے سہل اور فصیح الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔ اس دور کے ادباء میں یعقوب بن داؤد، جعفر بن یحییٰ، حسن بن سہل، عمرو بن مسعدہ، سہل بن ہارون، حسن بن وہب، جاحظ، صاحب بن عباد، الوزیر المہلبی، خوارزمی، بدیع، صابی، ثعالبی، قاضی فاضل، ابن الاثیر، ابن العمید، ابن قیتبہ، مبرد اور صولی ہیں۔

یورپ میں پندرہویں صدی عیسوی میں مکتوب نگاری نے باقاعدہ ایک فنی حیثیت کی طرف پیش قدمی کی، پھر ولیم کوپر، مشہور شاعر گرے، جان ہیرنگ ٹن اور جیمز ہاول نے اس فن میں شہرت دوام حاصل کی۔ جیمز ہاول نے جسے انگلستان میں مکتوب نگاری کا باوا آدم تصور کیا جاتا ہے اس فن کو رنگ آمیزی کے ذریعہ بام عروج تک پہونچادیا۔ اس کے بعد پوری دنیا میں ہر زبان نے اس فن کو ایک خاص ہیئت عطا کی،

پہنائیوں سے ہم کنار کیا۔ لطافت بیان، نزاکت الفاظ اور دروں بینی کی خلعت بخشی۔ اس طرح ادبی اوصاف کی دنیا میں ''خطوط نگاری'' فن کی حیثیت سے اپنی شناخت بنانے میں کامیاب ہوگیا۔

ہندوستان میں مکتوب نگاری کے ذخیرہ میں عربی، فارسی اور انگریزی کے بے شمار مکاتیب ملتے ہیں۔ اردو میں مکتوب نگاری کا باوا آدم ''غالبؔ'' ہے۔ اس نے اس فن کو شہ پارہ بنادیا۔ غالب کے مکاتیب، قافلہ اردو کو رواں دواں کرنے، اس کو یک سمتی عطا کرنے اور زندگی کو فن کی صورت دینے کی راہ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ غالب کی خطوط نگاری روش عام کے خلاف ایک صدائے احتجاج تھی اور وہ احتجاج آج بھی باقی ہے۔

مکاتیب کے جو مجموعے اس وقت ہمارے سامنے ہیں، ان میں سے ہر ایک پر مفصل تبصرہ کے لیے ایک دفتر درکار ہے، لیکن اس وقت مکاتیب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے فنی جائزہ کو ان حقائق کی جانب پیش قدمی بلکہ بازیافت کے ایک اہم وسیلہ کے طور پر پیش کررہے ہیں جن تک رسائی کے بغیر ہم اس صنف کی قدر و قیمت کا صحیح تعین نہیں کرسکتے۔

کسی شخصیت کی جامعیت کا نقطہ کمال یہ ہوتا ہے کہ اسے فکر و فن کے جس زاویہ سے بھی دیکھا جائے بے اختیار یہ کہنا پڑے گا کہ: ع

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

مکاتیب کی نوعیتیں جدا جدا ہوتی ہیں جس کے ذیل میں تہنیتی، تعزیتی، مشورتی، ناصحانہ، تنبیہی، شکوہ و عتاب آمیز خطوط اور اس طرح کے دوسرے مکاتیب آتے ہیں۔ اچھے مکاتیب وہ تصور کیے جاتے ہیں جو بے ساختہ اور قلم رو لکھے جاتے ہیں، ان میں منطقیانہ اور فلسفیانہ موشگافیاں نہیں ہوتیں اور نہ مشکل پسندی اور صنعت گری کو راہ دی جاتی ہے۔

جس نے زندگی کو دیکھا ہے، برتا ہے اور روز و شب کی دھوپ چھاؤں میں زندگی گذارنے کا سلیقہ سیکھا ہے' وہی اچھا مکتوب نگار ہوتا ہے، تحریر میں فنکاری، استدلالی طریقہ کار، شوپنہاری، قنوطیت اور ادعائیت سے مکتوب کشش ثقل کا شکار ہو کر اپنی جاذبیت اور رعنائی کھو دیتا ہے۔

چونکہ مکتوبات مدنی کا آغاز مفکر اسلام سید ابوالحسن علی ندویؒ کے مکاتیب گرامی سے ہو رہا ہے اس لیے سخن ہائے گفتنی کے عنوان سے کتاب کے اس مقدمہ میں حضرت والا کے مکتوبات کی بعض خصوصیات پر روشنی ڈالونگا تاکہ قارئین مکتوبات کی اہمیت کو اس تبصرہ کے تناظر میں پرکھیں اور اس مجموعہ کی ترتیب و انتخاب کے پس پردہ جو جذبہ کارفرما ہے اس کا صحیح ادراک کرسکیں۔ اور اس لیے بھی کہ اب جبکہ خطوط نویسی کی دیرینہ روایت دم توڑ رہی ہے ہمارے ذہنوں سے ان کی اہمیت اور ان کے دوررس اثرات و خصوصیات محو نہ ہوں۔ اس مجموعہ میں شامل خطوط کے علاوہ مفکر اسلام کے ہزاروں خطوط چونکہ ان کی شخصیت کی طرح مختلف الجہات اور کثیر الابعاد ہیں اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ مکتوبات مدنی میں شامل دوسوسینتیس (۲۳۷) مکتوبات پر تبصرہ کرنے کے بجائے حضرت والا کے مکاتیب کا جائزہ پیش کیا جائے تاکہ ان خطوط میں بھی کسی نہ کسی حد تک ان خصوصیات کی تابانی محسوس کی جائے اور مکتوب نگار کے جذب دروں، طرز نگارش اور فکر و فن کو بھی وہ داد و تحسین اور وقار ملے جس کے وہ حقیقی معنی میں مستحق ہیں۔

مفکر اسلام جس خانوادہ کے چشم و چراغ تھے، اس کے دامن میں زبان و بیان کی جادو بیانی، فصاحت و بلاغت کی جدت طرازی، شعر و بیان کی نکتہ سنجی و نکتہ شناسی، فکر و خیال کی فتنہ سامانی، احساسات و تاثرات کی نیرنگی و مرصع سازی، نزہت خاطر کی جمال آرائی، بہجت سمع و نظر کی نفس کشی، گل رعنا کی نظر نوازی اور بحر فکر و نظر کی غواصی بہ حصہ وافر

آئی تھی۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اپنے دودمان علم اللّٰہی کے ذہن علمی، ذوق ادبی، استقامت صدیقی، عزم فاروقی، فکر حجازی، زور حیدری، فقر بوذری، صدق سلمانی اور نطق اعرابی کے امین و پاسبان تھے۔ مولانا کی ہر تحریر ادب کی چاشنی، حروف و معانی کی دلآویزی، فکر وخیال کی ہم آہنگی اور خلش دل بے تاب کی نے نوازی کا حسین مرقع ہوتی ہے۔ تحریر ہو یا تقریر، مقدمات ہوں یا خطوط، اسلوب بیان کی مشک بیزی، شدت جذبات کی گنگا جمنی محبت وخلوص کی سادگی ہر آن اور ہر لمحہ تار قلب ونظر پر زخم زنی کا غیر مرئی فریضہ انجام دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔

مولانا کے خطوط ان کی شخصیت کی طرح ہمہ جہت ہیں۔ میری نظر میں مولانا کی شخصیت میں فکر وفن اور مزاج و منہاج کا عکس جمیل جس قدر واضح اور صاف و شفاف مکاتیب میں نظر آتا ہے تصانیف میں نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مکتوب نام ہے آمد کا اور تصنیف نام ہے آورد کا۔ خط اپنی متاع گم گشتہ اور عظمت رفتہ کو ماتمی لباس نہیں پہناتا، جس طرح فکر وفن اور خیال ونظر کو کوچۂ جاناں میں باریابی کی اجازت نہیں دیتا۔ ع

بسیار شیوہ ہاست بتاں را کہ نام نیست

اسی طرح خط کو عشوہ وغمزہ، لب خنداں اور اشک مژگاں کے طوق وسلاسل میں مقید نہیں کیا جاسکتا۔ خط جہاں سے شروع ہوتا ہے وہی اس کا حرف آغاز ہے اور وہی اس کا نقطۂ انتہا، وہی اس کی تشبیب ہے اور وہی اس کی تخییل وتزئین، وہی اس کا حسن اختتام ہے اور وہی اس کا نقطۂ ارتکاز۔

قلم کا یہ اصرار ہے کہ میں لکھوں کہ وہ کیا تھے اور دل کی پکار ہے کہ میں لکھوں کہ وہ کیا نہیں تھے۔ ندوۃ العلماء سے فضیلت کی تکمیل کے بعد ایک سال تک مجھے حضرت والا

کی صحبت میں شب وروز گذارنے کی سعادت حاصل رہی ہے، میں خلوت وجلوت کا ہم راز نہیں تو شاہد ضرور رہوں۔

وہ مفسر بھی تھا اور محدث بھی، مفکر بھی تھا اور معلم بھی، مورخ بھی تھا اور محقق بھی، خاکہ نگار بھی تھا اور سیرت نگار بھی، مصلح قوم بھی تھا اور میر کارواں بھی، عالم دین بھی تھا اور مبلغ اسلام بھی، وہ عرب بھی اور عجم بھی، سفر بھی تھا اور حضر بھی، قلم بھی تھا اور روشنائی بھی، جگر بھی تھا اور خون جگر بھی، کوزہ بھی تھا اور کوزہ گر بھی، صحرا بھی تھا اور لالۂ صحرائی بھی، وہ آب شیریں بھی تھا اور چشمہ حیواں بھی، لب خنداں بھی تھا اور چشم گریاں بھی، قلندر بھی تھا اور تونگر بھی، مسرت وشادمانی بھی تھا اور حزن وملال بھی، خلوت پسند بھی تھا اور جلوت نشیں بھی، وہ زباں شناس بھی تھا اور زبان دان بھی، وہ سخن فہم بھی تھا اور انشاپرداز بھی، وہ یمنی بھی تھا اور ہندی بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ''تکیہ نشیں'' ہو کر بھی ''عالم گیر'' تھا۔

اس مرد خود آگاہ وخدا آگاہ اور اقبال کے مرد مومن کے خط وخال اگر آپ ایک جگہ دیکھنا چاہیں تو خطوط کے مرقع میں اس کی شان جلالی و جمالی کا مشاہدہ کر سکتے ہیں ع

ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

مولانا کو تصنیف وتالیف کے ساتھ خطوط نویسی کی دولت بے بہا بھی وراثت میں ملی تھی۔ مولانا کی والدہ محترمہ کے خط کا ایک اقتباس اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اس خانوادہ میں خطوط نویسی کا ادبی ذوق کس درجہ اعلیٰ تھا اور زبان و بیان میں کس قدر شستگی و شیفتگی تھی۔

''علی! ایک نصیحت اور کرتی ہوں بشرطیکہ تم عمل کرو، اپنے بزرگوں کی کتابیں کام میں لاؤ اور احتیاط لازم رکھو، جو کتاب نہ ہو وہ عبدو (مولانا کے برادر بزرگ مولانا عبدالعلی) کی رائے سے خرید و باقی وہ کتابیں کافی ہیں۔ اس میں تمہاری سعادت مندی

ظاہر ہوگی اور کتابیں برباد نہ ہونگی اور بزرگوں کو خوشی ہوگی، اس سعادت مندی کی جسے بہت خواہش ہے کہ تم ان کتابوں کی خدمت کرو۔ (کاروان زندگی حصہ اول ص ۱۱۴-۱۱۳)

مولانا بحرادب کے ایسے شناور ہیں کہ سمندر کو ان کے اشہب قلم کے سامنے اپنی پایابی کو تسلیم کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ آپ کی نثری تحریر ایسی پختہ اور پر تاثیر ہوتی ہے کہ قلب ونظر میں اترتی چلی جاتی ہے اور نثری شعر کی دلکشی و رعنائی، الفاظ کے در و بست کی نغمگی، شستہ جملوں کی مینا کاری اور فصاحت و بلاغت کی مرصع سازی اس پر مستزاد۔ اسی لیے مولانا نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ: ادب کی شرط یہ ہے کہ بات اس انداز سے کہی جائے کہ دل پر اثر ہو، کہنے والا مطمئن ہو کہ میں نے بات اچھی طرح کہہ دی اور سننے والا اس سے لطف اٹھائے اور اسے قبول کرے۔ (تعمیر حیات، مفکر اسلام نمبر)

کسی انشاء پرداز کا سب سے بڑا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ الفاظ و معانی کو دل کی کیفیات کا نہ صرف ترجمان بلکہ ان کا ہم رکاب بنادے اور خود اعتمادی کی عطر بیزی سے قاری کے ذہن و دماغ کو معطر کردے۔ مفکر اسلام کی ادبی لیاقت اور اظہار خیال کی لیاقت کا یہی راز تھا جس نے آپ کی تحریروں کو اوج ثریا تک پہونچا دیا اور علی طنطاوی جیسے ادیب کو کہنا پڑا کہ:

ادب کی طرف سے میرا اعتماد اٹھنے لگا تھا، چونکہ ادیبوں میں وہ آسمانی نغمہ عرصہ سے نظر نہیں آتا جس کی لے میں شریف رضی (عہد عباسی کا نامور ہاشمی شاعر) کے وقت سے لے کر عبدالرحیم برعی تک شعراء گاتے رہے۔ جب میں نے آپ کی کتاب پڑھی تو یہ کھویا ہوا نغمہ مجھے پھر سے مل گیا، یہ نغمہ مجھے آپ کی اس نثر میں ملا جو حقیقتاً شاعری ہے لیکن بے ردیف اور قافیہ کی شاعری۔ برادرم ابوالحسن، آپ کا صد ہزار شکریہ کہ آپ نے دوبارہ میرے اندر اپنی ذات اور اپنے ادب پر اعتماد بحال کردیا۔ (کاروان مدینہ ص ۱۱)

زمانی اعتبار سے مفکر اسلام کے خطوط تقریباً سات دہائیوں پر محیط ہیں اور مکانی اور جغرافیائی اعتبار سے پوری دنیا مکتوب الیہ ہے۔ شاید ہی کوئی براعظم ہو جس کو آپ کے مکتوب الیہ بننے کا شرف حاصل نہ ہوا ہو۔ افراد و شخصیات کے لحاظ سے آپ کے مکتوب الیہم کی فہرست میں وزرائے اعظم، سربراہان مملکت، قابل احترام مشائخ، قابل قدر معاصرین، مخدوم اساتذہ، قرین دل اعزّہ، زیر تربیت متوسلین، قریب از رگ جاں محبین، ہمدردان ملت کا قافلہ عظیم، طلبہ اساتذہ، شعراء اور علوم و معارف اور علم و تحقیق اور ملک و ملت کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والی شخصیتیں شامل ہیں۔ لسانی اعتبار سے آپ کے خطوط کے متن عربی، اردو اور انگریزی پر مشتمل ہیں۔

زمانی، مکانی، لسانی اور شخصیات کے اختلاف اور تنوع کے اعتبار سے خط کے القاب، موضوعات، مضامین اور اسلوب میں تنوع ایک قدرتی امر ہے۔ جس طرح مفکر اسلام کی شخصیت ہمہ جہت، باہمہ، بے ہمہ اور پہلودار تھی اس طرح آپ کے خطوط بھی ہمہ جہت ہیں جن کی مشورتی و ناصحانہ خطوط، شکایتی خطوط، تعزیتی خطوط، تہنیتی خطوط، مشفقانہ خطوط، مخلصانہ خطوط، تربیتی خطوط، علمی و تعلیمی خطوط، شخصی خطوط، افادی خطوط، تہنیتی خطوط کے اسماء والقاب کے اعتبار سے درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

مفکر اسلام کے خطوط کے مطالعہ سے خطوط کی نوعیت کی تفہیم بہت آسان ہوجاتی ہے۔ خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ موئے قلم سے حالات واقعات اور مقامات و امکنہ کی تصویر کشی میں مولانا درجہ کمال پر فائز تھے۔ مفکر اسلام نے اپنے برادر بزرگ مولانا عبدالعلی صاحب کو جو خط لکھا سرزمین بالاکوٹ سے، اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

برادر معظم ، متعنا الله بطول بقائه

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

پرسوں نصف شب میں ہم اپنے پہلے دورہ سے خیر و کامیابی کے ساتھ واپس آئے ہنڈ سے ہم مانیری آئے، ایک رات ہم نے وہاں بھی گذاری، دوسرے روز بڑے ذوق وشوق کے ساتھ پنجتار کا رخ کیا جو سید صاحب اور آپ کے رفقاء کا اصل مستقر تھا مانیری سے وادی سوات آٹھ نو میل کے فاصلہ پر پہاڑوں کی بالکل گود میں ہے یہ قصبہ ایک بلند ٹیلہ پر پہاڑی چشمے کے کنارے چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ نہایت محفوظ اور خوش منظر جگہ ہے اور اس قابل ہے کہ فوجی مستقر اور نو آبادی بنائی جائے۔ سید صاحب کے بعد کئی مرتبہ تباہ و مسمار ہوا، اب قلعہ کی فصیل کے نشانات اور پتھروں کے ڈھیر کے سوا اس کاروان رفتہ کا وہاں کوئی نشان نہیں' سید صاحب کی فرودگاہ کی جگہ ایک سطح زمین باقی ہے، سید صاحب کا بنایا ہوا تہہ خانہ بھی ہے۔

لیکن اس ویرانی کے باوجود ان مقامات میں سب سے زیادہ انس اور کشش وہیں معلوم ہوئی اور ویرانے مناظر کے تصور سے آنکھیں پر آب ہوگئیں اور دل بھر آیا، سارا نقشہ یاد آیا کہ تین سو مجاہدین اور ابرار کا یہ مسکن تھا۔ ہر وقت یہ جگہ ذکر اللہ اور ذکر جہاد فی سبیل اللہ سے معمور رہتی تھی۔ (کاروان زندگی جلد اول ص ۳۰۶۔۳۰۵)

مفکر اسلام جب ۱۹۴۸ء میں حجاز سے واپس ہوئے تو عربوں کو ان کی زبان میں اسلام کی طرف بازگشت کی دعوت اور عالم اسلام ہی نہیں بلکہ انسانی دنیا میں داعیانہ و قائدانہ کردار ادا کرنے اور اپنا قدیم منصب سنبھالنے کی دعوت دل و دماغ پر چھاگئی اور اعصاب پر اس قدر حاوی ہوگئی کہ اس کو اپنی زندگی کا مقصود و موضوع بنا لینے کا خیال آنے لگا۔ مولانا کے اس جوش و جذبہ اور سحر انگیز اسلوب بیان کا اندازہ اس خط سے ہوتا ہے جو مفکر اسلام نے اپنے محترم دوست مولانا مسعود عالم ندویؒ کو ۶ رشوال ۱۳۶۸ھ/۳ راگست ۱۹۴۹ء کو اس وقت لکھا تھا جب مولانا مسعود عالم ندویؒ عراق میں تھے۔ خط میں جو معجزانہ

طرز بیان اور سوز دروں پنہاں ہے، موئے قلم سے اس کی تصویر کشی بہت مشکل ہے۔

"دین کی تخم ریزی کے لیے اس کشت ویراں میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھئے، حجت تمام کر دیجیے، دن رات ایک کر دیجیے، دل کو جلائیے اور بدن کو گھلائیے، خون دیدہ اور خون جگر بہائیے اور اس طرح بہائیے کہ دجلہ و فرات اپنی تنگ ظرفی اور کم مائگی پر ماتم کریں، ایک ایک کا گریبان تھام کر کہئے کہ اے صحرائے عرب کے بھٹکے ہوئے آہو، اے عالم کی آبرو، اے براہیمؑ و محمدؐ کی آرزو تو کہاں گم ہے، کیا سیدنا عمرؓ کی دعائے نیم شبی اور آہ سحر گاہی، مثنی بن حارثہ کے خون شہادت، ابو عبیدہ الثقفی کی پامالی اور استخوان شکنی، سعد بن ابی وقاص کی علم برداری، علی بن ابی طالب کی جگر سوزی، اشک ریزی اور خطابت و تاثیر کی طوفان خیزی آبروئے شہیداں جگر گوشۂ رسول کی تشنگی اور خاندان رسالت کے خون کی ارزانی، ابو حنیفہؒ کی دماغ سوزی، احمد بن حنبل کی تعزیر جرم عشق، ابن جوزی کی حمایت سنت، عبدالقادر جیلانی کی دردمندی کا حاصل صرف یہ ہے کہ تو ائمہ ضلالت کا ادنی غاشیہ بردار اور اس کی راہ کا غبار رہے۔ عراق کے اس مقبرہ میں صور پھونک دیجیے اور شور قیامت برپا کیجیے کہ ع

گرفتہ چینیاں احرام و مکی خفتہ در بطحا

(کاروان زندگی حصہ اول ص ۳۵۲۔۳۵۱)

جزیرۃ العرب کے حالات اور اس پر مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات دیکھ کر مولانا عبدالعلی کے نام اپنے مکتوب مورخہ ستمبر ۱۹۵۰ء میں حزن کے آنسو روتے ہیں وہ آنسو خط میں ڈھل کر ہم سے اس طرح گویا ہوتے ہیں۔

"۱۹۴۷ء میں ہم پہلی بار یہاں آئے تھے۔ اب ۱۹۵۰ء میں یہاں آئے ہیں۔ تین برسوں میں کھلا تغیر محسوس ہوتا ہے۔ بازار سے لے کر لوگوں کے دماغوں تک مغربی تمدن، تجارت، معاشیات اور افکار و خیالات کے پنجے اور زیادہ گڑ چکے ہیں۔ جدہ اترتے

ہی اس کا احساس ہوتا ہے اور جس قدر حالات سے واقفیت ہوتی ہے اتنا ہی اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ خوبصورت عربی لباس میں کتنے دل و دماغ خالص مغربی بن چکے ہیں اور قرآنی زبان کتنے مغربی خیالات اور خالص مادی تخیلات کا ذریعہ اظہار بنتی ہے۔ معاش کا انہماک، دولت آفرینی کی عادت بحرانی حد تک پہنچ چکی ہے۔ زندگی کا تصور اس کے بغیر ان کے نزدیک ممکن نہیں کہ اس کے سایہ میں پناہ لی جائے اور ترقی کی جائے۔ عالم اسلام کا قبلہ مکہ معظمہ اور بیت اللہ ہے اور مرکز اسلام کا قبلہ سر دست امریکہ ہے"۔ (کاروان زندگی حصہ اول ص ۳۵۹)

مفکر اسلام کی عرصہ سے خواہش تھی کہ یورپ کو براہ راست اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جب مولانا نے وہاں کا سفر کیا اور نسوانیت زن کی پامالی دیکھی تو اس کا تذکرہ اپنے مکتوب یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء میں (بنام مولانا محمد الحسنیؒ) اس طرح کرتے ہیں:

یورپ میں عورت کو جو مقام و احترام حاصل ہے اس کا طلسم بھی خوب ٹوٹا، بے چاری بھاڑے کا ٹٹو بن گئی ہے، دوکان دار وہ ہے، قلی وہ ہے، ادنیٰ ادنیٰ اسامیوں پر مامور، ریل، میٹرو، بسوں سب جگہ دھکے کھاتی پھرتی ہے۔ مرد آرام سے بیٹھتا ہے اور عورت کھڑی نسوانیت حیا اور کشش اس سے بالکل مفقود ہو چکی ہے، اس سے موجودہ ادب، تصویر، فلم سازی، افسانوں کے موجودہ رجحان اور روز افزوں عریانی کی وجہ سمجھ میں آئی کہ عورت میں کوئی دلآویزی اور کشش باقی ہی نہیں رہی۔ (مکاتیب یورپ ص ۲۷)

خط کا ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں جس میں مفکر اسلام نے یورپ کی پوری زندگی اور تہذیب و تشخص پر روشنی ڈالی ہے۔

"انگلستان کے ساتھ انگریز اور فرنگ کے ساتھ فرنگی کا ذکر بھی ضروری ہے۔ مادیت، زندگی کے انہماک، تنازع للبقاء اور خود ساختہ حصاروں اور مقاصد کے حصول کی

تگ و دو نے لطیف تر احساسات، روحانی تشنگی اور خدا طلبی کے جذبہ کو تقریباً فنا کر دیا ہے۔ اس لیے اپنی تمام ذہنی صلاحیتوں، قوت ارادی، احساس ذمہ داری، نظم وضبط اور بہت سی خوبیوں کے باوجود وہ صحیح روحانی تحریکوں اور دینی روحانی فتوحات سے محروم ہیں اور ماہرین فن کی یہ سرزمین جس نے دنیا کا نقشہ اور زندگی کا دھارا بدل دیا تھا عارفین سے خالی ہے۔ شاید اس بنا پر مغرب کے رمز شناس اقبال نے کہا تھا

یہ وادی ایمن نہیں شایان تجلی

اور ان کی فطرت سلیم نے کچھ دن ان افرنگی ساحروں کے درمیان رہنے کے بعد اس طرح احتجاج کیا

شستم بانکویان فرنگی
ازاں بے سوز تر روزے نہ دیدم

رہی سہی فطرت کی سلامتی اور نفس لوامہ کی سرزنش خمر و خنزیر نے ختم کر دی اور یہاں چند دن رہ کر جماع الاثم کی حرمت کی حکمت (جس پر الحمد للہ ایمان بالغیب اور شرح صدر ہمیشہ تھا) عین الیقین بن گئی۔ (مکاتیب یورپ ص ۵۶-۵۵)

مولانا علیہ الرحمہ کو ملت کے مسائل اور ملکی استحکام سے خصوصی دلچسپی تھی۔ مجلس مشاورت کی سرگرمیوں میں دلچسپی کی بنیادی وجہ ملت کی عظمت رفتہ کی بازیابی کی آرزو بے پایاں ہی تھی۔ مولانا نے ۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء کو ڈاکٹر سید محمود کو ایک طویل خط تحریر فرمایا جس میں اپنے اندیشے اور مشورے وضاحت کے ساتھ ظاہر کیے۔ یہ وہ وقت تھا جب عمومی انتخابات سامنے تھے اور مسلمانوں کو اس میں ایک باعزت قوم کی طرح اپنے طرز عمل اور کردار کا تعین کرنا تھا اور بڑی احتیاط کے ساتھ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی ضرورت تھی۔

"مجلس مشاورت چونکہ ہندوستان کی ملت اسلامیہ کے حق میں عزت و ذلت،

کامیابی وناکامی کا ایک نشان وامتحان بن گئی ہے۔ جہاں تک میری حقیر ذات کا تعلق ہے اس کی یہ آخری اجتماعی دلچسپی اور میدانی سرگرمی ہے اس لیے اس کی حیثیت میرے لیے قریب قریب وہی ہوگئی ہے جیسے ایک آنکھ کی روشنی جانے کے بعد میرے لیے دوسری آنکھ کے باقی رہنے کا سوال ہے۔ عام دعاؤں کے علاوہ ادھر کئی مہینے سے سوائے کسی مجبوری کے کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ میں اس کے لیے استخارہ کی نماز نہ پڑھتا ہوں اور خدا سے یہ دعا نہ کرتا ہوں کہ ہم سب ذمہ داران مجلس کو صحیح راہ دکھائے اور صحیح بات میرے دل میں ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے مجلس کو جو خلاف قیاس اور خلاف توقع مقبولیت اور ہر دل عزیزی عطا فرمائی ہے وہ اس کے کارکنوں کی قابلیت یا ان کی سرگرمیوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد ونصرت اور اس کی عنایت کا نتیجہ ہے جو ہمیشہ ہندوستان کی اس ملت اسلامیہ پر مبذول رہی ہے یا آپ کے بزرگوں کے اخلاص وایثار کا نتیجہ ہے اور خدا کی عنایت خاص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اس کی دعوت دلوائی اور آپ کے گرد مسلمانوں کے منتشر و متضاد عناصر کو جمع کردیا

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اب مجلس ایک بار پھر نہایت نازک مرحلہ پر پہونچ گئی ہے اس موقع پر بھی آپ ہی کی عزیمت، ایثار، قربانی اور قوت فیصلہ کی ضرورت ہے۔ (کاروان زندگی حصہ دوم ص۱۰۰-۹۹)

تحریک قیام انسانیت کا مقصد ملک وملت کو پرسکون ماحول فراہم کرنا تھا تاکہ ملک کی آبادی کا ایک معتد بہ حصہ حدیث دل سننے اور اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو کیونکہ کسی بھی ملک ودور میں تعلیمی وتعمیری کاموں کے لیے خواہ وہ کتنے ہی مقدس ضروری

اور مفید ہوں شرط یہ ہے کہ اس ملک میں معتدل (Normal) حالات ہوں۔ جہاں کوہ آتش فشاں بار بار پھٹتا ہو، سائیکلون جلد جلد آتے ہوں، سیلاب اپنی قہرمانیوں کے ساتھ پورے پورے شہروں اور صوبوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہو وہاں تعلیمی وتعمیری کام کے لیے دماغی سکون اور ولولہ عمل کہاں سے پیدا ہوسکتا ہے اس لیے مولانا مرحوم رقم طراز ہیں کہ:

''اس بنیاد پر میں اس بات کو سمجھنے میں حق بہ جانب ہوں کہ یہ اخلاقی سدہار کی مہم اور 'پیام انسانیت' کی تحریک ملک کے تمام دینی، تعلیمی، علمی کوششوں اور تحریکوں کے لیے ایک حصار کی حیثیت رکھتی ہے جس کے اندر رہ کر ہر کوشش کامیاب ہوسکتی ہے اور اس کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے پرسکون اور معتدل فضا مہیا ہوگی اس لیے اس تحریک کو میں ہر تحریک کا خادم اور معاون بلکہ پاسبان ومحافظ سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک ہر دعوت و تحریک کو اس کا خیر مقدم کرنا چاہیے کم سے کم اس کی حیثیت وہ ہے جو کسی فراش یا سقہ یا زمین برابر کرنے والے شامیانہ لگانے والی کی ہوتی ہے جس کے بعد کوئی بھی جلسہ یا اجتماع ہوسکتا ہے خواہ وہ خالص مذہبی نوعیت کا ہو یا تعلیمی بحث و مذاکرہ کا''۔ (کاروان زندگی حصہ دوم ص۱۱۳)

مفکر اسلام کو اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی پر خلاقانہ قدرت حاصل تھی اور الفاظ کے انتخاب، جملوں کی تکرار، مترادفات کی گنگا جمنی تراکیب کی بندش، تعبیر کی ساخت، الفاظ ومعانی کے درجہ حرارت و برودت سے واقفیت فطرت کا ایک حصہ تھی۔ مکتوب الیہ کے لحاظ سے احساسات کی ترجمانی کے لیے بلکہ شدت احساس کے اظہار کے لیے جس قوت بیان، انداز فکر اور تعبیر وتصویر کشی میں مہارت کی ضرورت ہوتی ہے مفکر اسلام اس کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

۱۹۷۵ء میں وزیر اعظم ہند محترمہ اندرا گاندھی نے جب ملک میں ایمرجنسی نافذ کی اور ۲۵/جون کو ۱۱/بجکر ۴۵ منٹ پر ایمرجنسی کے اعلان پر صدر جمہوریہ کے دستخط ہوگئے اور اس اعلان کے ذریعہ حکومت کو پریس پر سنسر شپ اور بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے عدالتی کارروائی روکنے کے اختیارات تفویض ہوگئے اور دوسرے دن ۲۶/جون ۷۵ء کو کابینہ کا اجلاس طلب کیا گیا جس میں کیبنٹ کو ایمرجنسی کے نافذ ہونے کی اطلاع دی گئی۔ اس کے بعد گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہوا اور ظلم و بربریت کی ایسی تصویر سامنے آئی کہ الاماں الحفیظ۔ ان حالات میں مفکر اسلام نے ملت کے ایک صاحب ضمیر فرد، ہندوستان کے ایک صاحب شعور شہری اور پھر ایک عالم دین کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری سمجھی اور محترمہ اندرا گاندھی کو خط لکھا جس کے سطر سطر سے ملک سے محبت و وفاداری، ملکی مسائل سے دلچسپی اور ملک کے باشندوں سے خیر خواہی کے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس طویل خط میں مولانا کی جرأت ایمانی، حقیقت پسندی، ملک کے حالات سے مکمل آگہی اور ملک کی سالمیت کے لیے ایک مسلمان اور محب وطن کی حیثیت سے اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی آرزو اس طرح بسی ہوئی ہے جس طرح برگ گل کے ریشہ ریشہ میں باد سحر گاہی کا نم رواں دواں ہوتا ہے۔ یہ خط بہت طویل ہے اور ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے کچھ اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔

”میں اس تمنا کے اظہار کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر انتظامی حکومتی اقدامات کے ساتھ ساتھ ہندوستانیوں کے دلوں کو چھونے، ان کے اندر گہری اور مستقل تبدیلی لانے، احساس ذمہ داری پیدا کرنے اور انسانیت کی عزت و احترام کا جذبہ پیدا کرنے اور سچی وطن دوستی کی زیادہ عمیق اور وسیع کوشش کی جاتی تو آپ کو اس سے کہیں زیادہ وسیع اور دیرپا کامیابی حاصل ہوتی جو حاصل ہوئی ہے۔ میرا شروع سے یہ خیال رہا ہے کہ ایمرجنسی میں

بڑی تعداد میں لوگوں کی گرفتاری، پریس اور اظہار رائے کی آزادی (جو ہندوستان کا شروع سے طرہ امتیاز رہا ہے) پابندی عائد کرنا آپ کے مزاج، تعلیم و تربیت، خاندانی روایات اور اصلی جذبات کے سراسر خلاف ہے۔ اور آپ نے اس کو بالکل وقتی طور پر شدید مجبوری سے اختیار کیا ہے۔ اور جس لمحہ ملک کے حالات درست ہوجائینگے اور اس کی ضرورت باقی نہ رہے گی آپ اسی لمحہ اس کو ختم کردینگی۔ اس سلسلہ میں اتنا اور کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ آپ کے بغیر علم و ارادہ کے ان گرفتاریوں میں بڑی بے احتیاطی اور ایک حد تک بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ ادھر تقریباً چھ مہینے سے جب سے کہ نس بندی پر عمل کرانے کی مہم شروع ہوئی ہے صورتحال اور زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اہل ملک اس خودداری اور خود اعتمادی کی دولت سے محروم ہوتے جارہے ہیں جو آزادی کی تحریک، کانگریس و خلافت کی جدوجہد، گاندھی جی، مولانا آزاد، علی برادران، نہرو خاندان اور ہمارے قابل احترام سیاسی رہنماؤں کی کوششوں سے بڑی قربانیوں سے اس ملک میں پیدا ہوئی تھی۔ اس وقت ملک کی بہت جلد خبر لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ملک، قوم سے ہے۔ قوم ملک سے نہیں۔ اور قوم اپنی سیرت، اندرونی صفات، خودداری اور اخلاقی جرأت سے ہے۔ معیار زندگی کے بلند ہوجانے اور وسائل معیشت کے حاصل ہوجانے سے نہیں...... اس موقع پر آپ ہی کی قوت فیصلہ، بروقت قیادت، سچی حب الوطنی اور حالات کا صحیح و بے لاگ جائزہ ملک کو بچا سکتا ہے اور اس کو مایوسی، شکستہ دلی اور خوف و ہراس کے اس دلدل سے نکال سکتا ہے جس میں وہ اس وقت دھنسا چلا جارہا ہے۔

(کاروان زندگی جلد دوم ص۲۲۱_۲۱۶)

مفکر اسلام کی زندگی سراپا قربانی تھی اور اسی قربانی کا درس ہمیشہ امت مسلمہ کے ہر ہر فرد کو دیا کرتے تھے تاکہ مسلمانوں کو وقار ملے۔ آپ نے سفر پاکستان کے دوران

مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماء دینی، تعلیمی اور سماجی حلقوں کی نمائندہ شخصیتوں، ممتاز ادباء وصحافی اور علماء اور دینی حلقوں کے معروف اصحاب کی موجودگی میں اپنے خطبہ میں فرمایا:

آپ کو تین طرح کی قربانیاں دینی ہیں اور ہماری ہر قربانی کے لیے ایک ایک امام موجود ہے۔ ایک قربانی وہ ہے جو سیدنا خالد بن الولید نے یرموک میں دی تھی کہ ان کو عین میدان جنگ میں معزول کر دیا گیا لیکن ان کی پیشانی پر شکن نہ آئی اور انھوں نے کہا کہ اگر میں عمرؓ کے لیے لڑتا تھا تو اب نہیں لڑونگا اور اگر اللہ تعالیٰ کے لیے لڑتا تھا تو میرے جوش اور سرگرمی میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ ان کے جوش جہاد اور شوق شہادت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ دوسری قربانی وہ ہے جو نواسۂ رسول حضرت حسن بن علیؓ نے حضرت معاویہ کے مقابلہ میں خلافت سے دست بردار ہو کر امت کے انتشار کو ختم کرنے کے لیے دی تھی۔ تیسری قربانی وہ ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسلامی مملکت اور معاشرہ کو اسلامی سیرت کی راہ پر لگانے کے لیے زندگی کو بدل کر اور اپنے خاندان کے مفاد سے آنکھیں بند کر کے دی تھی۔ (کاروان زندگی حصہ دوم ص ۲۶۱۔۲۶۲)

دار العلوم ندوۃ العلماء میں ۱۷۔۱۹؍ اپریل ۱۹۸۱ء میں ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس مذاکرہ علمی میں مفکر اسلام نے ادب کی حیثیت و وسعت اور اس کی دل آویزی و رعنائی پر جو خطبہ دیا وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

''ادب ادب ہے خواہ وہ کسی مذہبی انسان کی زبان سے نکلے، کسی پیغمبر کی زبان سے ادا ہو، کسی آسمانی صحیفہ میں ہو اس کی شرط یہ ہے کہ بات اس انداز سے کہی جائے کہ دل پر اثر ہو، کہنے والا مطمئن ہو کہ میں نے بات اچھی طرح کہہ دی، سننے والا اس سے لطف اٹھائے اور اس کو قبول کرے۔ حسن پسندی تو یہ ہے کہ حسن جس شکل میں ہو اسے پسند کیا

جائے۔ بلبل کو آپ پابند نہیں کر سکتے کہ اس پھول پر بیٹھے اس پھول پر نہ بیٹھے، یہ کہاں کا حسن مذاق اور کہاں کی حق پسندی ہے کہ اگر گلاب کا پھول کسی مے خانہ کے صحن میں اس کے زیر سایہ کھلے تو وہ گلاب ہے اور اس سے لطف اٹھایا جائے اور اگر کسی مسجد کے چمن میں کھل جائے تو پھر اس میں کوئی حسن نہیں۔ کیا یہ جرم ہے کہ اس نے اپنے نمود اور اپنی جلوہ نمائی کے لیے مسجد کا سہارا لیا؟ بقول اقبالؔ

حسن بے پروا کو اپنی بے نقابی کے لیے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن

ہمیں حسن بے پروا سے مطلب ہے کہ شہر وصحرا سے لیکن ادب کے ساتھ یہی معاملہ کیا گیا۔ (دین وادب ص ۳۷۔۴۷)

مفکر اسلام کو وطن عزیز سے جو محبت تھی اس کا اندازہ خط کے اس اقتباس سے سامعین لگا سکتے ہیں جو مفکر اسلام نے وزیر اعظم ہند جناب راجیو گاندھی جی کو لکھا تھا

''اس وقت ملک کے لیے سب سے بڑا خطرہ ظلم و تشدد، فرقہ وارانہ فساد اور ذات برادری کا اونچ نیچ، اخلاقی و انتظامی انتشار اور فرقہ وارانہ احیائیت ہے۔ اس کے مقابلہ میں صف آراء ہو کر سر بکف ہو کر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے اور میری واقفیت اور قدرت کے اشارے بتاتے ہیں کہ اس کے لیے موزوں ترین آدمی آپ ہی ہیں۔ پورے ملک میں کسی سیاسی پارٹی، کسی تنظیم اور کسی مکتب خیال میں کوئی آدمی اس کلیبر کا نظر نہیں آتا۔ (کاروان زندگی جلد ۳ ص ۱۵۱)

مفکر اسلام کے خطوط کی خصوصیات مکتوب گرامی کے ہر اقتباس میں نہاں ہیں، لیکن علم و تحقیق کی راہ میں ہمت افزائی، انسانیت کے لیے خیر خواہی کا جذبہ اور وطن عزیز کی فلاح و بہبود کے لیے تڑپ کا عنصر بہت زیادہ نمایاں ہے۔ بھاگلپور فساد کے سلسلہ میں

ونوبا بھاوے جی کو جو خط مفکر اسلام نے تحریر فرمایا تھا اس کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

''بڑے درد اور شرمندگی کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ ہمارا ملک بھی جو قدیم زمانہ سے عدم تشدد، انسانیت دوستی اور شرافت کے لیے مشہور تھا اور جس کی محبت کے گیت دوسرے ملکوں میں سنے اور پسند کیے جاتے تھے اس وقت تشدد اور جارحیت نہیں، حیوانیت، درندگی، خوں آشامی اور خوں خواری کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ (کاروان زندگی جلد چہارم ص ۱۸۶)

مفکر اسلام حب جاہ اور شہرت کو بالکل پسند نہیں فرماتے تھے اور اپنے محبین کو اس کی تلقین فرماتے تھے۔ ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

''البتہ ایسے موقع پر ایک تو نیت کی تجدید ضرور کر لیا کریں۔ حب جاہ اور تعریف وشہرت بالکل مقصود نہ ہو۔ جب زیادہ اختلاط رہا کرے تو گھنٹہ دو گھنٹہ کسی سنسان مسجد میں متوجہ الی اللہ ہو کر بیٹھ جائیں ان شاء اللہ گرد وغبار چھٹ جائے گا۔ آپ نے قلب کی مشغولیت کا جو ذکر کیا ہے وہ بڑی دولت ہے۔ اس کی حفاظت کیجیے حاسدوں اور مخالفوں کے لیے دعائے خیر کی عادت ڈالیے اور اس کو کام کی رسید سمجھیے۔ (مولانا علی میاں کے خطوط بنام مولانا عبدالکریم پاریکھ ص ۳۳)

مفکر اسلام کے عتاب آمیز خط کا لب ولہجہ بھی اپنی ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ الفاظ کی شائستگی اور معانی کی متانت وسنجیدگی مدام ہم رکاب رہتی ہے۔ امیر جماعت اسلامی ہند مولانا سراج الحسن صاحب کے خط کے جواب میں آپ نے جو لب ولہجہ اختیار کیا تھا۔ مولانا عبدالکریم پاریکھ کو اس کی اطلاع دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مولوی سراج الحسن صاحب کا خط میرے نام بھی آیا تھا میں نے ان کو لکھا ہے کہ صرف علماء کی غلط فہمیاں دور کرنے سے کام نہیں چلے گا اصل میں تو اس فکری اساس پر

نظر ثانی کی ضرورت ہے جس کی طرف میں نے اپنی کتاب ''تفہیم وتشریح'' میں اشارہ کیا ہے۔ جب تک وہ اساس رہے گی جماعت اور سواد امت کے درمیان ایک دیوار کھڑی رہے گی اور دین کے اصل نقطہ سے بعد بڑھتا جائے گا۔ ابھی جو لوگ ہیں ان کی تربیت قدیم دینی ماحول میں ہوئی ہے۔ ان پر ان کے اثرات ہیں، لیکن آئندہ جو نسل محض کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہوگی دین کا صرف سیاسی تصور لے گی''۔ (مولانا علی میاں کے خطوط بنام مولانا عبدالکریم پاریکھ ص ۹۴)

شکایتی مکتوب کے اسلوب میں بھی، زبان میں وہی شائستگی، الفاظ کے انتخاب میں وہی سلیقہ مندی، بیان میں وہی جوہر شرافت نہاں اور معانی میں وہی تواضع وانکساری پنہاں ہے۔

آپ اجتماع (جماعت اسلامی کا اجتماع) میں شرکت کر سکتے ہیں بشرطیکہ پورے خلوص کے ساتھ اپنی باتیں واضح طور پر کہہ سکیں اور آپ کی شرکت سے یہ تاثر نہ دیا جائے کہ آپ جماعت میں شریک ہو گئے ہیں یا آپ کو کلی اتفاق ہے۔ میری اور مولانا منظور صاحب کی شرکت کو بھی بہت شہرت دی جا رہی ہے حالانکہ نہ ہم نے ارادہ کیا اور نہ وعدہ ایک ایسی بااصول جماعت کی طرف سے ایسی غیر ذمہ دارانہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ (مولانا علی میاں کے خطوط بنام مولانا عبدالکریم پاریکھ ص ۷۸)

ایک دوسرے مکتوب میں اسی لہجہ کا لطف اٹھائیے:

''مجلس مشاورت کی اس نشست میں کچھ ایسی فضا بن گئی کہ میرے لیے بیٹھنا مشکل ہو گیا۔ اندازہ ہوتا ہے کہ میں اس فضا کے ساتھ چل نہیں سکوں گا۔ البتہ کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے انتشار یا بے اعتمادی پیدا ہو۔ (مولانا علی میاں کے خطوط بنام مولانا عبدالکریم پاریکھ ص ۱۶۳)

مفکر اسلام کے ناصحانہ خطوط کی فہرست بہت طویل ہے۔ ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

''امت کے پاس سب کچھ ہے مگر حکمت ودانش مندی کی کمی ہے، جذباتیت مزاج میں داخل ہوگئی ہے اور خیر خواہوں کی بات نہ ماننا طبیعت ثانیہ بن گئی ہے''۔ (ایضاً ص ۱۳۰)

مکتوب گرامی میں مفکر اسلام کا طرز نگارش اور اسلوب بیان وتحریر، کہسار سے سرگرم سفر اس جوئے سرود آفریں کا منظر پیش کرتا ہے جو میکدۂ بہار سے مئے لالہ گوں پی کر محو خرام ہو، دیدہ وروں کو دعوت نظارہ دے رہا ہو، رعنائی وزیبائی سے دل کے قلم رو میں دراندازی میں ہمہ تن مصروف ہو، صبر ورضا اور پامردی وشکیبائی کی دھیمی لے نے نوازی کے ذریعہ تمکین وہوش پر شب خون مارنے کا نازک فریضہ انجام دے رہی ہو، فکر کی زخم زنی تار حیات کی نوحہ گری کے دھن میں پیرہن جنوں کی بخیہ گری کی ناتمام سعی پیہم کرنے پر مجبور ہو۔ حقیقت پسندی، ہوش مندی کے ساتھ عظمت دوش کی اساس پر امروز وفردا کی دیوار چننے پر اکسا رہی ہو، الفاظ کی ترکیب ونشست، دل میں سوز وگداز، انکساری وتواضع، فکر ونظر، عزم وہمت، دلیری وجواں مردی، خدا پرستی وخودنگری کی تخم ریزی میں خود فراموشی کا شکار ہو۔

جملوں کی ساخت پر کبھی شبلی کا دھوکہ ہو تو کبھی دریابادی کا کبھی آزاد کا تو کبھی مولانا آزاد کا، کبھی سید کا تو کبھی شورش کا۔

مفکر اسلام کا مکتوب کلفت دل، زخم جگر اور فکر روشن کا مرقع ہے۔ یہ مثلث اگر صفحۂ قرطاس پر پھیلا دیں تو مکتوب بن جاتا ہے اور اگر سمٹ جائے تو مفکر اسلام۔ دل کی دھڑکنیں، دنوں کی تپش، شبوں کا گداز، ملک وملت کے احوال واقعات پر زمزمہ سنجی ونوحہ گری، آہ سحر گاہی ونالۂ نیم شبی، عزیز، عزیز تر اور عزیز ترین کے اٹھ جانے کا زہرہ گداز غم، اندرون اور بیرون خانہ کش مکش انقلاب کی آہٹ، علم وعمل کی دنیا میں حصول کمال پر

شاباشی، اصطلاحات ومفاہیم کی پیکر تراشی، تحقیق وتنقید کی گل آتشی، صلح وآشتی اور مرنجاں مرنج کا صلائے عام، زیر دام جنوں پروروں کی مزاج پرسی، نوجوانان قوم کی ذہنی وفکری تربیت، افراد واقوام کی سیرت سازی وصورت گری، پریشان حالوں، بے نواؤں اور بے کسوں کی غم گساری واشک شوئی، خوردوں اور رہروانِ جادۂ پر افسوں کی رہبری وہمت افزائی، ارباب ایوان وکاشانہ پر افشاں کی خبر گیری وعناں گیری آپ کے مکتوب گرامی کے اجزائے ترکیبی ہیں۔

مسرت وشادمانی سے زیادہ غم جاناں وغم دوراں اور واہ سے زیادہ آہ کی کارفرمائی آپ کے مکتوب کی شناخت ہے اور آخری بات یہ ہے کہ ایک ''جہاں دیدہ'' نے ''جہان دیدہ'' کی تصویر ہزار داستان کی ''اہل جہاں'' کے لیے اپنے ''مکاتیب'' میں عکس بندی کی ہے تاکہ ''دارائے جہاں''، ''جہاں بینی'' اور ''جہاں بانی'' کے صبر آزما فریضہ کی انجام دہی کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکے اور پھر اس منظر سے شادکام ہو جس کے بارے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف
بہ امید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

مرتب کے نام بزرگوں، دوستوں، سرپرستوں، کرم فرماؤں، ہم عصروں اور شاگردوں کے منتخب مکاتیب کے اس مجموعہ میں ہر نوع کے دو سو سینتیس (۲۳۷) مکتوبات کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ قارئین ان کے مندرجات سے لطف اندوز ہوں اور تشنگی کے احساس سے دل ودماغ بوجھل نہ ہوں۔ یہ مکتوبات اپنے موضوعات اور اغراض ومقاصد کے لحاظ سے متنوع ہیں اور ان میں جن احساسات، جذبات اور تاثرات کو پیش کیا گیا ہے وہ مرتب کے لیے سرمایہ افتخار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مکتوبات کو ترتیب دینے کی غرض یہ نہیں

ہے کہ علماء کرام اور بزرگان محترم کی لمبی فہرست کے ذریعہ قارئین کو مرعوب کیا جائے بلکہ اس کے پس پشت یہ جذبہ کارفرما ہے کہ ان حضرات کے رشحات قلم محفوظ ہو جائیں اور موجودہ اور آئندہ نسل ان کے افکار سے فائدہ اٹھائے۔ کیونکہ آج حقیقت یہ ہے کہ خطوط نویسی کا رجحان جدید ذرائع ابلاغ کے نتیجہ میں تیزی سے ختم ہوتا جارہا ہے اور شاید آئندہ کی صدیوں میں خطوط نویسی کے تذکرے ہمیں کتابوں اور تحقیقی مقالوں میں ملیں۔

میں اس موقع پر انگریزی اور اردو کے صاحب طرز ادیب، سخن فہم، سخن شناس اور سخنور، پیکر متانت اور سراپا عجز و نیاز، پرلطف اور زعفران زار شخصیت مکرم محترم جناب ڈاکٹر ارتکاز افضل صاحب کا بہ صمیم قلب شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اپنی شب و روز کی مصروفیات کے باوجود اس ہیچ مداں کی درخواست پر اس کتاب کے لیے وقیع پیش لفظ لکھ کر علم و آگہی کی ہمت افزائی اور قدر دانی کا سامان مہیا فرمایا۔

اسی طرح میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سید سمیع اللہ ندوی دامت برکاتہم کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں کہ انھوں نے اپنی علالت اور پیرانہ سالی کے باوجود اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر جلد از جلد طباعت کے سلسلے میں متعدد بار اصرار فرمایا اور اس کے لیے شب و روز فکر مند رہے اور آج حضرت والا کی اسی فکر مندی کے نتیجہ میں یہ کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو جس عظیم مقصد کی خاطر مرتب کی گئی ہے اس کے لیے نفع بخش بنائے اور یہ کتاب ہندوستان کے طول و عرض میں ان لوگوں تک پہونچے جن کے قلوب فکر و آگہی سے معمور ہیں۔

تاریخ: ۶ر ستمبر ۲۰۱۵ء (ڈاکٹر) محمد صدرالحسن ندوی مدنی

۶۳ر عارف کالونی، اورنگ آباد

پیش لفظ

ڈاکٹر ارتکاز افضل

ڈائرکٹر ڈاکٹر رفیق زکریا سینٹر فار

ہائر لرننگ اینڈ اڈوانزڈ ریسرچ، اورنگ آباد

ترسیل اور ابلاغ کو فی زمانہ جو اہمیت حاصل ہے اور ذرائع ابلاغ نے جو ترقی حاصل کی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ نئی نسل ان وسائل کو بڑی مہارت اور سرعت کے ساتھ استعمال کرتی ہے۔ سر دست موضوع بحث یہ امر ہے کہ اس کے منفی اور مثبت اثرات کیا ہیں، ان وسائل کے استعمال سے کیا سماجی و معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وغیرہ لیکن ان وسائل کی حیرت انگیز اور برق رفتار ترقی کے زیر نظر یہ بحث کم و بیش بے محل ہوگئی ہے۔ ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ لینکڈ ان (Linked in) اسکائپ (Skype) وہاٹس اپ (Whatsapp) وغیرہ نے ترسیل کو اس قدر آسان اور زود رس بنا دیا ہے کہ لمحہ بھر میں خبر دنیا بھر میں پہنچائی جا سکتی ہے اور پہنچائی جارہی ہے۔

اس کے برعکس خطوط نگاری کے اپنے آداب اور اس کی ترسیل کے خصوصی وسائل رہے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ خطوط نگاری تک پہنچنے کے لیے ہماری تہذیب کو کم و بیش دو ہزار سال کا وقفہ درکار رہا۔ ایک حوالے کے مطابق پہلا خط ملک فارس کی ملکہ عطوسہ نے پانچ سو قبل مسیح میں لکھا تھا۔ بابل اور چین میں جن وسائل کو بروئے کار لایا گیا وہ بھی حیرت انگیز تھے۔ مٹی سے بنائی گئی اینٹیں، درختوں کی چھال، مصر کے پیپرس (Papyrus) دھات بالخصوص تانبے، پیتل اور کانسے سے بنائی گئی تختیاں اور بعد ازاں جانوروں کی چمڑی اور کپڑا ایسے وسائل تھے جو خطوط نگاری کے لیے استعمال کیے جاتے رہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان وسائل کی دریافت اور اس کے استعمال کا

شرف بھی مشرقی ممالک ہی کو حاصل ہے۔ دراصل ۱۸۴۰ء تک خطوط کی ترسیل کا کوئی باضابطہ نظام مغربی ممالک میں موجود نہ تھا جبکہ مشرقی ممالک میں بادشاہوں اور مقامی حکمرانوں نے سرکاری دستاویز، حکمناموں اور شاہی احکامات وفرامین کی ترسیل کا ایک باقاعدہ نظام رائج کردیا تھا۔ پوسٹ اور پوسٹل اسٹیمپ کا تصور ۱۸۴۰ء کے بعد مغربی ممالک میں رائج ہوا۔

ان ابتدائی سطور کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ زمانہ قدیم سے ترقی یافتہ معاشرت کا یہ دستور رہا ہے کہ کہانیوں، تہواروں، گیتوں اور مختلف فطری وسائل کے ذریعہ اپنی روایات اور ثقافتی اقدار کی حفاظت کی جائے اور انھیں محفوظ کرلیا جائے۔ اسی لیے خطوط کی اہمیت معاشرتی اور ثقافتی دستاویز کی حیثیت سے قائم ہوتی ہے۔ خطوط ہمیں ہمارے تعلقات، ہمارے رسم ورواج، ہماری مذہبی اور تمدنی اقدار، ہمارے معمولات اور تمام معاشرتی امور سے باخبر رکھتے ہیں۔ زیرنظر انتخاب ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی کو موصولہ ان مراسلہ جات پر مبنی ہے جو انھیں مختلف ذی حیثیت علماء، اساتذہ، طلباء اور سیمینار و کانفرنس کے منتظمین نے ارسال کیے۔ یہ خطوط اور مراسلہ جات ایک طویل مدت پر محیط ہیں اور ان کے موضوعات بھی گوناگوں ہیں۔ کسی خط میں کسی دینی وعلمی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے تو کسی خط میں شرعی مسائل سے متعلق مشاورتی مجلس میں شرکت کی۔ کہیں طلباء نے عرض حال کے لیے خط کو ذریعہ بنایا ہے تو کہیں اظہار ممنونیت کا وسیلہ۔ لیکن ان خطوط کو اگر بغور پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ مراسلہ جات صرف مراسلہ نگار حضرات کی داستان نہیں بلکہ ڈاکٹر موصوف کی علمی ودینی جدوجہد اور عالمانہ مصروفیت کے بھی غماز ہیں۔ ان خطوط کے پڑھنے سے مراسلہ نگار حضرات کو درپیش مسائل کا اندازہ تو یقیناً ہوتا ہی ہے لیکن ساتھ ہی موصوف کی علمی مصروفیت اور اس مصروفیت کی خاطر وقت اور علمی وسائل کے استعمال کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس انتخاب کی ان کہی لیکن

لائق تحسین خوبی یہ ہے کہ جس تعداد میں مراسلہ جات موصول ہوئے اسی تعداد میں ان کے جوابات بھی تحریر ہوئے ہوں گے۔ جن سیمینار، کانفرنس، مشاورتی مجالس کا ذکر، ان خطوط میں ہے ان میں ڈاکٹر موصوف کی شرکت، ان کے تحریر کردہ مقالے، مضامین یا وہ نکات جو مشورۃً پیش کیے گئے اگر انھیں کوئی اکٹھا کرنے کی زحمت کرے تو ترسیل کی ایک مہذب دستاویز ترتیب دی جاسکتی ہے۔

اس انتخاب کی مزید ایک خصوصیت یہ ہے کہ ڈاکٹر صدر الحسن مدنی نے تعلیم، تہذیب، مذہب، ادب اور علمی مجالس کے علاوہ سماجی امور سے متعلق بے شمار موضوعات پر مشتمل خطوط بھی اس میں شامل کیے ہیں۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کے خطوط سے اس انتخاب کا بابرکت آغاز ہوتا ہے اور اندرون ملک اور بیرون ملک کے بے شمار مشاہیر، صاحب نقد ونظر حضرات کے خطوط کی شمولیت نے نہ صرف اس انتخاب کے حسن کو دوبالا کردیا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب کی وسیع المشربی اور وسیع الحلقہ مراسم کا بھی بین ثبوت فراہم کیا ہے۔ یہاں اس بات کا بھی ذکر ضروری ہے کہ ڈاکٹر صدر الحسن مدنی نے ایک طویل عرصہ تک ''منشور کاشف'' کی ادارت سنبھالی اور اس رسالہ کے توسط سے ملک بھر میں اور بیرون ملک بھی قارئین کی ایک بڑی تعداد ان کے طرز تحریر اور ذکاوت نظر اور علمی کشادگی کی مداح ہوگئی۔ ان خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ علمی اور مذہبی امور درس وتدریس اور تربیت سے متعلق جہاں کہیں کوئی جلسہ یا سیمینار منعقد ہوا مولانا کو باصرار مدعو کیا گیا۔ ان خطوط سے یہ اندازہ نہیں ہوتا ہے کہ آیا ڈاکٹر صاحب نے سارے ہی جلسوں میں شرکت کی یا اپنی مصروفیت کے پیش نظر چند جلسوں ہی میں شرکت پر اکتفا کرلیا۔ لیکن ہر اہم علمی اور دینی مجلس میں مولانا مدعو رہے یہ خود موصوف کی مقبولیت کا ثبوت ہے۔ یہاں ہمیں یہ احتیاط بھی برتنی چاہیے کہ مولانا نے یہ خطوط اپنی مقبولیت کے استناد میں اکٹھا نہیں کیے بلکہ ان کے مدنظر یہ نکتہ رہا ہوگا کہ عوام الناس تک وہ سارے مسائل ان خطوط کے توسط سے پہنچ

جائیں جو لائق توجہ اور غور وفکر ہیں مثلاً عربی زبان میں ''صرف'' کا مسئلہ، نکاح کی مذہبی و معاشرتی اہمیت، عربی نصاب کی تجدید کاری، اسلامی اقدار کی روشنی میں اساتذہ کی تربیت، قومی اور بین الاقوامی سطح پر اور بالخصوص مشرقی ایشیا میں زبان وادب کے توسط سے اسلامی رجحانات پر بحث، معاشرہ میں بچوں کی تربیت اور اس نوع کے بے شمار موضوعات ہیں جو ان خطوط کے متون سے آشکار ہوتے ہیں۔ ان خطوط کو پڑھنے سے عام قارئین یوں استفادہ کرسکتے ہیں کہ ان مضامین کی اہمیت اور ان مضامین پر گفتگو کی معاشرتی ضرورت کو سمجھ بھی لیں اور انگیز بھی کرلیں۔

روایتی اعتبار سے خطوط نگاری ترسیل اور ابلاغ کا موثر ترین ذریعہ ہے اور خطوط نگاری تہذیب اور معاشرتی اقدار اپنے جلو میں لے کر چلتی ہے۔ فی زمانہ خطوط نگاری کی روایتی قدریں ترسیلی تکنالوجی کی وجہ سے کم وبیش مسترد ہوچکی ہیں لہٰذا ان خطوط کو اکٹھا کرکے ڈاکٹر صدر الحسن مدنی نے ان آداب ومراتب کو پھر سے ایک نئی زندگی بخشی۔ خطوط نگاری کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ حسب مرتبہ مخاطب تک اپنی بات کو موثر اور مختصر انداز میں پہنچایا جائے۔ ان خطوط کو لکھنے والوں نے نہ صرف مراتب کا خیال رکھا ہے بلکہ اس نکتہ کو بھی ملحوظ رکھا ہے کہ بات پہنچنے میں کہیں بے ادبی اور بے جا بے تکلفی کا شائبہ تک نظر نہ آئے۔ لہٰذا ان خطوط سے رواداری، وضع داری، حسب مراتب احتیاط، انکسار اور ساتھ ہی آداب کلام کے تمام عناصر آشکار ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے ان خطوط کی معاشرتی اہمیت میں مزید اضافہ ہوتا ہے اور یہ عناصر خود مولانا کی تحریروں میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

ان انتخاب میں تعلیم، تربیت اور علمی امور سے متعلق بڑی کار آمد اور معنی خیز اطلاعات بھی شامل ہیں جن سے طلباء، اساتذہ، محققین اور وہ تمام حضرات جنھیں شرعی اور علمی معاملات سے سروکار ہے' استفادہ کرسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں غالب کے خطوط سے جو حضرات واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ طرز نگارش کا بھی اپنا مختلف اور رنگا رنگ لطف ہوتا

ہے۔ لہٰذا آپ دیکھیں گے کہ وہ خطوط جو دینی امور سے متعلق ہیں ان کے طرز تخاطب میں اور دیگر خطوط جو طلباء، اساتذہ اور مدیر حضرات نے لکھے ہیں ان کے اسلوب اور تخاطب میں واضح فرق ہے۔ میری اپنی دانست میں نثر کے یہ متنوع اسالیب کسی ایک انتخاب میں عام طور پر کم ہی نظر آتے ہیں۔ ہمارے اسلاف اور اکابرین نے خطوط نگاری یا عام زبان میں خطوط لکھنے کو صرف ذاتی دلچسپی یا مشغلہ کے طور پر قبول نہیں کیا بلکہ ان کے لیے یہ ایک اہم معاشرتی اور تہذیبی عمل ہے لہٰذا مراسلہ نگاری کے تمام آداب ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ اس انتخاب میں بے شمار ایسے خطوط شامل ہیں جنھیں مراسلہ نگاری کے مہذب آداب کی عمدہ مثال کے طور پر پڑھا جاسکتا ہے۔ نثر نگاری ویسے بھی ایک مشکل کام ہے اور بالخصوص سادہ اور سلیس نثر لکھنا اس لیے بھی دشوار ہوتا ہے کہ لکھنے والے کو مسائل کے تعلق سے سادگی اور فہم سے بات کرنی پڑتی ہے لہٰذا سادگی سے لکھنے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی سوچ، انداز فکر، آپ کے علمی رویوں میں بھی وہ سادگی اور پختگی ہو جو ان آداب کی متقاضی ہے۔ ان تمام اوصاف کی روشنی میں ان منتخبہ خطوط کی افادیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ جدید تکنالوجی کے زیر اثر فی زمانہ خطوط نگاری کی مستحکم روایت بتدریج ناپید ہوتی جارہی ہیں۔ ان تابناک روایات کی تجدید کاری، بصورت آموختہ ہی کیوں نہ ہو ہمارے علمی اثاثہ کے تسلسل اور ہماری نوجوان نسل کی ذہنی تربیت کے لیے از حد ضروری ہے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ خطوط کے اس انتخاب کو قارئین دلچسپی سے پڑھیں گے اور اس سے استفادہ کریں گے۔ میں مولانا محترم کو اس انتخاب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قلم گفتا کہ من شاہ جہانم　　قلم کش را بدولت می رسانم
اگر بدبخت باشد من چہ دانم　　ولی یکبار دولت می رسانم

تاریخ: یکم ستمبر ۲۰۱۵ء　　ڈاکٹر ارتکاز افضل

﴿۱﴾

۸؍رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

رائے بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز القدر سلمہ اللہ تعالیٰ

آنعزیز کا خط ملا۔ تمہارے خیالات وجذبات سے بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے اور پروان چڑھائے۔

جمعہ کے متعلق مختصر بات یہ ہے کہ جو لوگ ''الجمعۃ فی القریٰ'' کے قائل نہیں ہیں وہ بھی جہاں مدت دراز سے جمعہ قائم ہے اس کو بند کرنے کی دعوت نہیں دیتے۔ البتہ نیا جمعہ قائم کرنے سے ضرور اختلاف کرتے ہیں۔ میرے خیال میں وہاں جمعہ بند کرانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ یہی دین کے واسطہ کا ایک ذریعہ تھا وہ بھی جاتا رہا۔ معلوم ہوتا ہے کسی مدرسہ کے کوئی نئے فارغ ہیں اور ان میں نیا نیا جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو انتشار انگیز کاموں سے بچائے۔

مسجد کے سلسلہ میں لوگوں نے تم پر خواہ مخواہ بوجھ ڈالدیا ہے یہ تو سفیروں اور واعظوں کا کام ہے۔ بہرحال جو کچھ کوشش ہوسکے کرنی چاہئے۔ کوئی تجربہ کار آدمی مل جائے تو اس کو مرکزی شہروں میں بھیجدیا جائے۔ باقی تمہارے علم وعمل کے لیے دعا کرتا ہوں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

﴿۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲؍شوال ۱۴۱۵ھ

عزیز گرامی قدر مولوی محمد صدر الحسن ندوی صاحب نفع اللہ ونفع بہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ۲۰؍فروری کا لکھا ہوا خط کچھ تو تاخیر سے ملا۔ کچھ تاخیر جواب میں اس لیے ہوئی کہ ماہ مبارک کے آخری دن تھے اور ہمارے کاتب خطوط ومضامین مولوی نثار الحق صاحب ندوی وطن (سیوان) چلے گئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ جواب کی اس تاخیر کو بے خیالی پر محمول نہیں کرینگے۔

آپ کا خط پاکر مسرت ہوئی۔ اگر ہم نے عدم مراسلت وارتباط کی شکایت کی ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کریں وہ بھی تعلق ومحبت پر مبنی ہوتی ہے۔

امید ہے کہ رابطہ ادب اسلامی کے جلسہ میں آپ سے ملاقات ہوجائیگی اور کچھ وقت مدرسہ کے ذمہ داروں اور اساتذہ کے ساتھ گذرے گا۔ اگر مولوی ریاض الدین صاحب واپس آگئے ہوں تو ہمارا سلام کہئے۔ باقی باتیں انشاء اللہ عند الملاقات۔ امید کہ وہاں ہر طرح خیریت ہوگی۔ اہل تعلق سے سلام کہئے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی ندوی

﴿۳﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵؍فروری ۱۹۸۲ء

رائے بریلی

عزیز القدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ کا پرسعادت تہنیت نامہ ملا، اللہ تعالیٰ اس محنت وسعادت کی جزا عطا فرمائے، الحمدللہ ہم بالکل Normal ہیں۔ دعا ہے کہ آپ کی بھی ہر طرح کی تکالیف دور ہوں۔ اب تو وہاں حاضری کی تمنا ہے کہ ایک سال سے زائد گذر چکا، معلوم نہیں جامعہ کا جلسہ کب ہوگا؟ اور ہم مدعو ہوں گے کہ نہیں؟

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اپنا سلام رفقاء کو اور خاص طور پر طارق صاحب کو پہونچانا چاہتے ہیں ان کی شروع جنوری میں روانگی ہوئی لیکن آج ۱۵؍فروری تک کوئی خط نہیں آیا۔ صوفی اقبال صاحب کا خط البتہ آیا تھا۔ اس کا جواب بھی ہم نے دیا ہے ان کو یہ خط دکھلا دیجئے گا۔ العقیدہ والسلوک کا اردو ترجمہ ''دستور حیات'' کے نام سے مزید اہم اضافوں کے ساتھ چھپ گیا ہے۔ والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

﴿۴﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲-۲-۷۷

عزیزم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہونچا۔ اس سے یہ معلوم کر کے سخت افسوس اور دکھ ہوا کہ آپ ماشاء اللہ مسلمان ہیں اور جوان بھی لیکن اس کے باوجود آپ پر قنوطیت اور مایوسی کا اس درجہ استیلاء ہے، اسلام اور جوانی ہمت وجوانمردی اور شجاعت وحوصلہ مندی کا پیغام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں مختلف صلاحیتیں اور قوتیں ودیعت فرمائی ہیں اور زندگی میں کامیابی کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ان صلاحیتوں اور قوتوں کو پہچاننے اور پھر صبر واستقلال اور ہمت وپامردی کے ساتھ ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور اس کو پایہ تکمیل تک چڑھانے میں لگا رہے اس کے بعد اس کو اپنے حسن عمل اور جدوجہد کا ثمرہ ضرور ملیگا، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین . اب آپ اپنے دونوں سوالوں کے جوابات لیجئے۔

ا۔ مطالعہ کس طرح کریں: سب سے پہلے یہ دیکھئے کہ آپ کو کس فن سے زیادہ دلچسپی ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کیجئے کہ اس فن کے امام کون کون حضرات ہیں اور اون کی کونسی کتابیں زیادہ اہم ہیں۔ ان کتابوں کا انتخاب کرنے کے بعد ان میں جو کتابیں زیادہ آسان اور آپ کی استعداد کے مطابق ہوں ان سے مطالعہ شروع کیجئے۔ اور اسی طرح الأیسر فالأیسر کے مطابق آگے بڑھتے رہئے۔ علاوہ ازیں مطالعہ اس وقت کیجئے جب کہ طبیعت پرنشاط ہو، اس کے لیے بہترین وقت علی الصباح کا ہے، کوشش کیجئے کہ آپ کو سحر خیزی کی عادت ہو، مطالعہ پوری یکسوئی اور توجہ سے ہونا چاہیے۔ ایک کاپی اپنے پاس رکھئے

جو چیز دوران مطالعہ میں زیادہ پسند آئے یا نئی نظر آئے اوس کو کاپی پر نقل کرتے جائیے اور یوں بھی جو مطالعہ کیا ہے جب آپ تنہائی میں ہوں تو اس کا ماحصل دماغ میں تازہ کرتے رہئے۔ علاوہ ازیں جب آپ کسی کتاب کا مطالعہ شروع کریں تو پہلے اس کے مصنف سے واقفیت بہم ضرور پہونچالیں اور باقاعدہ مطالعہ کرنے سے پہلے کتاب کو ادھر اُدھر سے الٹ پلٹ کر اس کے مضامین سے اجمالی تعارف بھی پیدا کرلیں' بس یہ ہیں مطالعہ کے آداب! اگر آپ نے اس پر عمل کیا تو انشاءاللہ آپ کو بڑا فائدہ پہونچیگا۔

رہا دوسرا سوال یعنی کہ زندگی میں کامیابی کا راز کیا ہے اس کا جواب میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ والسلام

مخلص

سعید احمد اکبرآبادی

﴿۵﴾

Dept. of Arabic

Calicut University-673635

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزم! مولوی محمد صدرالحسن سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط مورخہ ۸/ربیع الاول دفتر برہان دہلی سے واپس ہوکر ملا' یہاں کالی کٹ یونیورسٹی میں جہاں آج کل میں مقیم ہوں اور بعض موضوعات پر لکچر دے رہا ہوں یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ آپ کو میرے مشورے سے فائدہ ہورہا ہے اور آپ مطمئن ہیں۔ آپ نے ایک اجنبی زبان کے متعلق دریافت کیا ہے تو میری رائے یہ ہے کہ جب آپ اس

کا ارادہ کریں تو انگریزی میں پڑھیں، یہ زبان آج کل بین الاقوامی زبان بن گئی ہے اور اس میں علوم وفنون کے خزانے ہیں اگر آپ نے عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں تقریر اور تحریر کی مشق اور اعلیٰ قابلیت پیدا کرلی تو انشاءاللہ آپ کا مستقبل بڑا روشن ہوگا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور علم دونوں کی اعلیٰ خدمت کا موقع عنایت فرمائے۔ بندہ جب دین کی خدمت صدق دل اور خلوص نیت سے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا خود مکلّف ہوجاتا ہے۔

مخلص

سعید اکبرآبادی

﴿۶﴾

تاریخ: یکم جنوری ۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی سلام مسنون

رسالہ دارالعلوم ہندوستان کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کا واحد ترجمان ہے۔ اس کے علمی دینی مضامین اہل علم اور باذوق حضرات کے لیے مفید اور کارآمد ہیں۔ اس وقت رسالہ' دارالعلوم سے آپ کے نام وی۔ پی ارسال کرارہا ہوں۔ وی۔ پی مبلغ 17/35 ہے۔ از راہ کرم مرسلہ وی۔ پی موصول فرماکر ممنون مشکور فرمائیں۔ رسالہ دارالعلوم کی ذمہ داری اور سرپرستی سے دارالعلوم کو بڑی مدد ملیگی۔ امید ہے کہ آپ بخیر ہونگے۔ والسلام

(حضرت مولانا الحاج القاری) محمد طیب

مہتمم دارالعلوم دیوبند

﴿۷﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱؍ستمبر۱۹۹۳ء

محترم المقام مولانا محمد صدرالحسن ندوی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

ایک مجلس کی تین طلاقوں کے مسئلہ میں احناف اور اہل حدیث کا اختلاف ایک طویل عرصہ سے چلا آرہا ہے لیکن آج کل اس مسئلہ نے ایک ایسی شکل اختیار کرلی ہے کہ اگر اس کی جانب توجہ نہیں کی گئی تو اندیشہ ہے کہ آگے چل کر یہ ہندستانی مسلمانوں کے لیے ایک سنگین حادثہ نہ بن جائے۔

نہ معلوم کس مقصد کے تحت اس مسئلہ کو مدرسہ اور دارالافتاء سے باہر نکال کر میڈیا اور پریس تک پہنچادیا گیا اور ہمارے ملک کے روشن خیال دانشور جو کہ بالعموم مغرب سے متاثر ہیں۔ اور اسلامی احکام ومسائل کو اسلام کے تناظر میں دیکھنے کی بجائے مغربی فکر ونظر کے زیر اثر دیکھنے کے عادی ہیں۔ اس مسئلہ کے پریس میں آتے ہی انھوں نے اسے اپنا موضوع بحث بنالیا حالاں کہ یہ دانشور عام طور پر قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی سے واجبی حد تک بھی واقفیت نہیں رکھتے تو ایسے لوگ دینی مسائل میں بحث وتحقیق کے مجاز کس طرح ہوسکتے ہیں۔

اسلامی علوم سے ناواقف ہونے کی بنا پر یہ لوگ مسئلہ طلاق کی تشریح اس انداز سے کررہے ہیں جس سے نہ صرف ملت اسلامیہ اور فقہ اسلامی کی تضحیک اور رسوائی ہورہی ہے بلکہ اس کی آڑ میں مسلم پرسنل لاء کے اندر من مانی ترمیم وتنسیخ کا جواز بھی فراہم کیا جارہا

ہے جس کے لیے اسلام مخالف عناصر ایک عرصہ سے کوشاں ہیں۔ چنانچہ اخبارات دیکھنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ اس مسئلہ کو بنیاد بناکر مختلف حلقوں کی جانب سے مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کی آواز بلند کی جارہی ہے اسی کے ساتھ علماء کو جمود پسند، تقلید پرست، حالات زمانہ سے بے خبر، ترقی کی راہ میں روڑا اٹکانے والے وغیرہ اہانت آمیز کلمات سے نوازا جارہا ہے تاکہ مسلم معاشرہ میں ان کی گرفت سے آزاد ہوکر من مانی ترمیم وتوڑ پھوڑ کا سلسلہ شروع کیا جاسکے۔ اور دین الٰہی کو بازیچۂ اطفال بنادیا جائے۔ اور حکمت عملی کے ذریعہ دینی ومذہبی معاملات کو ان کی گرفت سے نکال کر اپنے قبضہ میں کرلیا جائے۔

غرضیکہ یہ ایک منظم فتنہ ہے جسے نیشنل پریس اور میڈیا کے ذریعہ عام کیا جارہا ہے اس لیے اسلام اور مسلمانوں کی صلاح وفلاح کے لیے ضروری ہے کہ اس فتنہ کا پورے عزم وحوصلے سے جم کر مقابلہ کیا جائے اور اللہ کے دین کو ترمیم وتنسیخ سے بچانے کے لیے سردھڑ کی بازی لگادی جائے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ ہماری آج کی لاپرواہی اور سہل انگاری ہماری ملی شکست وریخت کا سبب نہ بن جائے۔ صورت حال کی اس سنگینی کے پیش نظر جمعیۃ علماء ہند نے مورخہ ۳؍۴؍اکتوبر ۹۳ء بروز اتوار وپیر کو علماء کرام اور دینی احساس وشعور رکھنے والے مسلمانوں کی ایک کل ہند تحفظ شریعت کانفرنس کا اہتمام کیا ہے جو انشاء اللہ تاریخ مذکور کو ماؤلنکر ہال رفیع مارگ نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔ ملت کے ساتھ آنجناب کی مخلصانہ وابستگی کا تقاضا ہے کہ آپ اس اہم اور ضروری کانفرنس میں شرکت کو اپنے دیگر امور پر ترجیح دیں۔

والسلام

(مولانا) اسعد مدنی

صدر جمعیۃ علماء ہند

﴿۸﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲ رجنوری ۱۹۹۴ء

محترم المقام مولانا محمد صدر الحسن ندوی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو۔

کسی بھی جمہوری ملک میں حق رائے دہی ایک ایسا بنیادی حق ہے جس کا بین الاقوامی دنیا احترام کرتی ہے۔ اس حق کے ذریعہ ہر باشندے کو بغیر کسی تفریق وامتیاز اپنے ملک کے معاملات اور مستقبل کے بارے میں اپنی رائے آزادی کے ساتھ دینے کا اختیار ہوتا ہے۔ ملک آزاد کرانے والے رہنماؤں نے پوری دیانتداری کے ساتھ ملک کے تمام باشندوں کو یہ حق دیا تھا۔ ہندوستان کا سیکولر آئین اصولاً اس حق کو بغیر کسی استثناء کے تسلیم کرتا ہے۔ مگر یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ آزادی کے وقت سے حکومت میں شریک ایک طبقہ ملک کی اقلیت بالخصوص مسلمانوں کو یہ حق دینے کو تیار نہیں ہے، یہ طبقہ مختلف حیلوں بہانوں اور قانونی موشگافیوں کے ذریعہ اقلیتوں کو اس بنیادی حق سے محروم کرنے کی سازش میں مصروف رہتا ہے۔

اس سلسلہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی ہراول دستہ کا کام کر رہی ہے۔ ان کے پاس فہرستیں وغیرہ ہیں۔ مختلف جگہوں پر بھارتیہ جنتا پارٹی اور آر ایس ایس کے افراد نے قانون اپنے ہاتھ میں لے کر برسہا برس کے رہنے والوں اور پوری آبادیوں پر غیر ملکی کا لیبل لگا کر ووٹر لسٹ سے ان کے اخراج اور ان کے خلاف پولس ایکشن میں سرگرمی سے حصہ لیا ہے۔ حکومت ان سے باز پرس کرنے کے بجائے ان کے ظالمانہ رویہ کی چشم پوشی کرتی رہتی ہے۔

حکومت ہند کے اس غیر منصفانہ عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے تمام صوبوں میں وہاں کے ووٹروں کی فہرست سے بالخصوص بڑی تعداد میں مسلمانوں کے نام خارج کر دیے گئے اور اس زد میں بعض ایسے مسلم خاندان بھی آ گئے ہیں جنھوں نے ملک کی آزادی کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ یہ ایسی خطرناک سازش ہے جس کی آڑ میں آگے چل کر ہندستانی مسلمان ملک کی شہریت سے بھی محروم کیے جا سکتے ہیں۔

اس ناانصافی کا شکار بڑی تعداد میں مسلمان ہیں لیکن غیر مسلموں کی کافی تعداد بھی اس کا نشانہ بنی ہے۔ اس غیر منصفانہ اور غیر آئینی طرز عمل کے خاتمہ اور ملک کے شہریوں کے آئینی حقوق کی بحالی اور ان کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء ہند نے ملک کی سیکولر اور انصاف پسند تنظیموں کے تعاون سے ایک مشترکہ اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ اجتماع انشاء اللہ بروز شنبہ ۲۹ رجنوری ۹۴ء بوقت ایک بجے دن شہید مینار میدان کلکتہ میں منعقد ہوگا۔

میں اس اجتماع کی کامیابی کے لیے آپ کی حمایت اور آپ کے تعاون کا خواستگار ہوں۔ مخلص

(مولانا) اسعد مدنی

صدر جمعیۃ علماء ہند

﴿۹﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی زید مجدکم

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو،

نویں فقہی سیمینار منعقدہ جے پور کے تعلق سے ایک خاص بات یہ طے کی گئی ہے

کہ سیمینار کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں ہندوستان بھر سے علماء کرام جمع ہو رہے ہیں تو اس زرین موقع سے وہاں کے لوگوں کو مستفید ہونے کا موقع دیا جائے اور وقت کے سلگتے مسائل پر روشنی ڈالی جائے۔ جے پور شہر میں تقریباً دو سو (۲۰۰) مساجد ہیں جہاں نماز جمعہ بھی ادا کی جاتی ہے۔ ان تمام مساجد میں نماز جمعہ سے پہلے اصلاح معاشرہ کے موضوع پر خطابات کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ حضرت والا کا خطاب اس موقع پر رکھا گیا ہے آپ سے گزارش ہے کہ جے پور شہر تشریف آوری کے لیے ایسی ٹرین منتخب کریں کہ نماز سے پہلے پہنچ کر آپ عوام سے خطاب کر سکیں۔ جے پور کے لوگ حضرت والا کو خوش آمدید کہنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ آپ کے خطاب سے انھیں بہت بڑا فائدہ پہونچے گا اور دینی رہنمائی کا ہمارا فریضہ بھی ادا ہوگا۔

اس موقع سے چند بنیادی باتیں ہمارے ذہنوں میں موجود رہنی چاہیے' ہر معاشرہ کا نقطہ آغاز نکاح ہے۔ اس کے ذریعے مرد وعورت ایک مقدس رشتے میں بندھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے حقوق اور دونوں کے حدود متعین فرما دیے ہیں۔ نکاح صرف ایک رسم نہیں ہے اور نہ صرف قانونی تقاضہ ہے بلکہ نکاح کی حیثیت عبادت کی بھی ہے۔ اس نکاح کی شرع میں کیا حیثیت ہے، شرع نے اس سلسلے میں کیا حقوق وواجبات عائد کیے ہیں، بہتر ازدواجی رشتہ اور خوشگوار عائلی زندگی کے اثرات ایک بہتر معاشرے کی تشکیل پر کیا پڑتے ہیں، والدین کے حقوق کیا ہیں، اولاد کے تعلق سے والدین کی کیا ذمہ داریاں ہیں، بچوں کی تعلیم اور لڑکیوں کی تعلیم کی کیا اہمیت ہے، شادی کے مقدس موقع پر فضولیات اور ناجائز مطالبات سے محفوظ رہنے کی ضرورت کس قدر ہے، پڑوسیوں سے تعلقات کی کیا نوعیت ہونی چاہیے، ہر مومن کردار نبی کا نمونہ ہوتا ہے۔ اس سے ہمارے نبیؐ کی نسبت دنیا نے پہچانی ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

ہمیں اپنے اہل خاندان کے ساتھ اور اہل وطن کے ساتھ کس طرح کے خوشگوار باعزت تعلقات قائم کرنے چاہیے، تجارت ہو یا صنعت یا ملازمت ہر جگہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں اور معاملہ پڑنے والوں کے ساتھ اسلامی اخلاق کے مظاہرے کے ذریعہ ہم اسلام کی اچھی تصویر بن سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے نشہ آور اشیاء اور ڈرگس کا استعمال کہیں کہیں نئی نسل کے مسلم نوجوانوں میں پیدا ہو رہا ہے جو بہت بڑا زہر اور خطرہ ہے۔ یہ اور اس طرح کے دیگر موضوعات پر اسلامی نقطہ نظر سے پوری دردمندی کے ساتھ روشنی ڈالنی ضروری ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ جے پور شہر میں تشریف لائینگے اور ایک وقت میں ایک موضوع پر ہونے والی حضرات علماء کرام کی یہ تقاریر آئندہ نسل کے لیے بے انتہا مفید ثابت ہوں گی۔

والسلام

مجاہد الاسلام قاسمی

﴿۱۰﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بخیر وعافیت ہوں۔

مجمع الفقہ الاسلامی (ہند) کی دعوت پر آئی او ایس کے تعاون سے پانچواں فقہی سیمینار ۳۰؍ اکتوبر تا ۲؍ نومبر ۱۹۹۲ء جامعہ الرشاد اعظم گڑھ میں منعقد ہو رہا ہے۔

اس سیمینار میں زکوٰۃ، مصارف زکوٰۃ، تنظیم زکوٰۃ (جس کے متعلق تفصیلی سوالنامہ پہلے ہی آپ کی خدمت میں ارسال کیا جاچکا ہے) اور اسلامک بینکنگ سے

متعلق مسائل پر بحث ہوگی نیز دیگر مسائل بھی زیر بحث آئیں گے۔ جناب والا کو اس سیمینار میں شرکت کے لیے زحمت دی جارہی ہے۔

مجمع الفقہ الاسلامی کے لیے یہ بات نہایت پرمسرت ہوگی کہ جناب کی تشریف آوری سے ہم علمی استفادہ کرسکیں۔ ہم بے حد ممنون ہوں گے اگر آپ ہماری اس دعوت کو قبول فرمالیں۔

والسلام

قاضی مجاہد الاسلام القاسمی

(سکریٹری جنرل)

﴿۱۱﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ: ۲۱/۸/۱۹۹۳ء

محترمی! مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بخیر وعافیت ہوں،

مجمع الفقہ الاسلامی (الہند) کا چھٹا فقہی سیمینار انشاء اللہ ۵ تا ۸/نومبر ۱۹۹۳ء جامعہ دارالسلام عمر آباد (تامل ناڈو) میں منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کی زمینوں، اسلامی مالیاتی ادارہ کا خاکہ نیز کمپنی میں حصص کی شرعی حیثیت جیسے مسائل پر غور وخوض ہوگا۔

جناب والا کو اس سیمینار میں شرکت کے لیے زحمت دی جارہی ہے اسلامک فقہ اکیڈمی کے لیے یہ بات نہایت پرمسرت ہوگی کہ جناب کی تشریف آوری سے ہم علمی

استفادہ کرسکیں۔ ہم نے حد ممنون ہوں گے اگر ہماری اس دعوت کو قبول فرمائیں۔

والسلام

مجاہد الاسلام قاسمی

جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا

﴿۱۲﴾

مکرمی ومحترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو،

مجمع الفقہ الاسلامی الہند کی مجلس علمی کی میٹنگ مورخہ ۲۲/مئی ۱۹۹۵ء کو ایفا بلڈنگ جامعہ نگر، نئی دہلی میں رکھی گئی ہے، اکیڈمی کی طے کردہ گزشتہ قراردادوں میں کچھ پر ہنوز کام باقی ہے، ان قراردادوں کی جانب اشارہ اور اکیڈمی کے اغراض ومقاصد اس خط کے ساتھ منسلک ہیں، میٹنگ میں ان امور پر غور وخوض کے لیے آپ کے مفید مشوروں اور تجاویز پر بھی غور ہوگا، آنجناب سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اس اہم میٹنگ میں ضرور بالضرور تشریف لائیں، اس بیش قیمت علمی تعاون کے لیے ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔

والسلام

مجاہد الاسلام قاسمی

سکریٹری جنرل

﴿۱۳﴾

مکرم ومحترم! مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے!

چھٹے فقہی سیمینار (جو جامعہ دار السلام عمر آباد، تامل ناڈو میں ہونا طے پایا ہے) کا سوالنامہ ارسال خدمت ہے۔ اس سیمینار کا مرکزی موضوع ''اسلام کا نظام عشر وخراج اور اراضی ہند کا شرعی حکم'' ہے۔ سوالنامہ پانچ محوروں پر مشتمل ہے، دوسرے اور تیسری محور کے بارے میں ضروری معلومات انشاء اللہ ہم تاریخ اور قانون کے ماہرین سے مرتب کرا کے ارسال کریں گے، آپ سے درخواست ہے کہ کسی ایک یا دو محور کے بارے میں اپنا تحقیقی مقالہ سپرد قلم کر کے ۱۵/اگست ۱۹۹۳ء تک مجمع الفقہ الاسلامی (الہند) کے دفتر کے پتے پر ارسال کریں، امید ہے کہ آپ حسب سابق پورا علمی تعاون کریں گے۔

سیمینار نومبر ۱۹۹۳ء میں منعقد ہوگا، تاریخوں کی اطلاع انشاء اللہ جلد از جلد کی جائے گی۔

والسلام

قاضی مجاہد الاسلام قاسمی

(سکریٹری جنرل اسلامک فقہ اکیڈمی)

﴿۱۴﴾

محترمی ومکرمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

آل انڈیا کونسل کے زیر اہتمام ۱۱/اگست ۲۰۰۱ء بروز سنیچر بمقام مولانا آزاد میڈیکل آڈیٹوریم نزد آئی ٹی او نئی دہلی

دیش بچاؤ کنونشن ۔ کیوں؟

☆ اس وقت ہمارا ملک شدید معاشی بحران کا شکار ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی آمد نے ملکی صنعتوں کا دیوالیہ نکال دیا ہے اور بڑھتے ہوئے کرپشن نے ملک کی معیشت کو کھوکھلا کر دیا ہے۔

☆ اخلاق باختہ فلموں، فحش اور عریاں رسائل، انٹرنیٹ سے پھیلتی بے حیائی نے نئی نسل کو شتر بے مہار بنا دیا ہے اور تمام بندھنوں سے آزاد جنسی بے راہ روی سے ایڈز جیسی مہلک بیماری وبا کی طرح پھیل رہی ہے۔

☆ اقلیتوں پر مظالم کے نئے نئے ہتھکنڈے اختیار کیے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ اب عیسائی بھی ظلم وتشدد کا شکار ہے۔

☆ سلامتی کے مسئلہ پر وزارتی رپورٹ مسلمانوں اور ان کے مدارس کو ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ قرار دے رہی ہے۔

☆ مسلمانوں کو آئی ایس آئی کا ایجنٹ بتا کر خوفزدہ کیا جا رہا ہے اور ان پر بنگلہ دیشی گھس پیٹھی کا الزام لگا کر ان کی شہریت کو ختم کرنے کی سازش رچی جا رہی ہے۔

☆ یوپی حکومت کے مذہبی عمارات بل کی تلوار بھی سروں پر لٹک رہی ہے۔

☆ بابری مسجد کے مقام پر دھونس ودھاندلی کے ذریعہ نام نہاد رام مندر تعمیر کرنے کا گھناؤنا منصوبہ زیر غور ہے۔

☆ نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کے بھگوا کرن کے ذریعہ مسلمانوں کی نئی نسل کے ہندو کرن پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔

☆ بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد کے ورکروں کو عسکری تربیت کے ساتھ ہتھیاروں سے لیس کیا جا رہا ہے۔

☆ بھارت کی بے بس عورت لاینحل مسائل کا شکار ہے۔ نئی نویلی دلہنوں کو جہیز کی لعنت کے نام پر آگ لگادی جاتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں کے ساتھ منہ کالا کرنے پر بھی انسانوں کو شرم نہیں آتی ہے۔

☆ ہماری نئی نسل اپنے مستقبل سے مایوس ہوتی جارہی ہے۔ ملک کی ایک بڑی آبادی جہالت کے اندھیروں میں گم ہوگئی ہے۔ جولوگ ڈگریاں حاصل کرکے تعلیم گاہوں سے نکل رہے ہیں وہ نوکریوں کے لیے دردر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں۔

☆ حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کے رجحانات پنپ رہے ہیں۔

...... ان حالات میں کیا ہماری بھی کچھ ذمہ داری بنتی ہے؟

...... اس مجرمانہ خاموشی کا برا نتیجہ کیا ہمیں بھگتنا نہیں پڑے گا؟

...... جب خدانخواستہ ملک کی نیا ڈوبے گی تو کیا ہم صحیح سلامت رہ پائیں گے؟

اٹھیے! ''دیش بچاؤ'' کنونشن میں شریک ہوکر وطن دوستی کا ثبوت دیجیے اور ملک کی تاریخ کے اس نازک موڑ پر دیش کو بچانے اور سنوارنے کے لیے جو فیصلے کیے جائیں، ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوششوں میں بھرپور حصہ لیجیے۔

قاضی مجاہد الاسلام قاسمی

﴿۱۵﴾

Date:23-7-2001

محترمی ومکرمی!

سلام مسنون

آل انڈیا ملی کونسل کے زیر اہتمام مجوزہ ''دیش بچاؤ کنونشن'' میں شرکت کے لیے دعوت نامہ ارسال خدمت کیا جاچکا ہے۔ اس سلسلے میں اہم اطلاع یہ ہے کہ بعض ناگزیر حالات کے پیش نظر یہ کنونشن ۴/اگست کے بجائے ۱۱/اگست ۲۰۰۱ء کو منعقد ہورہا ہے۔

برائے کرم تاریخ کی اس تبدیلی کے پیش نظر اپنا پروگرام مرتب فرمائیں اور اس کی اطلاع دینے کی زحمت بھی فرمائیں۔

والسلام

مخلص

(قاضی مجاہد الاسلام قاسمی)

سکریٹری جنرل

آل انڈیا ملی کونسل

﴿۱۶﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Date:21/08/03

مکرمی ومحترمی! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر عہد میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کو حل کرنا علماء کی ذمہ داری اور ان کا

فریضہ منصبی ہے، چنانچہ اسی پس منظر میں ۱۹۸۹ء میں فقیہ العصر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام نور اللہ مرقدہٗ نے ایسے شرعی مسائل پر علماء وارباب افتاء کے اجتماعی غور وفکر اور تبادلہ خیال کے لیے مجمع الفقہ الاسلامی ہند (اسلامک فقہ اکاڈمی انڈیا) کی بنیاد رکھی تھی، اللہ کا شکر ہے کہ اب تک اس کے تیرہ سیمینار ہو چکے ہیں، جن میں اکتالیس مسائل پر علماء وارباب افتاء نے بحث کی ہے، اور چند مسائل کو چھوڑ کر جو ابھی زیر غور ہے، فیصلے بھی کیے ہیں، بحمد للہ اکاڈمی کے غور وفکر کے طریقہ کار اور احتیاط واعتدال پر مبنی فیصلوں کی ملک وبیرون ملک میں کافی پذیرائی ہوئی ہے۔

حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات یوں تو ملک وملت کے بہت سے اداروں اور کاموں کے لیے نقصان ہے، لیکن خاص کر اکیڈمی کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے، انھوں نے ہی علم وتفقہ کے اس قافلہ کو ترتیب دیا تھا، اور وہی اس کے میر کارواں تھے، تاہم انھوں نے کام کے ایسے روشن خطوط متعین کر دیے ہیں کہ ان کے اخلاف اس سے روشنی حاصل کرتے ہوئے آگے کا سفر طے کر سکتے ہیں، چنانچہ بحمد للہ اکاڈمی کے تمام کام ان ہی خطوط پر اب بھی انجام پا رہے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی فقہی سیمیناروں کا انعقاد بھی ہے۔

آپ سے التماس ہے کہ موضوع کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس اہم سیمینار میں ضرور شرکت فرمائیں، آپ کی تشریف آوری نہ صرف ان شرعی مسائل کو حل کرنے میں معاون ہوگی بلکہ اکاڈمی کے خدام کو اپنے کام میں حوصلہ بھی ملے گا، امید کہ آپ دوسری مصروفیات پر ترجیح دیتے ہوئے سیمینار میں ضرور شرکت فرمائیں گے۔

والسلام

محمد ظفیر الدین مفتاحی

﴿۱۷﴾

دار العلوم ندوۃ العلماء

عزیزی سلمہ۔ السلام علیکم

بخیریت ہوں، بہت کوشش کی کہ آپ سے خطاب کروں، مگر اس میں ایسی اجنبیت محسوس ہو رہی تھی کہ طبیعت اس پر کسی طرح بھی آمادہ نہیں ہوئی، معاف کرنا۔

میرا چھوٹا لڑکا عزیزی محمد احمد سلمہ میرا یہ خط لے کر تم سے ملے گا، اس کے قیام کا انتظام کر دینا۔ دو کام ہیں۔

۱۔ اورنگ آباد میں چپل کے کوئی اچھے دوکاندار ہیں، ۴۔۵ سال پہلے میرے منجھلے لڑکے کا تعارف ان سے مولانا ریاض الدین صاحب نے کرا دیا تھا، میں چاہتا ہوں اس سال بھی یہ کام ہو جائے۔

۲۔ مولانا ریاض الدین صاحب نے ناندیڑ کسی صاحب کے نام خط لکھ کر عزیزی عرفان احمد سلمہ کو دیا تھا، ان صاحب نے ناندیڑ کے کسی اچھے چپل کے تاجر سے عرفان احمد سلمہ کا تعارف کرا دیا تھا، میں چاہتا ہوں یہ کام بھی اس سال ہو جائے، مولانا ریاض الدین صاحب کے نام بھی خط لکھ کر میں نے محمد احمد سلمہ کو دیا ہے، تم بھی مولانا سے مل لینا تاکہ یہ کام ہو جائے، اگر اور بھی کسی ذریعہ سے چپل کے اچھے اور ایماندار دوکاندار اورنگ آباد میں مل سکتے ہوں تو محمد احمد سلمہ کو ان سے ملا دینا۔ اور کوئی خاص بات قابل تحریر نہیں ہے۔

والسلام

محبّ اللہ

﴿۱۸﴾

۱۹/۶/۱۴۰۲ھ، لکھنؤ

عزیزی محمد صدر الحسن سلمہ، السلام علیکم

تمہارا ۹ر فروری کا لکھا ہوا لفافہ موصول ہوا تھا' اس میں تم نے لکھا ہے کہ اس سے پہلے بھی تم مجھ کو ایک خط لکھ چکے ہو مگر افسوس کہ تمہارا وہ خط مجھے نہیں ملا۔ اور اس سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ ابتک میں تم کو خط نہ لکھ سکا۔ مگر کیا کروں' گھر کے خطوط کا جواب بھی بہت تاخیر سے دیا کرتا ہوں۔ اس طرح کی کوتاہی شاید برابر ہوتی رہے' برا نہ ماننا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں صحت وعافیت کے ساتھ رکھیں اور تم کو تمہارے مقاصد میں کامیاب کریں۔

میں الحمدللہ اچھا ہوں' اور کسی طرح اپنے فرائض کو ادا کر رہا ہوں' کبھی یاد آجاؤں تو اپنی دعاؤں میں میرے لیے بھی گنجائش رکھنا۔ والسلام

محب اللہ

﴿۱۹﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از: لکھنؤ

۲۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ، ۹ر مارچ ۱۹۸۳ء

عزیزم میاں مولوی محمد صدر الحسن ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام وسلمہ اللہ وبرکاتہ۔ سعادتنامہ مورخہ یکم مارچ مجھے کو مل گیا، تمھارے

اس قلبی تعلق اور اس مبارک ومقدس جگہ یاد رکھنے سے مجھے بھی بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں جزاء خیر عطا فرمائیں اور دارین کی ترقیات سے نوازیں۔

حضرت مولانا کا سفر بنگلہ دیش ملتوی ہوگیا، کچھ حضرت کی مصروفیات اور کچھ وہاں کے حالات دونوں باعث التواء ہوئے۔ یوں حضرت کا قصد ہے لیکن اب کب اس کا موقع ملتا ہے کچھ نہیں کہا جا سکتا، گذشتہ ہفتہ دو دن کے لیے کلکتہ کا سفر عرصہ دراز کے بعد ہوا تھا، اس سفر میں صرف بھائی عبدالرزاق صاحب ہی ہمراہ تھے، الحمدللہ بخیریت واپسی ہوئی، یوں چند دنوں سے کچھ نقرس کی تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد شفاء عطا فرمائے۔

الحمدللہ دارالعلوم میں سب احباب بخیر ہیں اور کام اچھی طرح ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کے لیے بھی اور یوں تمام مدارس دینیہ عربیہ کے لیے خصوصیت سے آپ لوگ دعا ضرور کریں اللہ تعالیٰ شرور وفتن سے ہر طرح حفاظت فرمائے اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرما کر قبول فرمائے۔ علاقوں کے جو حالات علم میں آتے ہیں اس سے بہت تاثر ہوتا ہے کم وبیش یہاں ہر جگہ یہ حال ہے اور میرا خیال ہے یہ انحطاط عمومی طور پر عالم اسلام میں ہے۔ بڑے مدارس سے کہیں زیادہ اب مکاتب دینیہ اور چھوٹے مدارس کا قیام بہت ضروری محسوس ہو رہا ہے۔ الحمدللہ ادھر کچھ عرصہ سے کوشش ہو رہی ہے۔ لوگوں میں طلب ہے، دشواری کام کرنے والوں کا فقدان، اور اس کے بعد اسباب ظاہری کی کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے ہر طرح کی سہولتیں فراہم فرمائے اور قبول فرمائے۔

چونکہ کل عزیزم میاں یحیٰ سلمہ کا خط بھی مل گیا تھا انھیں لفافہ روانہ کر رہا تھا اس لیے آپ کو بھی جلد ہی خط لکھنے کا موقع مل گیا اور ماشاء اللہ کل حضرت کے خط میں مشفق بھائی طارق صاحب کا بھی خط تھا۔ ان کو بھی خط لکھنے کا قصد ہے یوں آپ انھیں بہت سلام

کہئے، میں نہایت ممنون ہوں۔ ان کے مکتوب پر بھی اور خاص طور سے ان کے صلوٰۃ وسلام کے امتزاج پر، اللہ تبارک وتعالیٰ ہی آپ سب کو اپنے شایان شان جزاء خیر عطا فرمائیں۔

اپنے سب رفقاء کو بھی جب یاد آئے اور مناسب سمجھیں سلام کہئے۔

محبی مولانا رابع صاحب کو دو تین دن سے نزلہ وحرارت کی تکلیف ہے اللہ تعالیٰ جلد صحت وقوت عطا فرمائے۔

دعا گو

معین اللہ ندوی

۲۰

تاریخ: ۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

۱۸ر فروری ۸۳ء

عزیز القدر مولوی محمد صدر الحسن ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کرے آپ سب سلامت ہوں۔
۲۷ر جنوری کا سعادتنامہ بھی ملا اور اس سے پہلے کا بھی، معلوم نہیں میرا خط جو کئی دن ہوئے بمبئی سے لکھا تھا ملا یا نہیں۔ عام طور پر دستی ڈاک جبتک جواب نہ آجائے ملنے نہ ملنے کا پتہ نہیں چلتا۔ میں بعد میں بھی خط لکھنے کا قصد کرتا رہا لیکن ادھر متواتر سفر اور صحت کی کمزوری مانع رہی۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور دارین کی ترقیات سے نوازیں کہ آپ مجھے اس مبارک ومقدس جگہ یاد رکھتے ہیں، صلوٰۃ وسلام کا اہتمام کر کے ممنون کرتے رہیے۔ محترمی جناب صوفی اقبال صاحب اور محترم مولانا عبد الحفیظ صاحب، محترم مولانا

محمد یحیٰ صاحب ومخدومی مولانا سعید خاں صاحب سے جب بھی ملاقات ہو اور یاد رہے تو بہت سلام اور دعاؤں کی درخواست کرتے رہے۔

حضرت مولانا کا قیام رائے بریلی میں ہے۔ ۲۰ر فروری کو یہاں تشریف لاکر ۴، ۵ دن کے لیے سہارنپور، رائپور تشریف لے جانا ہے اور یہیں واپسی پر مختصر سفر بستی وغیرہ کا ہے۔ ۱۵ر مارچ یا آخر مارچ تک شاید باہر کا سفر ہو، ابھی تعین نہیں، الحمدللہ یہاں بھی بفضلہٖ تعالیٰ سب احباب خیریت سے ہیں۔

دعا گو ہوں، مجھے اور سب متعلقین کو اہتمام سے دعاؤں میں یاد رکھئے، اپنی صحت کا کیا حال ہے، اللہ تعالیٰ صحت وعافیت عطا فرمائیں اور حرمین شریفین کی برکات سے عافیت کے ساتھ حصہ وافر عطا فرمائیں۔ امید ہے بھائی طارق صاحب اور گھر میں خیریت ہوگی۔ بہت سلام ہے۔ اپنے سب رفقاء کو سلام کہئے۔

دعا گو

معین اللہ

۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ندوۃ لکھنؤ

۷ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ، ۴ر جنوری ۱۹۸۲ء

عزیز مکرم مولوی محمد صدر الحسن ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۴ر صفر کا سعادتنامہ چند دن ہوئے مجھے ملا۔ بہت مسرت ہوئی کہ آپ لوگ بخیر وعافیت مدینہ پاک پہونچ گئے۔ حق تعالیٰ شانہ مبارک فرمائے اور ان دیار مقدسہ کی برکات سے پورے طور پر مستفید فرمائے۔

آج یہاں سے یہ سب عزیز روانہ ہورہے ہیں۔ خدا کرے سب بخیریت پہونچیں اور فیضیاب ہوں۔ ان لوگوں کے ذریعہ سب خیریت وحالات کا علم ہوجائیگا۔ حضرت مولانا مدظلہ پرسوں رائے بریلی سے تشریف لائے اور سہارنپور کا قصد ہے ہم لوگ بھی ہم رکاب ہیں غالباً وہاں آپ لوگوں کو بھی علم ہوگا کہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم ادھر بہت دنوں سے سخت علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حضرت کو صحت وعافیت عطا فرمائے، عمر میں برکت دے اور امت کو مستفید فرمائے۔

الحمدللہ میری صحت آج کل غنیمت چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر فرمائے۔ آپ کی سعادتمندی سے امید ہے کہ دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اہتمام سے جب یاد آئے صلوٰۃ وسلام بھی پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ میں بھی آپ کے لیے دعا گو ہوں۔ امید ہے کہ مشفق بھائی طارق صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہوگی۔ ان سے ضرور ملتے رہئے۔ انشاء اللہ وہ مفید مشورے دیتے رہیں گے۔

اپنے سب رفقاء کو سلام کہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بامراد فرمائے۔

دعا گو

معین اللہ

﴿۲۲﴾

باسمہ تعالیٰ

ندوہ، لکھنؤ

۲/مارچ ۸۶ء

عزیز مکرم مولوی محمد صدر الحسن صاحب ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت نامہ ۲۷/فروری باعث مسرت ہوا۔

میں عرصہ کے بعد اندور گیا ہوا تھا۔ تقریباً تین ہفتہ میں واپس ہوا۔ یہاں ۲۶/فروری کو پہنچا۔ گھر میں سے سب لوگ بھی میرے ساتھ گئے تھے۔ میں تنہا واپس ہوا۔ موجودہ ملکی حالات کا وہاں بھی بہت اثر ہے۔ وقت انتشار میں گذرا، کچھ نجی معاملات مکان وغیرہ کے بھی باعث تشویش ہیں، اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں۔ اس بات سے مسرت ہوئی کہ وہاں اورنگ آباد میں انشراح سے مشغولیت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ مبارک فرمائے، بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ جس کو بھی یہ مشغولیت علوم نبویہ کی نصیب فرمائے۔ بہت شکر کی بات ہے۔ ادھر تو اب یہ تعلیمی آخری مہینہ ہے، اگلے سال سے اگر ایک سبق لازماً حدیث شریف یا قرآن پاک بھی ہوسکے تو بہت بہتر، اگر نظام الاوقات میں دشواری ہو تو کچھ اپنے طور پر طلباء کو پڑھائیں اور خود اس میں مشغولیت انشاء اللہ بہت مفید ہوگی۔

عزیزم مولوی بابر حسین ندوی سلمہ کا ایک خط بھوپال سے لکھا ہوا واپسی پر ملا تھا، میں نے اورنگ آباد میں جواب لکھدیا تھا خدا کرے مل گیا ہو، ان کی صحت عرصہ سے متاثر ہے اس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ نیند کا نہ آنا اور پریشان خوابی، اچھی علامت نہیں، انھیں مشورہ دیجئے کہ بالکل ذہنی کام نہ کریں، صحت کا ہونا ہر بات پر مقدم ہے، اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے، اہتمام سے یونانی علاج کریں اور دماغی محنت بالکل چھوڑ دیں۔ برادرم مولوی ریاض الدین صاحب سے سلام کہئے۔ حالات سے مطلع کردیجئے۔ مولوی بابر حسین کے سلسلہ میں آپ لوگ مشورہ کرکے انھیں آمادہ کیجئے، صحت کی اس حالت میں وہ خود کوئی فیصلہ نہ کرسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو عافیت عطا فرمائیں۔ حضرت مولانا مدظلہ کا قیام چند دن سے یہیں ہے، کل غالباً رائے بریلی تشریف لیجائیں گے۔ ۱۲/مارچ کو حجاز مقدس کے سفر کی بات بھی ہورہی ہے، وہاں سب رفقاء پرسان حال کو سلام کہئے۔

دعا گو

معین اللہ

﴿۲۳﴾

بسم سبحانہ

عزیز مکرم مولوی محمد صدر الحسن صاحب ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ امید ہے کہ بخیر وصحت ہونگے۔ آپ کا خبر نامہ ملا خوشی کی بات ہے کہ پٹنہ کے مذاکرہ علمی میں آپ کی شرکت ہوگی۔ اورنگ آباد کے مذاکرات علمی میں تو آپ شریک ہوئے لیکن اورنگ آباد کے باہر کے مذاکرات میں آپ شریک نہ ہوسکے انشاء اللہ اس موقع پر ملاقات بھی ہوگی۔ اور گفتگو بھی۔

آپ نے پی ایچ ڈی کے موضوع کا ذکر کیا ہے ندوۃ العلماء کی ادبی خدمات کے موضوع کے اختیار ہو چکنے کی وجہ سے آپ کا اختیار کردہ موضوع آپ کو چھوڑنا پڑ رہا ہے۔ آپ نے مشورہ چاہا ہے موضوعات تو الحمد للہ بہت ہیں لیکن جو آپ کے ذوق ودلچسپی سے بھی ہم آہنگ ہو وہ بہتر رہیگا، میرے ذہن میں فوری طور پر جو موضوع آیا وہ ہے ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی تعلیمی کوششیں ونظریات اس میں خاص طور پر چار مکاتب فکر کا آپ تذکرہ اور تقابل کر سکتے ہیں۔ عصری میں علی گڈھ وجامعہ ملیہ، دینی میں دیوبند وندوۃ علی گڈھ کا فکر انگریز کے نظریہ تعلیمی کو اپنانے پر مرکوز ہوا اور جامعہ کا فکر ہندوستان کے سیکولر قومی مزاج پر مرکوز ہوا۔ دیوبند کا اسلاف کی کامل نقل پر اور ندوۃ کا دین کی اساسیات ومصادر شریعت پر ثبات کے ساتھ بدلتے ہوئے حالات کی رعایت اور تسلحوا باسلحة اعداء کم کے اصول پر مبنی تھا اس میں بغیر کسی تنقیص کے مثبت طریقے سے ندوۃ کے نقطۂ نظر وطریق کار کو تفصیل ووضاحت کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ جس میں فنون وار تذکرہ بھی آجائے گا۔ ہر فن کی تعلیم کے سلسلہ میں ندوۃ کا مستقلاً نظریہ وطریقہ کار ہے جو ہمارے

بڑوں کے مضامین میں ملے گا

بہر حال فوری طور پر یہ موضوع ذہن میں آیا اس پر میری بعض تحریریں بھی ہیں اور ذہن نے کام بھی کیا ہے فرصت ہو تو تبادلہ خیال بھی انشاء اللہ ہو سکے گا۔ یہ صرف اقتراح ہے ہدایت نہیں ہے۔

اہل تعلق کو سلام کہیئے اور دعاؤں میں یاد رکھئے۔ والسلام

دعا گو

محمد رابع حسنی ندوی

۲/۷/۱۹۹۵ء

﴿۲۴﴾

ندوہ لکھنؤ

بسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولوی محمد صدر الحسن ندوی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خیریت نامہ ملا تھا پھر عزیزان مولوی عبد النور صاحب ومولوی محمود الازہار صاحب کی واپسی کا انتظار تھا اس کی وجہ سے آپ کو جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی ان دونوں سے تفصیل معلوم ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ انتظام میں آپ شریک رکھے گئے ہیں آپ بخوشی مقالہ تیار کیجئے انشاء اللہ آپ کا نام مقالہ نگاروں کی فہرست میں شامل کر لیا جائے گا عنوانات آپ نے دیکھ لیے ہونگے وہاں دعوت نامہ کی کاپی موجود ہوگی یا آپ کو وہاں دے دی گئی ہوگی

آپ کا عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا تھا صورتحال سے بھی میں پوری طرح واقف نہ تھا اور گذشتہ مذاکرہ علمی میں آپ نے شرکت سے معذرت بھی کی تھی اس لیے اس بارے

میں آپ سے کوئی ذکر مذکور نہیں ہوا۔

دعوت نامے بھی احتیاط وانتخاب سے بھیجے گئے تاکہ صحیح اور مناسب انداز کے شرکاء رہیں بہر حال اللہ تعالیٰ صحیح کام کی توفیق ارزانی فرمائیں اور مفید بنائے اور قبول کرے۔ اہل تعلق کو سلام کہئے۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

۸۸/۸/۲۷ء

﴿۲۵﴾

بسمہ سبحانہ

عزیزی مولوی محمد صدر الحسن سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل شام کو آپ کا خط ملا آج خال معظم حجاز کے لیے روانہ ہورہے ہیں اس لیے فوراً جواب کا موقعہ تھا اس سے فائدہ اٹھا کر یہ خط لکھ رہا ہوں آپ نے اپنے خط میں کسی سابقہ خط کا حوالہ دیا ہے وہ خط ہم کو نہیں ملا آپ کا میرے نام یہ پہلا خط ہے جو کل شام کو موصول ہوا دوسروں کے نام خطوط آئے ان سے خیریت ملی اور آپ لوگوں کے پہنچنے اور داخلہ ہونے کے بارے میں علم ہوتا رہا آپ کے اور بعض کئی عزیز طلبہ کے خطوط میرے نام براہ راست نہیں آئے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے خیریت معلوم ہوہی گئی تھی خیال ہوا کہ سب کو خط لکھنا مشکل رہا ہوگا اس لیے جو خطوط جن کے نام بھیجے گئے وہ پورے حلقے کے لیے کافی سمجھے گئے ہوں گے۔

الحمد للہ آپ لوگ مدینہ منورہ حاضر ہوگئے اور مہینوں بلکہ سالوں کی تمنا پوری ہوئی اب اللہ تعالیٰ اس سے استفادہ اور انتفاع کی توفیق ونظم عطا فرمائیں۔ آمین

میرا سلام دراقدس پر جب یاد آجایا کرے بشرط سہولت پہنچا کر مشکور کیجئے گا۔

احمد انڈونیشی کے خط کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ دوحہ میں دراسات علیا میں لے لیے گئے، مناسب معاملہ کیا گیا وہ اس لائق بھی تھے اور عالمیت کی سند بھی اسی معیار کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے فوائد سے ان کو مستفید فرمائیں اور شرور سے بچائے۔

دراسات علیا کے لیے میں نے آپ دوتین طلبہ کے لیے علیحدہ سے بھی کوشش کی تھی لیکن کامیابی نہیں معلوم ہوسکی اب تو اسی میں خیر سمجھنا چاہئے ایک اقدام کر کے پچھتانا نہ چاہئے ورنہ اس کا فائدہ بھی مشکوک ہوجاتا ہے ہم تو اس بات کو کہتے ہی رہتے ہیں لیکن جب کوئی چیز حاصل ہوجائے تو اس کی ناقدری کرنا مفید نہیں ہوتا بلکہ مضرت کا خطرہ ہے۔

ہمارے عزیز طلبہ کا تو یہ حال ہے کہ باہر کے شوق میں اگر ان کو ابتدائیہ میں داخلہ کا وعدہ کیا جائے تو وہ اس کو بھی قبول کرلینگے ایسے میں دراسات علیا کی بات تو مشکل ہی ہوجاتی ہے بلاد عربیہ میں کتب خانوں اور عربی کے مواقع کی کثرت سے فائدہ اٹھانا اچھا بدل ہے اس کی قدر کرتے ہوئے خوب فائدہ اٹھایئے اور حرمین شریفین کی برکات سے متمتع ہوئیے یہ بڑی نعمت ہے انشاء اللہ آپ بڑی ترقی کرینگے

امید ہے کہ آپ کے سب رفقاء خیر وصحت سے ہونگے۔ والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

۱۴۰۲/۳/۲۶ھ

﴿۲۶﴾

بسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی محمد صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بخیر ہونگے آپ کا خط ملا آپ کی دشواریوں کا علم ہوا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی دشواریوں کو دور فرمائیں اور دین وعلم وامت کے لیے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے۔

جامعہ اسلامیہ کی شدید ضرورت نیز تقاضہ کی بنا پر یہ تدبیر فوری ووقتی علاج کے طور پر کرنا چاہی تھی لیکن آپ کی دشواری کے علم میں آنے پر جامعہ والوں کو معذرت لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی بھی مدد فرمائیں ان کے بار بار فرمائش اور تقاضہ سے مجھ کو اس مسئلہ میں فکر ہے اللہ تعالیٰ اس کا کوئی اچھا حل پیدا فرمادے میری فکر بھی دور ہو

آپ کو غالباً اپنے خط کے جواب کا انتظار ہوگا اس لیے یہ تحریر ہے

یہاں فی الجملہ خیریت ہے۔اہل تعلق کو سلام کہئے

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

۶/۷/۸۷ء

﴿۲۷﴾

رائے بریلی

عزیز مکرم محمد صدر الحسن سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا سعادت نامہ موصول ہوا آپ نے تعلق کے جن جذبات واحساسات کا اظہار کیا ہے اس سے آپ کی سعادت مندی ظاہر ہوتی ہے حالات سے واقفیت اور مسرت ہوئی آپ دراقدس پر میرا سلام بھی پیش کردیتے ہیں یہ بڑی سعادت کی بات ہے جس کا میں شکر گذار ہوں۔

خال معظم اور مولانا معین اللہ صاحب تشریف لائے ان سے زبانی بھی آپ لوگوں کی خیریت واحوال ملے۔

موجودہ ہفتہ ہم لوگ ایک سخت حادثہ سے دوچار ہوئے ہمارے بڑے بھائی مولانا سید محمد ثانی صاحب حسنی ایک مختصر علالت کے بعد اس جہان فانی سے رحلت کرگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ ہم لوگوں کے لیے بڑا صدمہ ہے آپ کے خط کا جواب مختصراً ہی دے رہا ہوں مرحوم کے لیے مغفرت ورفع درجات کی دعا کریں اور اس وقت اس سے زیادہ لکھنا دشوار ہے۔

والسلام

دعا گو

محمد رابع حسنی

۲۰/۲/۱۹۹۲ء

﴿۲۸﴾

بسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی سید محمد صدر الحسن صاحب ندوی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ صحت وراحت کے ساتھ ہونگے، آپ کا مکتوب سعادت وعنایت مجھے موصول ہوگیا تھا لیکن ان دنوں میں بہت مصروف تھا اس لیے تاخیر ہوئی گذشتہ دنوں ندوہ میں ادب اسلامی کی مجلس کی میٹنگ تھی اس موقعہ سے ایک مذاکرات علمی بھی رکھ لیا گیا تھا تاکہ ارکان کے علمی افادات سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکے ارکان کی میٹنگ کی مصروفیات کی وجہ سے کوئی بڑا مذاکرہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا اسی لیے غیر ارکان میں سے

بہت محدود تعداد کو دعوت دی تھی اپنے تعلق کے مدرسوں میں سے صرف دو یا تین مدرسوں کے ناظمین کو بلایا تھا تا کہ ان کا اکرام ہو جائے اور وہ اس موقع کو دیکھے جامعہ اسلامیہ بھٹکل، کاشف العلوم اورنگ آباد اور ایک اندر کے مدرسہ کے ذمہ دار کو بلایا تھا جی چاہتا تھا کہ آپ بھی اس موقع سے ہوتے لیکن پھر یہ مانع محسوس ہوا کہ دائرہ تنگ نہ رکھا جا سکے گا ہمارے قریب کے مدرسوں کے اساتذہ خواہش مند تھے ان سے بھی معذرت مشکل ہو جائے گی چونکہ دار العلوم میں تعلیم چل رہی ہے مہمانوں کے قیام کا مسئلہ مشکل تھا اس لیے صرف مہمان خانوں کے بقدر تعداد ہی کو مدعو کرنا ضروری معلوم ہوا زیادہ کرنے میں دار الاقامے خالی کرانے پڑتے۔

ماشاء اللہ اچھا جلسہ رہا صرف ایک روز مذاکرہ کی نشستیں رہیں بقیہ دنوں میں ارکان ہی کی نشستیں ہوئیں اور رابطہ الادب الاسلامی کی با قاعدہ تشکیل اور دستور سازی اور لائحہ عمل طے ہوا، ۱۵ کے لگ بھگ عرب آئے تھے کئی روز رہے، خال معظم کی صدارت کی توثیق کی گئی اور دو نائب صدر اور مجلس انتظامی کا انتخاب ہوا اب امید ہے کہ انشاء اللہ ادب اسلامی کا کام نسبتاً سلیقہ سے انجام پایا کرے گا صدر دفتر فی الحال ندوہ ہی میں رکھا جانا طے ہوا ہے جلسہ و رابطہ کی قدرے تفصیلات آپ الرائد والبعث میں دیکھیں گے۔

آپ نے اپنے لیے ندوہ منتقلی کی بات لکھی ہے، آپ سے زیادہ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ آپ قریب ہوتے تو آپ سے مدد ملتی لیکن انتظامی اور اصولی تقاضوں کو ترجیح دینا پڑتی ہے مبعوثین کے سلسلہ کا اصول جو خال معظم نے اپنایا ہے اس کی وجہ سے آپ کو دوسری جگہ بھیجا گیا آپ سے کاشف العلوم والے ماشاء اللہ فائدہ بھی اچھا اٹھا رہے ہیں مولوی ریاض الدین صاحب فاروقی سے تفصیل معلوم ہوئی اور مسرت ہوئی یہ آپ کے لیے بھی مسرت کی بات ہونا چاہئے اپنی پسند کی بات تو وہ دیر سویر انشاء اللہ ہو سکتی ہے آپ

کی تدریسی زندگی کی ابتداء ہے اس میں پسند پر افادیت کو ترجیح دینا زیادہ مناسب ہے بعد میں تبدیلیاں تو ہوتی رہیں گی اور حسن سے احسن کے انشاء اللہ مواقع نکلیں گے آپ اگرچہ زمینی لحاظ سے ذرا فاصلے پر ہیں لیکن آپ سے تعلق قریبی ہی ہے اس میں بُعد مکانی حائل نہیں ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھئے۔ والسلام

٦/٥/١٤٠٦ھ محمد رابع

﴿۲۹﴾

بسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی سید محمد صدر الحسن صاحب ندوی زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ بخیر ہونگے۔ آپ کا خط ملا تھا اور ہم نے جواب بھی دیا تھا امید ہے کہ پہونچا ہوگا۔ آپ کی کارکردگی اور نشاط علمی برابر علم میں آتی رہتی ہے اور اس سے مسرت ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ رابطہ ادب اسلامی کی طرف سے ایک سیمینار اگلے ماہ فروری میں جے پور میں رکھا ہے آپ چاہیں تو اس میں شرکت کریں ایک دعوت نامہ آپ کے نام اس خط کے ہمراہ ارسال ہے ایک مزید بات یہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ بھٹکل کے ذمہ دار حضرات آج کل بہت پریشان ہیں اور ہم سے اپنی پریشانی زیادہ بتاتے ہیں ان کی ضرورت کے مطابق ان کے پاس اساتذہ نہیں ہیں ہم نے ان کو کئی استاذ مہیا کروائیں لیکن ان کو درجہ ہفتم، ہشتم کی ضرورت کے مطابق استاذ کے حصول میں اب بھی دشواری ہے کسی طرح کام چلا رہے ہیں انھوں نے اپنے تازہ خط میں لکھا ہے کہ صرف دو ڈھائی ماہ کے لیے ایک ایسا استاذ مل جاتا جو ہفتم ہشتم کے اسباق میں جو کمی یا کوتاہی رہ گئی ہے اس کو پورا کر دیتا۔ آئندہ سال کے لیے

انتظام سوچا جاتا رہے گا انھوں نے ہم کو اس سلسلے میں اتنی بار لکھا ہے کہ شرم سی آنے لگی ہے اگر ممکن ہو اور دو ڈھائی ماہ کے لیے کاشف العلوم میں آپ کے نہ رہنے پر کام چل جائے تو آپ زحمت کر کے دو ماہ کے لیے جامعہ اسلامیہ بھٹکل چلے جائیں اور ان کی جو کمی ہے اس کو پورا کر دیں۔ دو ماہ کی مدت ایسی زیادہ نہیں بعض وقت آدمی اپنی کسی ضرورت سے یا بیماری سے ہی اتنی مدت میں غیر حاضر ہو جاتا ہے اور اس کے لیے متبادل انتظام کر دیا جاتا ہے۔ نئی اور خوش منظر جگہ ہے سیر بھی رہے گی اگر یہ ممکن ہو جائے تو مسرت ہوگی۔ آپ اگر اپنے کو اس کے لیے تیار پائیں تو ناظم مدرسہ برادرم مولوی ریاض الدین صاحب فاروقی کو ہمارا یہی خط دکھا دیں وہ اگر اجازت دیدیں تو آپ بھٹکل چلے جائیں ہم ان کو اس بات کے امکان کی اطلاع دے رہے ہیں۔ جاتے ہوئے ہم کو اطلاع کا ایک خط لکھ دیں تاکہ علم میں آجائے اور کچھ اور نہ سوچنا پڑے۔

آپ اگر جے پور کے مذاکرہ میں آئیں تو انشاء اللہ ملاقات ہوگی یا پھر کسی دوسرے موقع سے انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔

اگر بھٹکل کے سفر کا ارادہ ہو جائے تو ایک تار مولانا محی الدین منیری جامعہ اسلامیہ بھٹکل کرناٹک کے پتہ پر اپنے پہنچنے کا وقت دیدیں تاکہ آپ کو دشواری نہ ہو۔

والسلام

محمد رابع حسنی

۱۴/۱/۱۹۸۷ء

﴿۳۰﴾

بسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی سید صدر الحسن سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہونگے آپ کا خیریت نامہ ملا حالات وخیریت سے آگاہی ہوئی اور خوشی ہوئی کہ آپ کے نشاط سے مدرسے کو ترقی ہو رہی ہے اور علمی ذوق پیدا ہونے میں مدد مل رہی ہے مدرسے میں ایسی علمی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ طلبہ کی استعداد میں پختگی اور بہتری آئے اور ان کی کمزوری کا جو بار بار تجربہ ہو رہا ہے وہ نہ ہو۔ اساتذہ توجہ اور محنت کریں تو اس سے طلبہ میں صلاحیت بڑھے گی اور شوق پیدا ہوگا۔

آپ کے خط سے قبل ہی سے بعض خطوط اور اطلاعات سے ادبی و علمی چستی ونشاط کی اطلاع ملنے لگی تھی آپ کے خط سے تصدیق ہوئی اور مسرت حاصل ہوئی۔ کبھی کبھی اس طرح اطلاع نامہ آنے سے وہاں کے حالات اور رفتار علمی کا علم ہوتا رہ سکتا ہے جب موقع ملے لکھا کیجیے۔ وطن آتے جاتے لکھنؤ بھی اتر سکتے ہیں ملاقات ہو سکے گی۔ یہاں کے حالات تو تعمیر حیات والرائد کے ذریعہ امید ہے کہ پہنچتے رہتے ہونگے۔ گذشتہ دنوں امام حرم مکی اور ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف اور ان کے تعلق کا وفد آیا تھا کئی روز بڑی چہل پہل رہی اور پروگرام بہت اچھا رہا۔ اور باقی خیریت ہے۔ تعلق والوں کو سلام کہیے خاص طور پر مولوی ریاض الدین فاروقی صاحب کو۔

والسلام

محمد رابع

۹/۱۱/۱۹۸۶ء

(۳۱)

بسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی سید محمد صدرالحسن صاحب ندوی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے آپ کا سعادت نامہ کل موصول ہوا۔ اس سے قبل موصول ہوا تھا اس کا جواب میں نے اپنے قلم سے دیا تھا اس سے اسبق کا جواب دوسرے کے قلم سے دینے کی وجہ لکھی تھی امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔

الحمدللہ آپ لوگ بخیر ہیں خوشی کی بات ہے خاص طور پر آپ کی صحت بحال رہنے کی وجہ سے مزید مسرت ہے امتحان ششماہی بخیر وخوبی مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ مفید سے مفید تر بنائیں۔

یہاں الحمدللہ خیر وعافیت ہے مواجہہ شریف پر سلام عرض کیجئے۔ دعاؤں کے موقع پر یاد رکھئے۔

والسلام

محمد رابع حسنی

۱۳/۲/۱۹۸۳ء

(۳۲)

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم سلمکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر وصحت ہونگے اور تعلیم بحسن وخوبی شروع ہو چکی ہوگی اور

حالات لائق شکر ہونگے۔ آپ کا سعادت نامہ موصول ہوا اس سے حج کے مناسک بخیر وخوبی انجام پانے کی اطلاع ملی اور مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو حج مبرور بنائیں اور آپ کے لیے نیز آپ کے سب اہل تعلق کے لیے زیادہ سے زیادہ برکت وسعادت کا ذریعہ بنائیں یہاں الحمدللہ خیریت ہے اور حالات حسب سابق اور لائق طمانینت ہیں البتہ گذشتہ ماہ یہ رنجیدہ واقع پیش آیا کہ استاذ محترم ماسٹر محمد سمیع صدیقی صاحب اس جہان فانی سے جہان باقی کی طرف رحلت کر گئے۔ آپ کے خط سے کئی معلومات حاصل ہوئیں خوشی کی بات یہ معلوم ہوئی کہ آپ کے پیٹ کے درد کی تکلیف آج کل ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ شفا مستقل عطا فرمائیں۔ مواجہہ شریف پر صلاۃ وسلام عرض کیجئے اور تمام اہل تعلق کو سلام کہئے۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

۲۳/۱۱/۱۹۸۲ء

(۳۳)

بسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی سید محمد صدرالحسن سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط ملا جو تمہاری سعادت مندی وشرافت نفس کا آئینہ دار تھا ''آپ'' کا تخاطب مغائرت کی بنا پر نہ تھا ثقافت تحریر کی بنا پر تھا خط میں نے دراصل نقل کروا کر ارسال کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ متعدد طلبہ کے خطوط تقریباً ایک مضمون کے آئے تھے وہ یہ کہ اللہ نے ان کو حج کی سعادت عطا فرمائی اور اس پر مسرت کا اظہار تھا اور یہ کہ تعلیم شروع ہو گئی ہے جواب کا مضمون تقریباً یکساں ہونے کے باعث میں نے مشترکہ مضمون جواب لکھ کر

اس کی متعدد نقلیں کرائی تھیں اور جس کی علیحدہ کوئی خاص بات تھی تو صرف اس کا اضافہ علیحدہ علیحدہ خط میں کر دیا تھا اس کی وجہ سے مجھے وقت کی کفایت ہوگئی تھی یہ تمہارے احساس تعلق کی بات ہے کہ اس کو محسوس کیا مجھ کو اس کی قدر ہوئی اللہ تعالیٰ اس کی اچھی جزا عطا فرمائے۔ تمہارے خط سے یہ معلوم کر کے بہت بہت مسرت ہوئی کہ معدہ کی تکلیف میں ماشاءاللہ بہت افاقہ ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کا ضرور علاج برابر جاری رکھنا چاہیے تا آنکہ ہر طرح کا خرخشہ دور ہو جائے۔

خال معظم تقریباً تین ہفتہ سے سفر میں ہیں۔ دہلی بھٹکل ہوتے ہوئے بمبئی تشریف لے گئے ہیں۔ آج کل بمبئی ہی میں ہیں ایک ہفتہ میں واپسی کا پروگرام ہے مکہ مکرمہ میں مساجد کے جلسہ کا دعوت نامہ تھا لیکن اس میں شرکت نہیں کر رہے ہیں۔

دو ہفتوں سے شمالی ہند سخت سردی کی گرفت میں آیا ہوا ہے۔ درمیان درمیان میں سخت ترین سردی پڑی۔ یوپی بہار اور دیگر صوبے سب متاثر رہے، دن میں بھی دھوپ عموماً نہیں نکلتی، کبھی کبھی بعد ظہر دو تین گھنٹے کے لیے نکلتی ہے جس کی وجہ سے دن کا موسم بھی رات کے موسم کے قریب قریب رہا اب کہتے ہیں کہ تخفیف ہو جائے گی۔ سرد لہر اور شدید کہرے کا دور دورہ رہا اس کا اثر زندگی کے مختلف شعبوں پر پڑا اور بہت سی اموات ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اور موسم کی شدت کو دور فرمائے۔ اور باقی حالات حسب سابق اور لائق شکر ہیں۔ اپنے رفقاء کو سلام کہو اور مواجہہ شریف پر سلام پیش کرتے رہو۔ میں مشکور ہونگا۔ اور دعاؤں میں یاد رکھو۔ اس خط کے ہمراہ مولوی نعمان الدین اور مولوی قیصر حسین کے نام بھی خط ہے ذرا زحمت کر کے لفافوں میں رکھ کر اور لفافوں پر ان کے نام لکھ کر دے دیجیے۔ اللہ تعالیٰ تم کو صحت اور خوشی سے رکھے۔ آمین

محمد رابع حسنی ندوی

۱۴۰۳/۳/۲۵ھ

﴿۳۴﴾

بسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی سید محمد صدر الحسن ندوی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے کہ آپ مع احباب ورفقاء بخیر وصحت ہونگے الحمدللہ ہم لوگ بخیر وعافیت لکھنؤ واپس آئے اور اپنے کاموں میں مشغول ہوئے، اورنگ آباد میں پانچ چھ روز کا قیام مفید اور لطف کا رہا، موضوع کی برکت بھی تھی اور اہل اورنگ آباد کی محبت بھی شامل تھی، آپ اور آپ کے رفقاء کا تعلق خاطر بھی تھا۔

عرصہ کے بعد آپ سے قریب کا خلا ملا رہا اور طبیعت خوش ہوئی اجتماع کی کامیابی میں آپ لوگوں کی محنتوں کا دخل خاصا تھا، آپ نے تعلق خاطر اور سعادتمندی کا قابل قدر رویہ رکھا اس بات سے مزید مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو ترقیات علمی ودینی سے نوازیں اور خوش رکھے۔ مذاکرہ علمی کی رپورٹ یہاں کے پرچوں میں آرہی ہے۔ عربی اور اردو دونوں پرچوں میں۔ اس سے انشاءاللہ مدرسہ کاشف العلوم کا تعارف بھی ہوگا اور وہاں کے دلچسپ اور مفید علمی صحبتوں کا خاکہ بھی ان پرچوں کے قارئین کے سامنے آجائے گا۔

والسلام

دعا گو و دعا جو

محمد رابع حسنی ندوی

۱۴۰۹/۳/۶ھ

لکھنؤ ۵ فروری ۱۹۸۲ء

﴿۳۵﴾

مورخہ: ۳/۴/۹۴ء

محترمی ومکرمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو!

امارت شرعیہ بہار واڑیسہ کی دینی وملی خدمات سے آپ واقف ہونگے، اس ادارہ کا قیام تقریباً پچھتر سال پہلے ۱۹/شوال ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۶/جون ۱۹۲۱ء کو عمل میں آیا تھا، اس عرصہ میں اس ادارہ کے ذریعہ تبلیغ دین، تنظیم ملت، نفاذ شریعت، دینی تعلیم کی اشاعت، مسلم پرسنل لاء کے تحفظ مسلمانوں کے آئینی حقوق کی نگرانی، اہل حاجت کی امداد وغیرہ محاذ پر روشن خدمات انجام دی گئی ہیں۔ یوم تاسیس ۱۹/شول کی مناسبت سے مورخہ ۳/اپریل ۹۴ء روز اتوار بعد نماز مغرب مرکزی دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف میں اجلاس منعقد کیا جارہا ہے اس تقریب میں آپ سے شرکت کی مخلصانہ درخواست ہے۔

امید ہے آپ قبول فرمائیں گے اور تشریف لاکر شکریہ کا موقع دیں گے۔

رات کا کھانا یہاں تناول فرمائیں نوازش ہوگی۔

والسلام

نظام الدین

ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ، بہار

﴿۳۶﴾

تاریخ: ۷/مئی ۲۰۱۰ء

مکرم ومحترم! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو!

اس سے پہلے آپ کی خدمت میں خط بھیجا جاچکا ہے دوبارہ بطور یاددہانی یہ عریضہ ارسال کیا جارہا ہے کہ حضرت صدر محترم کے مشورہ سے آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس بتاریخ ۶/جون ۲۰۱۰ء بروز اتوار صبح ۹/بجے جامعہ کاشف العلوم اورنگ آباد میں رکھا گیا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں اور ۵/جون کی شام یا ۶/جون ۲۰۱۰ء کی صبح تک اورنگ آباد تشریف لے آئیں، اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو ۲۵/مئی تک مرکزی دفتر بورڈ دہلی کو فیکس یا ای میل کے ذریعہ بھیج دیں، امید ہے کہ آپ نے ریزرویشن کرالیا ہوگا، اور اگر نہیں تو بہت جلد آمد ورفت کا ریزرویشن کرالیں، اور اپنے سفر کے پروگرام سے مرکزی دفتر دہلی کو اور اورنگ آباد کے پتہ پر مجلس استقبالیہ کو ضرور مطلع کردیں۔ مجلس استقبالیہ نے عندالطلب سکنڈ کلاس ریلوے کا کرایہ دینے کی پیش کش کی ہے۔

امید ہے کہ آپ اس اجلاس کی شرکت کو دوسری تمام مصروفیات پر ترجیح دیں گے۔

والسلام

سید نظام الدین

جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ

﴿۳۷﴾

Date:28/02/2012

مکرم ومحترم! زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔

یہ جان کر خوشی ہوگی کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا بائیسواں اجلاس مورخہ ۲۰/۲۱/۲۲/اپریل ۲۰۱۲ء بروز جمعہ، سنیچر واتوار عروس البلاد ممبئی میں بمقام حج ہاؤس منعقد ہونے والا ہے۔ اس اجلاس کے لیے مقامی مجلس استقبالیہ تشکیل پا چکی ہے۔ اور ان کی طرف سے تیاری بھی چل رہی ہے۔ اس اجلاس میں دیگر اہم امور کے علاوہ رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ، قانون وقف اور ڈائریکٹ ٹیکسیز کوڈ بل سے متعلق حکومت ہند کے پاس کردہ یا مجوزہ قوانین پر بھی گفتگو ہوگی، اس لیے اجلاس کی اہمیت کافی بڑھ گئی ہے۔

لہٰذا آپ سے میری مخلصانہ درخواست ہے کہ اس اہم اجلاس میں شرکت کو ترجیح دیں۔ اور ابھی سے ہی آمد ورفت کا ریزرویشن اپنے مقام سے کرالیں، تاکہ عین وقت پر کوئی دشواری نہ ہو۔ ۲۰/اپریل ۲۰۱۲ء جمعہ کی صبح تک ممبئی پہونچ جائیں اور اتوار تک ہر پروگرام میں شریک ہوں۔ اجلاس کا ایجنڈا اور نظام الاوقات جلد ہی آپ کی خدمت میں روانہ کیا جائے گا۔

والسلام

سید نظام الدین

جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

﴿۳۸﴾

Date:05/03/2012

مکرم ومحترم! زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ کی صحت اچھی ہو اور مزاج گرامی ہر طرح بعافیت ہو

آپ کو اطلاع مل چکی ہوگی کہ آل انڈیا پرسنل لا بورڈ کا بائیسواں اجلاس ۲۰/۲۱/۲۲/اپریل ۲۰۱۲ء بروز جمعہ سنیچر واتوار کو ہندوستان کے تاریخی شہر ممبئی میں منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس استقبالیہ تشکیل پا چکی ہے اور ارکان استقبالیہ پورے جوش ایمانی کے ساتھ اجلاس کو کامیاب بنانے کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ دراصل ہمارے ملی تشخص کی حفاظت کا ایک مشترکہ ومتحدہ پلیٹ فارم ہے جس کا بنیادی مقصد شریعت اسلامی کی اس خاص حصہ کی خصوصی طور پر حفاظت کرنا ہے جس کو مسلم پرسنل لا کہا جاتا ہے، جس کا تعلق ہمارے عائلی مسائل اور خانگی زندگی سے ہے۔ اس طرح شعائر اسلام کا تحفظ بھی ہمارے مقاصد کا اہم حصہ ہے، شعائر اسلام میں وہ تمام چیزیں داخل ہیں جن سے ہماری پہچان بنتی ہے۔ جیسے ہماری مسجدیں، خانقاہیں، ہمارے قبرستان اور ہمارے دینی مدارس جو پورے ملک میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ملک کے دستور نے ہر مسلمان کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، مذہب کی تبلیغ واشاعت اور مذہبی وتعلیمی ادارے، جدید عصری تعلیم کے اسکول اور کالج قائم کرنے کا حق دیا ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اس دستوری حق کے لیے ہمیشہ مسلم پرسنل لا اور شعائر اسلامی کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کا جواب دیتا رہا ہے۔ قانون ساز اداروں یا

عدالتوں کے ذریعہ جب بھی ہمارے اس حق میں مداخلت کی کوشش کی گئی یا مخالفانہ فیصلے کیے تو بورڈ نے پوری قوت سے اس کا جواب دیا۔ بورڈ کا لیگل سیل ہمیشہ اس معاملہ میں کوشش میں رہتا ہے اور بروقت کارروائی کرتا ہے۔

اس کے علاوہ خود مسلمانوں کو دین پر قائم رکھنے اور شریعت اسلامی کا پابند بنانے اور مسلم پرسنل لا پر صحیح طور سے عمل کرنے کی تحریک چلاتا رہا ہے۔ اصلاح معاشرہ تحریک، تفہیم شریعت، دارالقضاء کا قیام تاکہ مسلمان اپنے گھریلو جھگڑوں کو دوسری جگہ بھیجنے کے بجائے دارالقضاء میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق طے کرلیں۔ مسلم معاشرہ کی اصلاح یعنی ایسے صالح معاشرہ کی تعمیر وتشکیل جس میں کوئی شخص شریعت اسلامی سے انحراف کی ہمت نہ کرسکے۔

الحمدللہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تحریک پر اب تمام مسلم جماعتیں اور ادارے اپنی اپنی سطح سے اصلاح معاشرہ کا کام کررہے ہیں اور اس سے عوام کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

اس وقت وقف کے قانون میں ترمیم کا مسئلہ ہے۔ رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ جس سے ہمارے مدارس و دینی مکاتب کو شدید خطرہ لاحق ہے اس میں واضح ترمیم کرانا ہے تاکہ دینی مدارس اور مکاتب کو اس قانون سے مستثنیٰ کیا جائے۔ اس کے علاوہ انکم ٹیکس سے متعلق جس میں مساجد، مدارس اور اوقاف سبھی آجاتے ہیں اس سلسلہ میں بھی ترمیم داخل کی گئی ہے اور اس کے لیے آئینی حقوق بچاؤ تحریک پورے ملک میں جاری ہے اور اس کے اچھے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔

موجودہ حالات میں ہمارے سامنے ایک اہم مسئلہ بورڈ کے مالی استحکام کا ہے تاکہ بورڈ کے مقاصد کی اشاعت اور اصلاح معاشرہ سے متعلق ضروری ومفید لٹریچر کی تیاری اور اسے پورے ملک میں پہونچانا، ملک کے مختلف شہروں میں دارالقضاء کا قیام اور

باصلاحیت قاضی کا تقرر کرنا، اسی طرح مختلف عدالتوں جیسے ہائی کورٹس وسپریم کورٹ میں ہمارے خلاف دائر ہونے والے رٹ پٹیشن اور دوسرے مقدمات کا دفاع بھی ایک لازمی کام ہے۔ بورڈ کے ذمہ داروں کو کبھی کبھی مرکزی اور ریاستی حکمرانوں اور سیاست دانوں سے بھی رابطہ پیدا کرنا پڑتا ہے، اس کے لیے وفود بھی ترتیب دینا، ملک کے مختلف شہروں میں تفہیم شریعت تحریک کے تحت علماء اور وکلاء کے مشترک اجتماعات منعقد کرنا تاکہ فقہ اسلامی اور جدید قانون پر باہمی مذاکرات اور تبادلہ خیال ہوسکے۔ یہ بھی ایک بہت ہی مفید کام ہے۔

ان سب امور کو منظّم اور منصوبہ بند طریقہ سے چلانے اور انجام دینے کے لیے ایک بڑے سرمایہ کی ضرورت ہے جب کہ آپ کے اور اہل خیر حضرات کے گرانقدر عطیات کے سوا بورڈ کے لیے آمدنی کا کوئی اور دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔

اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ حضرات اراکین بورڈ فیس رکنیت کے علاوہ بطور خود یا اپنے حلقہ سے خصوصی عطیات کا نظم کریں اور حضرات مدعوئین جو بورڈ کے کاموں سے اور اس کی اہمیت وافادیت سے واقف ہیں وہ بھی خاص طور پر اپنی طرف اور اپنے حلقہ احباب وحلقہ اثر سے ایک معقول رقم کا نظم فرما کر مرکزی دفتر دہلی کو ارسال کریں۔ یہ زیادہ بہتر ہے، اگر تاخیر ہو تو ممبئی اجلاس کے موقعہ پر ضرور پیش فرمادیں تاکہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ مالی اعتبار سے بھی مستحکم اور مضبوط ہو اور اس کے سارے پروگرام وقت پر انجام پاسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت اور مساعی جمیلہ کو کامیاب کرے اور قبول فرمائے۔

والسلام

سید نظام الدین

جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

﴿۳۹﴾

تاریخ:08/05/2010

موضوع: مضمون برائے خبر نامہ

محترمی ومکرمی! زید مجدکم

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

بورڈ کے سہ ماہی خبر نامہ کے لیے آپ کا ایک مضمون بعنوان ''تاریخ اورنگ آباد اور وہاں کے سماجی، تعلیمی مسائل'' مطلوب ہے۔ التماس ہے کہ اپنی گوناگوں مشغولیات کے باوجود جلد از جلد اپنی تجزیاتی ومعلوماتی تحریر برائے اشاعت ارسال فرمائیں۔

اس گرانقدر علمی تعاون کے لیے ادارہ بہت بہت مشکور ہوگا۔

والسلام

سید نظام الدین

جنرل سکریٹری بورڈ

﴿۴۰﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ گرامی برادر مکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف

منشور کاشف (آخری شمارہ) میں آپ نے میرے کسی مضمون کو اردو کا جامہ پہنایا ہے پڑھ کر بہت لطف آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ یہ مضمون ابھی بالکل تازہ ترین ہے اور خود میں نے اسے لکھا ہے جزاکم اللہ خیرا۔ عرصہ سے میرے دل میں یہ خیال ہے کہ ندوہ پر میں نے عربی میں بہت کچھ لکھا ہے جو البعث والرائد کے صفحات میں موجود ہے میں ان

مضامین کو اکٹھا کر کے ''ندوہ نامہ'' کے طور پر چھپوانا چاہتا ہوں۔ تعمیر حیات میں اردو میں بھی کئی بار لکھنے کا موقع ملا ہے اگر آپ میری مدد فرمائیں اور ندوہ پر میرے عربی مضامین کا ایسا ہی عمدہ ترجمہ کر دیں تو اردو میں بھی اس موضوع یعنی ندوہ کے بارے میں ایک تاثراتی اور کچھ تاریخی تحریر جمع ہو جائے۔ آپ کا قلم بہت مشاق ہے اور ندوی اسلوب کی نمائندگی کرتا ہے اس لیے اس کام کے لیے آپ سے درخواست ہے اگر قبول فرمالیں تو پھر میں ان تمام مضامین کو جمع کر کے آپ کے پاس بھیج دوں اور آپ جلد ہی انھیں اردو میں منتقل کر دیں اور جہاں ضرورت ہو اسے اور اچھا بنا دیں اگر آپ اس رائے سے متفق ہوں اور طبیعت میں آمادگی پاتے ہوں تو مطلع فرمائیں۔ خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے اور اپنے دین کی سربلندی کا کام آپ سے لیتا رہے۔ سب کو سلام کہیے۔ بچوں کو دعائیں۔

ادھر میری طبیعت کچھ خراب چل رہی ہے دعا کا محتاج ہوں۔ والسلام

آپ کا بھائی

سعید الاعظمی

۸/محرم ۱۴۱۳ھ

﴿۴۱﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھنؤ

۴/۳/۱۴۰۷ھ

محبّ گرامی مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی زاد مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

عنایت نامہ ملا، یاد فرمائی کے لیے صمیم قلب سے ممنون ہوں آپ کی محبت بھری

دعاؤں سے دل مسرور ہوا اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی اور کاموں میں برکت عطا فرمائیں۔ مدینہ منورہ میں بھی آپ بار بار یاد آئے۔ عبدالرشید سلمہ سے آپ کے سفر کی مختصر روداد معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ بچوں کے ساتھ رہنا عین فطرت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ بچوں کو سلام کہیے۔ اپنا مضمون ضرور بھیجئے انشاء اللہ شریک اشاعت ہوگا۔ بحرین والوں نے آپ کی کتاب شائع کی یا ابھی نہیں؟ مولانا ریاض الدین صاحب اور دیگر بزرگوں کی خدمت میں سلام کہیے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حادثے کا علم ہوا رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ، دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سب ملنے والوں اور مولانا بابر صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

﴿۴۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ عزیز و مکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی زاد لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا عنایت نامہ عمرہ کے بعد لکھا ہوا ملا جس سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عمرہ اور حج قبول فرما کر ہمارے لیے بھی باعث برکت بنائیں۔ آپ کے مضمون کی آخری قسط بھی آخری شمارہ (۱۰) میں آگئی اب انشاء اللہ پرچہ کا اٹھائیسواں سال شروع ہوگا اس کے لیے کوئی دوسرا تحقیقی مضمون لکھ کر بھیجئے۔

ضروری بات یہ ہے کہ ایک صاحب محمد رضوان نامی کا میں مقروض ہوں انھوں نے مجھ کو ۱۲۳ ریال دیے تھے، اب آپ کے پاس جو میری رقم ۵۰۰ روپئے ہے اس میں

سے ۱۲۳ ریال کا ایک ڈرافٹ ہندوستانی کرنسی میں MOHAMMAD RIZWAN کے نام کا بنوا کر مجھے بھیج دیں۔ اس کے ساتھ بینک کی رسید ضروری ہے جس میں وضاحت ہو کہ یہ ۱۲۳ ریال کے برابر ہے۔ بقیہ جو پیسے اس کے بعد بچیں وہ میرے نام SAEED ALAZAMI ڈرافٹ بنوا کر بھیج دیں۔

خدا کرے آپ ہر طرح بخیر ہوں جلدی میں لکھ رہا ہوں۔ مولانا ظریف صاحب کا محبت نامہ آیا تھا ان کو شکریہ ادا کر دیجئے۔ جواب پھر لکھ سکوں گا، مولانا میرٹھی صاحب کی خدمت میں بھی سلام کہیے۔ بقیہ سب خیریت ہے۔ والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

۱۴/مارچ ۸۳ م ۲۸/۵/۱۴۰۳ھ

﴿۴۳﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ عزیز و مکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیر ہونگے۔ آپ کا مرسلہ رجسٹرڈ لفافہ مل گیا دونوں چیک موصول ہو گئے شکریہ کس طرح ادا کروں، الحمد للہ یہاں سب خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بجمیع وجوہ بخیر ہونگے اور تعلیمی و دینی ترقیات میں مصروف ہونگے۔ آپ کا مقالہ اب عدد ثانی مجلد ۲۸ میں شائع ہوگا انشاء اللہ۔ عدد اول میں کئی مقالات کی وجہ سے اسے موخر کرنا پڑا کچھ خیال نہ کریں۔ دیر آید درست آید امتحان کی تیاریوں میں آپ لوگ آج کل مشغول ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آسان فرمائے۔ اور ہر طرح سے اطمینان قلب اور سکون

کے ساتھ ترقی علم میں مشغول رکھے، آمین

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو لکھیں۔ آج کل عبدالحلیم عویس صاحب کے محاضرات ہو رہے ہیں، امتحانی فضا بھی شروع ہو چکی ہے۔ حضرت مولانا دامت برکاتہم آج ہی رائے بریلی تشریف لے گئے، وسط مئی تک بنگلہ دیش کا سفر ہونے کی امید ہے خاکسار بھی ہمرکابی میں ہوگا، دعا فرمائیں۔

بقیہ الحمدللہ سب خیریت ہے آپ کی مصروفیات میں زیادہ خلل انداز ہونا مناسب نہیں معلوم ہوتا اس لیے اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں، مولانا میرٹھی کی خدمت میں اور مولانا ظریف صاحب ندوی کی خدمت میں سلام کہیے اور دوسرے جاننے والوں کو بھی۔ والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

۱۲ر رجب ۱۴۰۳ھ

۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم مولانا الحاج محمد صدرالحسن صاحب ندوی مدنی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا عنایت نامہ ملا تھا، مضمون بھی مل کر باعث مسرت ہوا، کسی قریبی اشاعت میں آجائے گا انشاء اللہ۔ حج مبرور کی سعادت ہم سب کے لیے باعث سعادت ہے، آپ نے مقامات مقدسہ اور مستجاب جگہوں میں ہم دورافتادوں کو ضرور یاد رکھا ہوگا اس کے لیے کسی شکریہ کا ادا کرنا ضروری نہیں معلوم ہوتا یہ تو کم از کم محبین کا حق ہی ہے، امید ہے کہ البعث ملتا ہوگا اور نظر سے گذرتا بھی ہوگا۔ مطالعہ

اور تعلیم کی ذمہ داریوں میں دوسری چیزیں پڑھنے کا موقع ہی کیا ملتا ہوگا، آپ نے مثالی طالب علم کا انعام بھی اسی جانب میں اختصاص پیش کر کے حاصل کیا ہے، اس کی مبارک باد دلی قبول فرمایئے۔

میری طبیعت ذرا خراب چل رہی ہے ورنہ قلم کو مہمیز دیتا اور مدینہ منورہ کی پرکیف فضاؤں میں گم ہونے کی کوشش کرتا، لیکن تکلیف زیادہ ہے کسی ایک طرف توجہ دیر تک مرکوز رکھنا ذرا دشوار ہو رہا ہے، پھر مدینہ منورہ کا تو حق اور اس کی عظمت ہی جداگانہ ہے۔ بھلا ایسی حالت میں اس موضوع پر کچھ لکھنے کی ہمت کون کرسکتا ہے آپ البتہ اپنے تاثرات سے تعمیر حیات کو غذا پہونچاتے رہیں ہم لوگ بھی اس سے مستفید ہوا کرینگے۔

خدا کرے آپ اور آپ کے اہل کمرہ سب بخیر ہوں۔ مولانا صلاح الدین صاحب ندوی کا عنایت نامہ آیا تھا۔ ان کی یادفرمائی کے لیے شکریہ کس زبان سے ادا کروں، بہت بہت سلام کہیے اور یادفرمائی کے لیے جس طرح بھی آپ شکریہ ادا کرسکیں ضرور کردیجئے، چاہیے تو یہ تھا کہ ان کو مستقل خط لکھتا کچھ میرٹھ کے سلسلے میں ان کی تسلی کے لیے کلمات تعزیت پیش کرتا لیکن درد کی شدت نے اس خواب کو حقیقت بننے سے روک دیا ہے اب اسی پیغام پر اکتفا کرتا ہوں اور ہاں یادش بخیر مولانا ظریف احمد صاحب ندوی بھی تو آپ کے ہم کمرہ ہیں ان کی خدمت میں بھی سلام عرض ہے اور دعا کی درخواست۔ خدا کرے سب لوگ بخیر ہوں یہاں بھی خیریت ہے، ماسٹر محمد سمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حادثہ آپ نے سنا ہوگا؟

والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

۲۱ر محرم ۱۴۰۲ھ م ۸ر نومبر ۸۲

﴿۴۵﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ گرامی مولانا المحب الحاج محمد صدر الحسن صاحب ندوی زاد لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا رجسٹرڈ ملفوف مع مضمون کے موصول کر باعث مسرت ہوا، ایک قسط تازہ شمارہ میں آگئی ہے خدا کرے نظر سے جلد گذرے، میں دفتر میں خود جا کر آپ کا پتہ لکھدوں گا تا کہ پرچہ بروقت پہنچا کرے، آپ کچھ خریدار فراہم کر کے بھیجیں تا کہ مبر رپیدا ہوجائے چیک ڈھائی ہزار کا ملا تھا وہ جمع ہوگیا، البتہ نام اس طرح ہونا چاہئے SAEED-AL-AZAMI آئندہ کسی ضرورت کے وقت یہی املا استعمال کریں۔

امید ہے کہ مدینہ منورہ میں خوب اچھا اور بہتر وقت گذرتا ہوگا اور ہاں حج مبرور کی مبارکباد تو قبول کیجئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آپ کے ساتھ حج کی سعادت سے ہمیں بھی مشرف فرمائیں، آمین۔ آپ امتحانات کی تیاری میں مصروف ہیں اس لیے زیادہ وقت لینا مناسب نہیں ہے اجازت چاہتا ہوں محبی مولانا صلاح الدین صاحب اور مولانا ظریف صاحب کی خدمت میں میرا اسلام خاص طور سے پہنچا کر ممنون کرے۔ بقیہ یہاں سب خیریت ہے۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

۲/۴/۱۴۰۳ھ

﴿۴۶﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ گرامی مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی زاد مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف ابھی آپ کا رجسٹرڈ ملفوف ملا۔ مضمون کا شکریہ، پچھلے مضمون کی دوسری قسط چھپ رہی ہے انشاء اللہ یہ مضمون ۲۷ ویں جلد کے پہلے شمارہ میں آئے گا، ماشاء اللہ بہت اچھا ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ، ادھر میری طبیعت خراب رہی، داہنے ہاتھ کی تکلیف کم نہیں ہوئی، لکھنا بہت دشوار ہوتا ہے آپ خط کی خرابی سے اس کا اندازہ لگا رہے ہونگے، دعا کی درخواست ہے۔ حضرت مولانا دامت برکاتہم کل شام کو مولوی سلمان سلمہ کی شادی میں شرکت کے لیے مظفر نگر تشریف لے جائیں گے۔ غم کی شدت ہر طرح نمایاں ہے، دعا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت والا کی عمر مبارک میں خوب برکت اور قوت عطا فرمائیں آمین۔ امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیر ہونگے، اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ کچھ خیال نہ کریں سب دوستوں کو سلام کہیں۔

والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

۱۸/مارچ ۱۹۸۲ء

﴿۴۷﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا عنایت نامہ باعث مسرت ہوا آپ کے نشاطات سے بہت خوشی ہوئی اللہ کرے آپ یہاں رہ کر زیادہ سے زیادہ علمی اور دینی استفادہ کرسکیں، حضرت مولانا دامت برکاتہم ۱۵؍فروری کی شام کو لکھنؤ پہونچے اور ۱۶؍کی صبح کو ۱۲؍بجے سے پہلے ہی مولانا محمد ثانی صاحب کا اچانک انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولانا شدید متاثر ہوئے اور سبھی افراد خاندان خاص طور سے مولانا محمد رابع صاحب اور مولانا واضح صاحب بہت غمگین اور متاثر ہوئے ابھی تک یہ حضرات خاص تاثر کی حالت میں ہیں۔ ان کی وجہ سے جو خلا پیدا ہوگیا ہے وہ بہت تشویش اور فکر کا باعث ہے۔ رائے بریلی میں ہر چیز کی نگرانی وہی کرتے تھے، گھر، باغ، زمین، کھیت، مدرسہ اور دینی حلقوں کی فکر بھی وہی کیا کرتے تھے ان کی وجہ سے حضرت مولانا دامت برکاتہم بہت مطمئن رہ کر سفر وغیرہ کیا کرتے تھے۔ اب رائے بریلی میں مستقل قیام کرنے والا اور اتنی متنوع فکر کرنے والا کوئی نہیں رہ گیا ہے۔ اس لیے مسئلہ بہت سنگین ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے کوئی سبیل پیدا فرمادیں۔ آمین

آپ نے تو تعزیت کا خط ضرور لکھا ہوگا۔

اعظم گڑھ کا سیمینار بھی اسی حادثہ کے فوراً بعد ہونا تھا حضرت مولانا ہی دراصل اس کے اصل روح رواں تھے اس لیے مجبوراً آ گئے اور الحمدللہ سیمینار بہت کامیاب ہوا۔ ہم لوگ بھی گئے اور بہت سی ذمہ داریوں میں شریک رہے۔ کافی محنت اور تگ ودو کرنی پڑی، اس کے نتیجے میں سخت ٹھنڈک لگ گئی اور اب تک طبیعت خراب ہے۔ دعا کریں۔

آپ کا مضمون استشراق پر البعث کی تازہ اشاعت میں آگیا ہے مگر پورا نہیں آسکا بقیہ اگلے شمارہ میں آئے گا۔ ہم نے افتتاحیہ اسی موضوع پر لکھا ہے اسلوب کا فرق ہوسکتا ہے لیکن آپ کا مضمون تحقیقی ہے میرا ''تذکیری'' ہے آپ نے قرآن اور استشراق

پر لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا اگر تیار ہو تو بھجوادیجئے۔

اسی پر اکتفا کرتا ہوں، طبیعت بھی مضمحل ہے اور داہنے ہاتھ میں سخت تکلیف بھی، لکھنے میں بہت تکلف ہورہا ہے۔ سب کو سلام کہیے۔ دوسرا خط مولانا ظریف احمد صاحب ندوی کی خدمت میں پیش کرکے ممنون کریں۔ بقیہ سب خیریت ہے۔

والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

یکم مارچ ۱۹۸۲ء

﴿۴۸﴾

۳۰؍محرم ۱۴۰۲ھ م ۲۸؍نومبر ۸۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ گرامی مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ باعث مسرت ہوا اگرچہ آپ نے کافی تاخیر سے یاد کیا لیکن خوشی ہوئی البتہ آپ نے مجرمین اور ان کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرکے بہت ہی رنج پہنچایا کاش ایسی خبریں نہ سننی پڑتی لیکن ایک حقیقت کو کوئی کس طرح چھپا سکتا ہے۔ اب تو صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دیں اور مدینہ منورہ میں قیام کرکے اتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے سے سب کو بچائے۔ یہ دل آزاری صرف ایک فرد کی نہیں ہے بلکہ من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب کی وعید اس میں شامل ہے اس لیے اس پوری جماعت کی دلآزاری پوری طاقت سے یہ رہی ہے جس میں کئی بندگان خدا ایسے ہونگے جو اللہ کے ولی

اور مقرب ہیں۔اللہ تعالیٰ برے نتائج سے بچائیں۔

آپ نے جیسا کہ لکھا ہے شیخ مجذوب کا تار ملا کہ second list is going خدا کرے اس پر عمل ہو چکا ہو اور فہرست روانہ کی جا چکی ہو۔اور ٹکٹ اور ویزا کی اطلاع آرہی ہو۔آمین۔آپ اپنی معلومات کے مطابق پھر اطلاع دینے کی زحمت ضرور کریں۔انتظار رہے گا۔اگر تار سے ہو سکے تو باعث تشکر ہوگا اور باعث اطمینان بھی۔

اپنے داخلہ اور دراسہ کا بھی کوئی حال لکھئے اور کیا نشاطات ہیں ان سے بھی مطلع کیجئے آپ نے اپنے خط میں ہمارے بھانجے اقبال کا کوئی ذکر نہیں کیا خدا کرے وہ اچھے ہوں۔سب کو سلام کہئے۔مولانا صلاح الدین صاحب اور سبھی لوگوں کو سلام کہئے۔دعاؤں میں یاد رکھئے۔حضرت مولانا دامت برکاتہم آج کل ندوہ ہی میں تشریف رکھتے ہیں اور الحمدللہ بخیر وعافیت ہیں۔اپنی خیریت سے گاہے گاہے مطلع کرتے رہے۔والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

﴿۴۹﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی زاد مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیر ہونگے۔آپ نے یاد کیا اور اس طرح یاد کیا کہ جیسے ہوا کے دوش پر زلف یار کھل گئی ہو،اور خوشبو سے فضا معطر ہو رہی ہو۔آپ کا خط پڑھ کر دیار حبیب ﷺ کی بہت سی یادیں تازہ ہوگئیں اور بہت سے مناظر نظروں کے سامنے پھر گئے اور تصور میں آپ سے حرم شریف میں ملاقات ہوئی۔مواجہہ شریف پر حاضری

دیتے ہوئے باادب ہم لوگ باب جبریل سے نکل گئے آگے بقیع کی دیواریں دکھائی دیں، چمکتی اور جگمگاتی سڑکوں پر زنازن موٹروں کی آمد ورفت کا منظر سامنے تھا۔ہم لوگ بے تکلفی کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اور دیار پاک کی عطر بیزیوں سے مسحور ہوتے ہوئے مختلف راستوں سے گذرتے رہے،اور پھر ایک عمارت کے سامنے رکے،آپ نے اسے اپنا مسکن بتایا،شوق وخوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ آپ نے مجھے دعوت قیام دی، مگر میں نے خوش اسلوبی کے ساتھ اس کو قبول کرتے ہوئے بھی معذرت کردی اور آپ نے اصرار جاری رکھا اور بات اس فیصلہ پر جا کر رکی کہ صرف آج رات کو آپ کے کمرے میں رہنا ہے اور صبح ہوتے ہی یا پو پھٹتے ہی پھوٹ پڑنا ہے دیکھئے یہ دن کب اور یہ رات کب میسر آتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔خدا کرے لوح تقدیر میں یہ رات بھی اور وہ دن بھی لکھا ہو۔آمین۔

مجھے آپ کے انہماک علمی اور ذوق مطالعہ کا تجربہ پہلے سے ہے یہاں آکر تو آپ سراپا علم ومطالعہ بن گئے ہونگے۔دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ خوب ہی خوب ترقی علم وعمل نصیب فرمائیں۔البعث کو ہمیشہ نوازتے رہیں اور اس کے لیے لکھتے رہیں۔آج ہی جامعۃ الریاض سے آئی ہوئی آپ کی ایک رجسٹری میں نے وصول کی ہے جو اسی خط کے ہمراہ آپ کو بھیج رہا ہوں۔حضرت مولانا دامت برکاتہم اخیر جنوری میں مدینہ منورہ تشریف لا رہے ہیں خوب خدمت کیجئے اور جو لمحات ان کی خدمت میں گذر جائیں اسے غنیمت سمجھئے۔ادھر طبیعت زیادہ تر خراب رہی۔حضرت کی صحت کے لیے دل سے دعا کریں۔

میرا سلام اپنے رفقائے درس اور رفقائے کمرہ سے عرض کردیجئے۔ہاں مولانا صلاح صاحب بھی تو آپ کے ساتھ ہی رہتے ہیں، سلامات پہنچا دیجئے اور سب کو پہونچا دیجئے۔البتہ ان (ﷺ) کی خدمت میں تو سلام عرض کرتے ہوئے بہت ہی ڈر لگتا ہے کس طرح عرض کروں اور کیسے جسارت کروں اس ناپاک وجود کے سلام پہونچانے کی

... اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد الحبیب وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم خدا کرے آپ سب لوگ اچھے ہوں اجازت دیجیے۔

والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

۷ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

۴ر جنوری ۱۹۸۲ھ

﴿۵۰﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ گرامی برادرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے کہ ہر طرح بخیر ہونگے، آپ کا محبت نامہ میرے لیے باعث مسرت ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں مجھ جیسے بے بضاعت انسان کی محبت ہمیشہ قائم رکھیں، آمین۔ آپ کے ''رفیق'' خط کو پڑھ کر دل متاثر ہوا اور اپنی خوش نصیبی کا احساس ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور مدینہ منورہ کی فضاؤں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ آپ اپنے خاص اوقات میں جب مصروف دعا ہوا کریں تو اس بندہ ناچیز کو بھی یاد ضرور کرلیا کریں، وللارض من کأس الکرام نصیب

مولانا واضح صاحب نے بتایا کہ مریم جمیلہ والے مضمون کا ترجمہ جو آپ نے مجھے صاف کر کے دیا تھا وہ کوئی ناشر شائع کرنے کے لیے تیار ہے اس کو اس خط کے ساتھ حضرت مولانا معین اللہ صاحب ندوی مدظلہ کی معرفت آپ کو بھیج رہا ہوں امید ہے کہ رسید سے مطلع فرمائیں گے آپ کا مضمون جو میری میز کی دراز میں ہے وہ بہت محفوظ ہے انشاء

اللہ جمادی الثانیہ کے شمارہ میں جو جمادی الاولی کی پہلی تاریخ کو شائع ہوگا اس میں شائع ہوگا اس کے علاوہ دوسرے مضامین بھی ارسال کریں اور برابر تحقیق ومطالعہ کے نتائج سے البعث کو نوازتے رہیں، نوازنے کے لفظ سے آپ کچھ اور نہ سمجھیں بلکہ دل سے نکلا ہوا لفظ ہے۔

خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر ہوں۔ نئے طلبہ بھی اب ہر اعتبار سے مطمئن ہوں۔ سب کو سلام کہیں اور اپنے نشاطات وحالات سے کبھی کبھار مطلع کرتے رہا کریں۔ اور اگر میری طرف سے خط لکھنے یا جواب خط لکھنے میں تاخیر ہوا کریں تو اس کو کسی خفگی یا ناراضگی پر محمول نہ کریں۔ ادھر اتفاق سے میری طبیعت صبح سے خراب ہے ٹھنڈک کا اثر ہے اور بائیں گھٹنے میں ورم اور درد ہے اس لیے اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں دوسرے اور لوگوں کے خطوط کے جوابات بھی لکھنے ہیں۔ ایک خط اقبال کے نام بھی اسی کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ مولانا معین اللہ صاحب مدظلہ سے وہ لے لیں یا آپ پہلے ملیں تو آپ وصول فرما کر ان کو بھجوا دیں ممنون ہونگا۔

دعاؤں میں یاد رکھیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کے روضہ اطہر پر کسی مناسب وقت میں سلام پیش کردیں جزاک اللہ خیراً۔

نوٹ:۔ کتاب کے مقدمہ میں ضرور اس بات کا ذکر کردیں کہ یہ مقالہ قسط وار ندوۃ العلماء کے عربی ماہنامہ البعث الاسلامی میں شائع ہوچکا ہے اور مصنفہ نے خود اس مضمون کو البعث میں شائع ہونے کی غرض سے لکھا اور بھیجا تھا۔ والسلام

آپ کا

سعید الاعظمی

۲۵ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

۲۲ر جنوری ۱۹۸۲ء

﴿۵۱﴾

Date:24/12/2011

مکرم ومحترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو! اس سے قبل ایک تحریر بھیجی تھی، اب اس کے ساتھ کچھ اور تحریریں روانہ کی جارہی ہیں، مطالعہ کے بعد اس کو مقامی طور پر طبع کرا کر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا کر بورڈ کی اس بیداری مہم میں بھرپور حصہ لیں۔

مساجد کے ائمہ کرام کو خاص طور پر متوجہ کریں کہ وہ جمعہ کے خطبہ میں اس کو اپنی تقریر کا موضوع بنائیں۔ جن لوگوں کو آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ اس تحریک کے لیے معاون اور مفید ہو سکتے ہیں ان کے نام و پتے، فون، موبائل اور ای میل آل انڈیا پرسنل لا بورڈ کے صدر دفتر دہلی کو خط یا فون وای میل کے ذریعہ مطلع فرمائیں۔

امید ہے کہ اس وقت بورڈ کو آپ کا اس عوامی بیداری تحریک میں سرگرم تعاون حاصل ہوگا۔

مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

والسلام

محمد ولی رحمانی

کنوینر آئینی حقوق بچاؤ تحریک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

﴿۵۲﴾

بسمہ سبحانہ

عزیز گرامی مولوی محمد صدرالحسن ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بخیر ہونگے، آپ کے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد دو خط ملے خیریت معلوم ہوئی۔ سارے مراحل سفر طے ہونے اور داخلہ وغیرہ سہولت کے ساتھ ہوجانے سے مسرت ہوئی اور اطمینان ہوا۔ خدا کرے وہاں کا قیام روحانی مادی اور علمی اور فکری لحاظ سے بے حد مفید ہو۔ آپ کے مزاج اور ذہنی استعداد سے امید ہے کہ آپ جامعہ ہی نہیں بلکہ اس دیار میں موجود علمی اور روحانی شخصیتوں سے پورا فائدہ اٹھائے گے۔ وہاں اصل مسئلہ نصاب کا نہیں ہے بلکہ جامعہ اور جامعہ سے باہر علماء اور ادباء اور دینی شخصیتوں سے استفادہ کا ہے۔ اور ہمیشہ اسی کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

آپ کا مضمون ماموں جی مدظلہ کے سامان میں رکھ دیا تھا امید ہے مل گیا ہوگا اور اس سلسلہ میں براہ راست ماموں جی سے آپ نے بات کر لی ہوگی۔ مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے اپنے خط میں تحریر کر دیا تھا اس لیے ہمیں فوراً لکھنے کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی۔ صاف کیا ہوا مضمون ان کے پاس موجود تھا اس لیے وہ روانہ کر دیا گیا۔

امید ہے اب ماموں جی مدظلہ کی واپسی ہو رہی ہوگی۔ یہاں ۲۱ رفروری کو دارالمصنفین میں سیمینار ہے جس میں شرکت کے لیے باہر سے بھی لوگ آرہے ہیں۔

امید ہے روضہ اقدس پر حاضری کے وقت خاص طور سے یاد کر کے سلام اور دعا میں ضرور شریک رکھیں گے۔ ہماری صحت اور عافیت اور دینی ترقی اور توفیق کے لیے دعا کی بھی ضرورت ہے۔ مولوی ظریف صاحب، صلاح الدین، حفیظ الرحمٰن، سرفراز، عبدالخالق،

قیصر حسین وغیرہم کے بھی خطوط آئے تھے انشاء اللہ جواب دیں گے۔ ان سب سے اور ان کے سب ساتھیوں سے سلام دعا۔ طارق صاحب سے ملاقات ہو تو ان کو بھی سلام پہنچا دیجیے گا۔

برادر مکرم مولانا رابع صاحب' مولانا سعید صاحب اور سب لوگ خیریت سے ہیں۔ والسلام

دعا گو

واضح

﴿۵۳﴾

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دار عرفات ایک قدیم دینی ودعوتی ادارہ ہے، جو حضرت مولانا سید رابع صاحب دامت برکاتہم کی فکر وتوجہ سے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی سرپرستی میں قائم ہوا، پچیس سالوں میں اس نے متعدد دعوتی، فکری اور رفاہی کام کیے، اس کے شعبۂ اشاعت نے جو ''سید احمد شہیدؒ اکیڈمی'' کے نام سے قائم ہے اب تک تقریباً چالیس اہم کتابیں شائع کیں، متعدد اصحاب فکر ودعوت علماء اور دانشوروں کے محاضرات کا سلسلہ بھی جاری رہا، گزشتہ سال سے دو مجلّات بھی شائع ہو رہے ہیں، ایک سہ ماہی (تعمیر افکار) اور دوسرا ماہنامہ (خبر نامہ)۔

اس کے دعوتی، فکری اور تحقیقی مقاصد کی تکمیل، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی فکر کی وضاحت اور اس کی عملی ترکیب کے لیے ''مرکز الامام أبی الحسن الندوی'' کے نام سے مستقل شعبہ قائم کیا گیا، الحمد للہ اس کی مستقل عمارت بھی بعض دردمند اہل تعلق کی

توجہ سے تیار ہوگئی، اس عمارت کا ایک حصہ کتب خانہ کے لیے مخصوص ہے، بقیہ عمارت بھی اس کے مقاصد کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہے، الحمد للہ شوال سے باقاعدہ کام شروع ہوگیا ہے، اور مختلف موضوعات پر فارغین بحث وتحقیق میں مشغول ہیں۔

اس ادارہ کا ایک بڑا مقصد حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی معتدل فکر کی روشنی میں موجودہ دور کے مسائل کا حل پیش کرنا بھی ہے، اس کے لیے مناسب محسوس ہوا کہ اس موضوع پر باقاعدہ ایک سیمینار منعقد ہو، جس میں ملک کے متعدد اصحاب فکر علماء ودانشوروں کو دعوت دی جائے اور وہ اس موضوع پر اپنے قیمتی مقالات پیش کریں تا کہ اس کی روشنی میں وہ طرز فکر اور اسلوب دعوت سامنے آسکے اور اس کی تنقیح ہو سکے جس کی آج امت کو ضرورت ہے، اور اس کی عملی شکلیں سامنے آسکیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر ایک دو روزہ سیمینار ۲۹/۳۰ مارچ ۲۰۰۸ء بروز سنیچر واتوار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، اس کا موضوع ہے:

☆ عصر حاضر اور دعوت وفکر کے تقاضے

☆ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے فکر وعمل کی روشنی میں

موضوع کے ذیلی عناوین بھی منسلک ہیں، جناب عالی ان ذیلی عناوین میں سے کسی موضوع کا انتخاب فرمالیں اور سیمینار میں شرکت فرما کر اپنے گراں قدر خیالات مقالہ کی شکل میں پیش فرمائیں۔ والسلام

محمد واضح رشید حسنی ندوی

(سکریٹری دار عرفات)

﴿۵۴﴾

محترمی ومکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔آپ کی شرکت کا خط موصول ہوا ریزرویشن کی تفصیلات درج کرلی گئی ہیں واپسی کے سلسلہ میں انشاء اللہ کوئی پریشانی نہ ہوگی آپ نے لکھا ہے میں بنارس تک کے راستہ سے واقف ہوں وہاں سے آگے کی تفصیلات یہ ہیں کہ بنارس اترنے کے بعد بذریعہ بس اعظم گڈھ تشریف لاسکتے ہیں یہ سب سے آسان اور بہتر طریقہ ہے ریلوے سے ذرا پریشانی ہوگی اور وقت بھی زیادہ لگے گا۔ویسے اگر آپ کہہ دیتے کہ آپ کس گاڑی سے آرہے ہیں اور آپ کا ریزرویشن نمبر کیا ہے تو ہمیں اور زیادہ آسانی ہوتی کیونکہ ہمارے آدمی بنارس تک رہیں گے اور ہر گاڑی کو انشاء اللہ دیکھیں گے۔شرکت کے لیے شکریہ۔فقط والسلام

مولانا محمد مجیب اللہ ندوی

ناظم جامعۃ الرشاد

﴿۵۵﴾

تاریخ:۱۹؍ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

۱۹۹۲/۱۰/۱۷ء

مکرمی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب مدنی حفظہم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... بعد تحیۃ مسنونہ۔عافیت خواہ بعافیت ہے۔

آنجناب کو یہ جان کر بے حد مسرت ہوگی کہ شہر ناندیڑ میں مورخہ ۱۳؍نومبر ۹۲ء بروز

جمعہ بعد نماز عشاء مسابقۃ القرآن الکریم رکھا گیا ہے جس میں جامعہ اکل کوا اشاعۃ العلوم اور جامعہ کے ماتحت چلنے والے مرہٹواڑہ میں اقامتی درسگاہوں نیز دیگر مدارس کے طلباء شرکت کریں گے۔

اس مبارک موقع پر آنمحترم کو بحیثیت مہمان خصوصی وحکم دعوت پیش کرتے ہیں امید قوی ہے کہ آنجناب ہماری اس دعوت پر لبیک کہہ کر ممنون ومشکور فرمائیں گے۔

ادعیہ مخصوصہ جامعہ میں یاد فرما کر شاد فرمائیں۔

غلام محمد وستانوی

﴿۵۶﴾

تاریخ:۹/۱۱/۹۳

واجب الاحترام حضرت مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

ایں سعادت بزور بازو نیست

بعد از تحیہ مسنونہ، عرض اینکہ ہم منعم حقیقی رب کریم کے شکر گذار ہیں جس نے ہمیں فرحت وانبساط کے مواقع عطا فرمائے ہیں، آنجناب کو یہ مژدہ جانفزاء سناتے ہوئے ہمارے قلوب مسرت وشادمانی سے معمور وسرشار ہیں کہ آپکے محبوب ترین جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا میں ۲۵؍نومبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مشرف اداری الشیخ سعید الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم بحیثیت مہمان خصوصی تشریف لارہے ہیں۔

موصوف کی تشریف ارزانی پر النادی العربی کا ایک اہم جلسہ اور عظیم الشان روح پرور مسابقۃ القرآن الکریم کا انعقاد زیر صدارت مفکر ملت حضرت مولانا عبد اللہ صاحب دامت برکاتہم (کاپودروی) رئیس جامعہ فلاح دارین ترکیسر (گجرات) ہوگا،

اس بابرکت اجلاس میں گجرات اور مہاراشٹر کے دیگر علماء کرام بھی تشریف لائیں گے، ہم آنجناب کو شرکت کی پرخلوص دعوت دیتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آپ شرکت فرما کر ہم کو شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں گے۔

اے آمدنت باعث خوش بختی ما۔

پروگرام دونشستوں پر مشتمل ہوگا۔

پہلی نشست:۔ النادی العربی کی ۲۴/۲۵/ نومبر کی درمیانی شب میں ہوگی۔

دوسری نشست:۔ مسابقۃ القرآن الکریم کی ۲۵/ نومبر بروز جمعرات بوقت صبح ۸/ بجے ہوگی۔

دعا گو و دعا جو

غلام محمد وستانوی

﴿۵۷﴾

تاریخ: ۸/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۳ھ

۱۹۹۲/۱۲/۴ء

محترم و مکرم جناب مولانا محمد صدرالحسن صاحب ندوی مدنی/ زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تحیہ مسنونہ! عافیت خواہ بعافیت ہے

ضروری عرض اینکہ جامعہ اسلامیہ اشاعۃ العلوم اکل کوا میں ۱۳/ دسمبر بروز اتوار صبح ۸:۳۰ بجے حضرت مولانا عارف باللہ شاہ صدیق احمد صاحب باندوی دامت برکاتہم، کی زیر صدارت ایک مسابقۃ القرآن الکریم رکھا گیا ہے۔

اس مبارک موقع پر ہم آپ کو پرخلوص دعوت پیش کرتے ہیں۔ امید قوی ہے کہ

ہماری اس دعوت کو قبول فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ نیز ناظم جامعہ کے نام آپ کی رخصت کے سلسلہ میں خط لکھا گیا ہے، حامل رقعہ کے ذریعہ اپنی منظوری یا عدم منظوری کی اطلاع دیں تاکہ نظم میں سہولت رہے۔

ادعیہ صالحہ میں یاد فرمائیں۔

رئیس الجامعہ

غلام محمد وستانوی

﴿۵۸﴾

۹۴/۶/۲۲

مکرمی جناب مولانا محمد صدرالحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ ہم دارالشریعہ بنگلور کے ماتحت زکاۃ کے اجتماعی نظام کے بارے میں ایک سیمینار منعقد کر رہے ہیں جس کی تفصیلات پر مشتمل ایک اعلامیہ منسلک ہے ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں آنجناب سے شرکت کی گذارش کی جاتی ہے۔ ازراہ کرم اپنا قیمتی مقالہ مقررہ وقت تک ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

والسلام

مخلص

شہاب ندوی

﴿۵۹﴾

۱۲/اگست ۱۹۹۴ء

مکرمی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دارالشریعہ بنگلور کے تحت زکاۃ کے اجتماعی نظام کے بارے میں ایک سیمینار انشاءاللہ اگلے ماہ منعقد ہوگا۔ جس کی تفصیلات پر مشتمل ایک اعلامیہ مع دعوت نامہ ارسال خدمت کیا جاچکا ہے۔ مگر آنجناب کی طرف سے اب تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ ازراہ کرم اپنا قیمتی مقالہ یکم ستمبر تک بھیجدیں۔ اگر اس سیمینار میں شرکت کرنے میں کوئی امر مانع ہوتو ازراہ کرم حسب ذیل سوالات کے جوابات عنایت کر کے ممنون فرمائیں:

۱۔ اگر کچھ لوگ ایک انجمن یا ادارہ قائم کر کے شہری یا محلّہ واری سطح پر زکاۃ کا نظم قائم کرنا چاہیں اور زکاۃ دینے والوں سے رضا کارانہ طور پر زکاۃ وصول کر کے مستحقین میں تقسیم کریں تو ایسا کرنا شرعاً جائز ہوگا یا نہیں؟

۲۔ دور رسالت اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں زکاۃ کا اجتماعی نظام قائم تھا یا نہیں؟

۳۔ اسلامی حکومت میں بیت المال کا کیا مطلب ہے اور اس میں کس قسم کا مال ہوا کرتا ہے؟ کیا اس میں بیل بکری وغیرہ ہوتے تھے یا نقدی (سونا اور چاندی) ہوتی ہے جو مال زکاۃ سے حاصل ہو؟

۴۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اموال باطنہ (سونا چاندی اور مال تجارت وغیرہ) کی زکاۃ صرف انفرادی طور پر ادا کی جاسکتی ہے، اجتماعی طور پر نہیں اور حکومت کو صرف اموال

ظاہرہ (مویشی وغلہ جات وغیرہ) ہی کی زکاۃ وصول کرنے کا حق ہے، اموال باطنہ کی نہیں۔ کیونکہ اموال باطنہ کی اجتماعی وصولی کی تاریخ اسلام میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ کیا یہ دعویٰ صحیح ہے؟

۵۔ کیا ایک اسلامی حکومت صرف اموال ظاہرہ کی زکاۃ ہی وصول کرسکتی ہے یا اموال باطنہ کی زکاۃ بھی؟ نیز کیا یہ حق صرف حکومت ہی کو حاصل ہے یا غیر سرکاری طور پر بھی یہ کام کیا جاسکتا ہے؟ خاص کر ان ملکوں میں جہاں پر اسلامی یا مسلم حکومت موجود نہ ہو۔

ازراہ کرم اپنی رائے گرامی کا اظہار مدلل طور پر کر کے مشکور فرمائیں۔ اگر جواب یکم ستمبر تک موصول ہوجائے تو بڑا کرم ہوگا۔

والسلام

مخلص

محمد شہاب الدین ندوی

ناظم فرقانیہ اکیڈمی ودارالشریعہ، بنگلور (کرناٹک)

﴿۶۰﴾

گرامی قدر جناب محمد صدر الحسن ندوی صاحب حفظہ اللہ وتولاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور اپنی مرضی کے مطابق کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ جان کر آپ کو یقیناً مسرت ہوگی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام بتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان: ''اعتدال۔ امن عالم و فلاح

انسانیت کا ضامن‘‘ بتاریخ: ۱-۲/مارچ ۲۰۱۴ء مطابق: ۲۸-۲۹/ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ بروز سنیچر، اتوار، بمقام: رام لیلا میدان، دہلی منعقد ہو رہی ہے جس میں ملک و بیرون ملک کے مشاہیر علماء کرام، مقررین و مقالہ نگاران اور اہم ملی و سماجی شخصیات شرکت فرمائیں گی۔

اس عظیم تاریخی کانفرنس میں بحیثیت مقالہ نگار آپ کو شرکت کی پر خلوص دعوت دی جا رہی ہے۔ قوی امید ہے کہ ہماری اس دعوت کو شرف قبولیت سے نوازیں گے اور اپنی آمد کی پیشگی اطلاع دے کر ہمیں ممنون فرمائیں گے۔ آپ کی شرکت سے کانفرنس کی معنویت میں اضافہ ہوگا، ہمارے حوصلے بلند ہوں گے اور قوم وملت کی اصلاح کے بہت سارے گوشے واضح ہوں گے۔

آنجناب کا موضوع ہے: منہج الوسطیۃ فی التشریع والتکلیف (عربی)

واضح رہے کہ اس سے پہلے کی دو کانفرنسوں کے بحوث و مقالات طبع ہو چکے ہیں۔ اس کانفرنس کے مقالات بھی زیور طباعت سے آراستہ ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر اعتبار سے دین، جماعت، ملک اور انسانیت کے لیے مفید بنائے، اس کے اچھے اثرات ظاہر ہوں اور آپ کی جملہ دینی، ملی، جماعتی، علمی، دعوتی، تربیتی اور اصلاحی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

اصغر علی امام مہدی سلفی

ناظم عمومی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

﴿۶۱﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۰۲/۲/۴ھ

چاٹ گام، بنگلہ دیش

کرمفرمائے محترم محبی مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی، دامت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدینہ طیبہ کے لیے روانگی کے وقت آپ نے جو ناچیز کو یاد کیا اور وہاں کی حاضری سے شرفیاب ہونے کے بعد بھی ایک غریب الدیار گنہگار دوست کو فراموش نہیں کیا اس کرم فرمائی کا میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ رواں رواں آپ کے احسان کی ممنونیت سے لبریز اور محظوظ ہے۔ یہ زبان آوری نہیں دل کی کیفیات کی معمولی ترجمانی ہے، دیار حبیب سے بھیجے ہوئے آپ کے دونوں عنایت نامے دو دن میں لگاتار ملے، مضمون ایک قسط میں اس کا دوگنا بھی دے سکتے ہیں، باقی آپ کی مرضی۔

مجلّہ کا چوتھا شمارہ جو سال اول کا آخری شمارہ ہے نکل چکا ہے، آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ آئندہ بھی انشاء اللہ بھیجتا رہونگا۔ آپ کا یہ علمی ومعنوی تعاون میرے نزدیک بہت ہی وقیع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تعلیمی سفر آپ کا فوق المرام کامیاب رہے اور دیار حبیب میں اقامت باعث خیر وبرکت ہو۔ آمین۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں میرے عزیز حافظ ہلال الدین صاحب کلیۃ القرآن میں ہیں۔ موصوف ہمارے جامعہ میں مدرس بھی رہ چکے ہیں۔ اور میرے رشتہ میں خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ اور مولانا محفوظ الرحمٰن کلیۃ الدعوۃ میں میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔ اور مولانا خلیل الرحمٰن کلیۃ الحدیث میں ہمارے رئیس الجامعہ کے داماد ہیں۔ یہاں کے ایک بڑے تعلیمی ادارہ مدرسہ اسلامیہ جیری میں مدرس رہ چکے ہیں۔ ان کے

علاوہ عزیزم حافظ عبد الحلیم کلیۃ القرآن میں۔ ماشاء اللہ بہت ذہین اور خلیق ومتین ہیں۔ مولانا مجیب الرحمٰن کلیۃ الحدیث میں مجھ سے بہت ہی خلوص ومحبت کا تعلق رکھتے ہیں اور بہت چست ہیں۔ مجلّہ میں ان سب کے مضامین شامل رہتے ہیں البتہ محفوظ نے ابھی تک لکھا نہیں۔

حافظ ہلال الدین صاحب کے لیے ایک خط آپ کے خط کے ہمراہ منسلک کرتا ہوں، ذرا زحمت فرمائیں تو تعارف بھی ہو جائیگا۔ بنگلہ دیشی جن طلبہ سے آپ ملے وہ شاید شمالی بنگال کے ہوں۔ وہ ہم سے بہت دور پڑتے ہیں۔ اس لیے شاید لاعلمی ظاہر کی ہو۔ اور ہماری حیثیت کیا ہے کہ سب اہل وطن ہم سے واقف ہوں۔ آپ نے تنہائی محسوس کی ہوگی' کہ ابتدائی مرحلہ میں کوئی جاننے والا نہیں ملا، ویسے قدیم ندوی تو ہونگے۔

دیوان متنبّی کی شرح جوں جوں سبق آگے بڑھتا ہے بڑھتی رہی ہے دعا فرمائیں کہ پوری کرسکوں۔ اور موزوں ہو۔

"الصبح الجدید" کا باضابطہ نکالنا اور دوسرے مشاغل میرے لیے بہت بھاری ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھیں اور دینی مشاغل میں شامل ہو، ورنہ ھباء منثورا ہو کر زندگی ہی کو رائیگاں کر دیگا، والعیاذ باللہ۔

اپنی مخصوص دعاؤں کے وقت یاد فرمائیں اور انتظار رہے گا کہ کب آپ کا گرامی نامہ آتا ہے۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص

محمد سلطان ذوق ندوی

۱۴۰۲/۲/۴ھ

﴿۶۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چاٹ گام، بنگلہ دیش

برادر عزیز القدر، جناب الحاج مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ احوال طیبہ پر جب ہی مطلع ہوتا ہوں ایک عجیب خوشی محسوس ہوتی ہے اور آپ کی حوصلہ افزا تحریرات سے سکون دل کا سامان بہم پہنچتا ہے۔ اب کے میں بہت واقعی نادم تھا کہ ٹھیک سے خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھ نہ سکا، لیکن آپ ہیں کہ ہمہ وقت اپنے مشفقانہ انداز سے حسرت وندامت کی زد سے بچا لیتے ہیں مجلّہ اور رسالہ ملنے پر خوشی ہوئی، نخبۃ الاحادیث کے بارہ میں آپ نے کافی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ آپ کے جملوں سے دل تازہ ہوا۔ مجلّہ کو شہریہ کرنے کا تہیہ کر رہا ہوں۔ اگر اللہ چاہے آئندہ شمارہ سے شہریہ ہو جائیگا' لیکن آپ کے تعاون اور دعا کی بہت ضرورت ہے۔ آپ شہریہ کے اعتبار سے مضامین بھیجتے رہیں' اگرچہ ہم قابل نہیں ہیں ہے کہ آپ کے مضامین چھاپیں لیکن پھر بھی پر امید ہوں کیونکہ بڑوں کی نظر میں ہوں۔ ندوہ کے شعبہ ادبیات اور مؤسسۃ الصحافہ سے بھی اشاعت کے لیے کچھ مضامین بھیجے ہیں۔ اور حضرت مولانا اپنی تالیف شدہ نئی کتابیں بھیجتے رہتے ہیں۔ اس دفعہ ہماری دعوت بھی قبول فرمائی ہے۔ آئندہ ۴ و ۵ / مارچ کو ہمارے یہاں مؤتمر الدعوۃ الاسلامیۃ بلوایا گیا ہے۔ انشاء اللہ مولانا تشریف لائینگے بنگلہ دیش کے اور بھی علاقوں سے دعوت پیش ہوئی ہے، حضرت نے ان کو بتایا کہ ذوق سے مل کر تاریخ میں توافق کر کے دعوت دیدیں، بہت ہی ذرہ نوازی ہے۔ میں آپ کے خطوط کا والہانہ انتظار کرتا ہوں، آپ یاد فرماتے رہیں تو ممنون رہونگا۔

حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی صاحب علوم الشرعیہ میں شاید رہتے ہیں اگر ملاقات ہوتو دریافت فرمائیں کہ مجلّہ ملتا رہا کہ نہیں اور سلام کہہ دیں۔

حافظ ہلال صاحب وغیرہ سے ملاقات ہوتو سلام علیک پیش فرمائیں۔فقط والسلام

محمد سلطان ذوق

۱۴۰۳/۲/۲۶ھ

﴿۶۳﴾

محبّ گرامی قدر جناب مولانا محمد صدرالحسن صاحب دام حبکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت ہی انتظار کے بعد یادنامہ باصرہ نواز ہوا، آپ کا خلوص برابر یاد آتا رہا، حالات کچھ ناسازگار تھے اس وجہ سے بروقت خط وکتابت کر نہیں پایا، مجلّہ گذشتہ رمضان سے ایک قسم سے ملتوی ہے۔حتی یخرج اللہ بعد ذلک سبیلا، دو ماہ تھائی لینڈ اور ملیشیاء کے سفر پر تھا، مدرسہ والے حسد کی بنا پر بہت ستانے لگے، حضرت مولانا کا مشورہ ہے کہ میں بنگلہ دیش میں ایک ادارہ قائم کروں، چنانچہ اس کے لیے تیاری چل رہی ہے۔گذشتہ ۲۴ر اکتوبر کو میں ندوہ ہوکر آیا ہوں، یہ طے پایا کہ پہلے لغۃ عربیۃ والادب اور الدعوۃ والفکر الاسلامی کے دو شعبے کھول دیے جائیں ہر ایک کا دو سالہ کورس ہوگا بعد میں عالمیت کھول دی جائے گی (اوپر سے نیچے) حضرت مولانا نے فرمایا کہ ''یہ مرکز فکر ہوگا مدرسہ نہیں'' دعا فرمائیں اور مناسب مشورہ سے نوازیں۔ ہاں رائے بریلی میں دو دن قیام رہا، بٹ صاحب سے آپ کا خوب تذکرہ ہوا، البعث میں آپ سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

مجوزہ ادارہ کا نام ''دارالمعارف الاسلامیہ'' میں نے تجویز کیا، حضرت نے پسند

فرمایا۔اگر ہم ڈھاکہ میں بیٹھنا طے کریں تو وہیں سے مجلّہ بنام دیگر نکالنا ہے، انشاء اللہ اس کا نام المعارف الاسلامیہ ہوگا، حضرت مولانا سعیدالرحمٰن صاحب کی تجویز ہے،

باقی مستقبل کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، دعا چاہیے اور رابطہ قائم رکھیں یہی دل کا تقاضہ ہے،

ملاحظہ

ممکن ہے کہ ایک ماہ کے اندر میں یہاں سے مستعفی ہوجاؤں اس لیے متبادل پتہ پر خط لکھیں۔

C/o Kutub Khana Azizia 170, Anderkilla,
Chittagong, Bangladesh

فقط والسلام

محمد سلطان ذوق ندوی

﴿۶۴﴾

برادر گرامی جناب مولانا محمد صدرالحسن صاحب دام حبکم

سلام مسنون،

امید کہ مزاج بخیر گرامی بعافیت ہونگے اور آپ اپنی تعمیر وترقی کے مراحل حضرت مولانا دامت برکاتہم کے سایۂ عطوفت میں بخوبی طے کرتے ہونگے، الصبح الجدید کے لیے مضامین بھیجنے اور بھجوانے کی زحمت گوارہ فرمائیں، میں مختصر جملے میں آپ کے وعدہ کی یاددہانی کررہا ہوں، وقت کی تنگی بہت ہے اگر آپ کا ٹکٹ آجائے تو اور خدا کرے کہ آجائے تو وہیں سے سلسلہ جاری رکھیں کچھ نسخے ایک بنڈل میں آپ کو بھیج رہا ہوں حسب ذیل تقسیم فرمائیں۔

۱۔مولانا سلمان صاحب ندوی ۲۔مولانا علاء الدین صاحب ندوی

۳۔مولانا عبدالخالق اعظمی صاحب ندوی ۴۔مولانا ظہیر احمد صاحب ندوی (اطہر)

۵۔مجلس ۶۔مکتبہ الرائد ۷۔مکتبہ عمومیہ ۸۔ مولانا ابو سحبان صاحب ندوی

۹۔بہاء الدین ۱۰۔آپ خود

اور دعاؤں میں یاد فرمائیں آپ کی تحریر گرامی اور مضمون کا انتظار رہے گا۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص

محمد سلطان ذوق ندوی چاٹگامی

۱۴/۱۰/۱۴۰۱ھ

﴿۶۵﴾

برادر گرامی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا یاد نامہ ملا کافی انتظار تھا، اور آپ کی اس خاموشی پر تعجب بھی ہوا بعد میں آپ کی تحریر عزیز نے سب کچھ بھلا دیا، اب آپ کے اور آپ کے حسب اشارہ دوسرے عزیزوں اور دوستوں کے مضامین کا انتظار رہے گا۔ خصوصاً آپ کا تو جلد بھیجنے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے، مولوی مظہر الحق اور حشمت اللہ وغیرہ شاید ادب میں ہیں ان کو ذرا متوجہ کرلیں اور جن کو آپ مناسب سمجھیں، الصبح الجدید کو اپنا ہی پرچہ خیال کریں، حضرت مولانا کے نام میرے ایک خط میں ''تخصص فی الادب العربی والفکر الاسلامی'' کا ایک نصاب مجوزہ کی نقل ہے، استصواب رائے کے لیے پیش کردیجئے، حضرت کی جب بھی

واپسی ہو مجھے اطلاع دیجئے، سفر بنگلہ دیش کے لیے بھی عرض کردیجئے۔

دیوان متنبّی کی ایک شرح میں نے شروع کی ہے جس میں ہر شعر پر حل لغات، تراکیب، ترجمہ وتشریح اور نقد وبلاغت چار عنوانات کے تحت کچھ کچھ لکھ رہا ہوں، نقد وبلاغت پر جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ اپنے تصورات ہیں، قدیم شروحات وحواشی میں یہ حصہ نہیں ہے، جو قلم اٹھایا اور جہاں تک لکھا اگر ندوہ میں بھیج سکتا تو اکابر ندوہ کی حوصلہ افزائی سے شاید محظوظ ہوتا۔ یہ میرے حوصلے کی بات نہیں ندوہ ہی کی برکت ہے، حضرت مولانا رابع صاحب مدظلہ کے درس میں ایک روز اوران کے ساتھ ایک مختصر گفتگو سے نقد ادبی کا مختصر سا ذوق پیدا ہوا، خدا کرے یہ ذوق بڑھے اور نتیجہ خیز ہو۔ آپ کو ذرا زحمت دے رہا ہوں، اذا ھبت اور الصراع کے تین تین نسخے اور روائع اقبال کے پانچ نسخے مذکرات کے تین نسخے اگر ہو سکے، میرے نام بھجوانے کی کوشش کریں، مکتبہ دار العلوم میں میرا حساب ہے اس میں جوڑنے کے لیے کہونگا ورنہ تو اس وقت کچھ کرنا ممکن نہیں یہ بے تکلف آپ کرلیں، حساب جتنا آئے مجھے مطلع کریں تاکہ میں مکتبہ کے حساب میں یہاں بھی اضافہ کرسکوں اور ادائیگی کی کوشش کروں۔

حضرت مولانا محمد رابع صاحب اور حضرت مولانا واضح رشید صاحب کو سلام عرض کریں، مولانا سلمان صاحب اور ابوسحبان صاحب کو سلام عرض ہے۔

آپ کا بہت وقت لیا ٹکٹ آجائے تو ذرا خط لکھئے گا تاکہ میں آپ کے قیام سے ناواقف نہ رہوں۔ اور دعا چاہیے۔

فقط والسلام

محمد سلطان ذوق چاٹگامی

۲۲/۱/۱۴۰۱ھ

﴿۶۶﴾

برادر گرامی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی تحریر گرامی مع بقیہ مضمون موصول ہوئی، آپ کی حوصلہ افزائی میرے لیے باعث بہجت واطمینان ہے، آپ نے گویا میرے زخم کی گہرائیوں کا صحیح جائزہ لیا اور تفصیلی مداوا کیا۔ آپ کے خط کا ایک ایک مقطوعہ مستقل مرہم کا کام کرنے لگا۔ میں نے اس رندانہ اقدام میں آپ جیسا کسی کو ہمنوا نہیں پایا خدا کرے آپ کی دوستی تاحیات قائم رہے اور دونوں زندگی میں فائدہ بخش ثابت ہو۔

مضمون کو سابق سے ملحق کر دیا گیا، کاتب فارغ ہو چکا تھا آخری صفحہ کی ثانی کتابت کرا کر اس کو جوڑ دیا گیا، آپ سے میرا مطلوب علمی تعاون ہے آپ نے جس اولوالعزمی سے میرا ساتھ دیا اس کا کیا شکریہ ادا کرسکتا ہوں بجز اس کے کہ آپ کی قدم قدم کامرانی اور دونوں جہاں کی سرخ روئی کے لیے دعائیں دوں، رواں رواں سے دعا نکل رہی ہے لیکن میری آہ وفغاں کو کہاں تک رسائی ہے پتہ نہیں۔ ۷/مارچ کو ہمارا سالانہ اجلاس ہے، حضرت مولانا کو دعوت دینے کا تہیہ کیا گیا، سننے میں تو شاید گھبراہٹ پیدا ہوگی لیکن سفر زیادہ مشکل نہیں، لکھنؤ سے ڈھاکہ پھر ڈھاکہ سے چاٹ گام دو سفر ہے، چاٹ گام تک طائرہ سے پہنچکر آدھ گھنٹہ کار کا راستہ رہ جاتا ہے آپ اگر خط لکھیں تو ذرا تائید فرمائیں، میری شاید یہی آخری آرزو ہے کہ حضرت مولانا کا بنگلہ دیش میں خصوصاً اپنی جامعہ میں استقبال کروں۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی علالت طبع اور سفر ہند کی خبر ملی، زیارت کو جی للچاتا ہے مگر جانے کب یہ تمنا پوری ہو، یا میسر ہی نہ ہو،

خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں اور عزیزم حافظ ہلال صاحب وغیرہ سے

ملاقات ہوجائے تو میرا سلام اور انقطاع رابطہ کا شکوہ پہنچادیں۔ آپ خدارا کوئی بدل اشتراک نہ بھیجیں، دعا کرتے رہیں کہ ہر مشکل کا آسان حل نکل آئے، خدا میرے ساتھ ہو، والی اللقاء باذن اللہ

خیر اندیش

محمد سلطان ذوق

۴/۳/۱۴۰۲ھ

﴿۶۷﴾

التاریخ: ۵/۱۱/۹۳ء

مکرم محترم مولانا محمد صدر الحسن ندوی زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی ومسرت محسوس کر رہے ہیں کہ رابطہ ادب اسلامی عالمی کا بنگلہ دیشی دفتر' بنگلہ دیش کے موقر تعلیمی ادارہ دار المعارف الاسلامیہ' چاٹگام' بنگلہ دیش کے تعاون سے اس کے کیمپس میں ایک مذاکرہ علمی ''مشرقی اقوام کے زبان و ادب میں اسلامی رجحانات'' کے موضوع پر منعقد کرنے جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس مذاکرہ علمی سے جنوب مشرقی ایشیا کے اس وسیع وعریض خطہ میں کئی صدیوں سے آباد اور اسلام پر قائم مشرقی اقوام کے لٹریچر میں موجود ادب کے اسلامی تصور کے مختلف گوشوں اور اس تصور کی نمائندگی کرنے والے مختلف ادبی شہ پاروں کو نمایاں کرنے اور انھیں منظر عام پر لانے میں مدد ملے گی۔

یہ مذاکرۂ علمی انشاء اللہ جمعہ تا یکشنبہ، مورخہ ۸۔۱۰/شعبان ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۱۔۲۳/جنوری ۱۹۹۴ء، تین روز تک جاری رہے گا۔ مندوبین کے قیام وطعام کی ذمہ

داری داعیوں کی ہوگی البتہ مصارف سفر خود برداشت کرنے ہوں گے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس مذاکرۂ علمی میں شرکت فرمائیں گے اور اس کے مجوزہ ذیلی موضوعات میں سے کسی ایک پر مقالہ بھی پیش کریں گے۔

۲۱/نومبر ۹۳ء تک آپ اپنی شرکت کے قصد اور اپنے مقالہ کے عنوان سے مطلع کرنے کی زحمت فرمائیں نیز مذاکرہ کی مقررہ تاریخوں سے تقریباً ایک ماہ پیشتر اپنا مقالہ یا اس کا خلاصہ رابطہ کے مرکزی دفتر کو ارسال فرمالیں۔

والسلام

مخلص

مولانا محمد سلطان ذوق ندوی

ناظم مقامی دفتر رابطہ ادب اسلامی

وناظم دار المعارف الاسلامیہ، پوسٹ بکس ۱۲۴۰

چاٹگام، بنگلہ دیش

﴿۶۸﴾

أخی العزیز محترم مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو،

سیمینار کے سلسلہ میں اپنے تاثرات تحریری طور پر آپ کے حوالے کر چکا ہوں، تاہم آپ اور مدرسہ کاشف العلوم کے دیگر اساتذہ کرام میں جس مستعدی دلچسپی اور مفوضہ امور کی انجام دہی میں باہمی ارتباط وتعاون کے ساتھ جو خدمت کی ہے وہ قابل قدر ہے

اور کسی بھی ادارہ کے لیے یہ ایک اچھی علامت ہے،

ناظم مدرسہ مولانا ریاض الدین فاروقی کی فعالیت اور ان کی حرکیاتی شخصیت سے میں متاثر ہوں۔ سیمینار کی کامیابی کے سلسلہ میں آپ تمام حضرات کی جدوجہد اور سعی مسلسل سے بڑی خوشی ہوئی، مولانا سے روانگی کے وقت ملاقات نہ ہوسکی، ان سے اور مدرسہ کے دیگر اساتذہ سے سلام فرمائیں، واپسی کے موقع سے خصوصی دعوت کا جو اہتمام آپ حضرات نے کیا اس کے لیے شکر گذار ہوں، آپ لوگوں کی اپنائیت اور خلوص ومحبت کے لیے یہی کہہ سکتا ہوں ”جزاکم اللہ خیر الجزاء“

والسلام

محمد رضوان القاسمی

(ناظم دار العلوم سبیل السلام)

۱۲/ذو قعدہ ۱۴۱۵ھ

۱۱/اپریل ۱۹۹۵ء

﴿۶۹﴾

مکرمی ومحترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رابطہ ادب اسلامی برصغیر وممالک مشرقیہ کے محترم ناظم، حضرت مولانا محمد رابع حسنی مدظلہ (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) کی جانب سے آپ کے نام جو دعوت نامہ ارسال کیا گیا ہے وہ ملا ہوگا، جس سے یہ بات آپ کے علم میں آگئی ہوگی کہ رابطہ کا تیرہواں سالانہ مذاکرہ علمی انشاء اللہ حیدرآباد دکن میں دار العلوم سبیل السلام کے تعاون

سے ۲۰ رتا ۲۲ رجمادی الاولیٰ ۱۴۱۷ھ مطابق ۴ رتا ۶ راکتوبر ۱۹۹۶ء جمعہ تا اتوار بعنوان ''ملفوظات مواعظ' ادب کے آئینہ میں'' منعقد ہوگا۔ اس سلسلے میں جو مجلس استقبالیہ تشکیل دی گئی ہے اور دار العلوم سبیل السلام حیدرآباد کی جو مجلس انتظامی ہے دونوں کی طرف سے بحیثیت میزبان آپ کی خدمت میں مزید دعوت نامہ ارسال ہے۔ امید کہ آپ شرکت فرمائیں گے۔ یقیناً آپ جیسے حضرات کی شرکت ادب اسلامی کے فروغ واستحکام کا باعث ہوگی اور یہ شمع جس پس منظر میں جلائی گئی ہے' اسلامی ادب کے حاملین، ترجمان، اہل فکر ونظر، اصحاب صدق وصفا اور ارباب دعوت وعزیمت کی ملی جلی کوششوں سے اس کی لو تیز سے تیز تر ہوگی اور ہر ادب نواز اور بہی خواہ انسانیت اس ''شمع ادبی'' کے بارے میں دعاء گو ہوگا کہ:

شمع جلتی رہے، ہوتا رہے محفل کو فروغ

مذاکرہ کا جو پروگرام ہے اور اس کی افتتاحی نشست بروز جمعہ ۳۰-۹ بجے صبح جو رکھی گئی ہے اس کی اطلاع بھی آپ کو محترم ناظم رابطہ کے دعوت نامہ سے ہو چکی ہے اس کے ساتھ یہ اطلاع دیتے ہوئے ہم مسرت محسوس کر رہے ہیں کہ اسی دن انشاء اللہ دار العلوم سبیل السلام کے احاطہ میں زیر تعمیر ''مسجد عمر بن الخطابؓ '' کا افتتاح بھی صدر رابطہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ (صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ وناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ) کی نماز جمعہ کی امامت وخطابت اور دعا سے ہوگا۔ اس تقریب سعید میں بھی ہم آپ کی شرکت کے متمنی ہیں۔

اہل علم وقلم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ حیدرآباد اپنی مخصوص تہذیب وثقافت اور دین نوازی وعلم پروری کے علاوہ شعر وسخن کے اعتبار سے بھی اپنی ایک تاریخ اور

روایت رکھتا ہے۔ بہت سے اسلامی ادب کے حامل علماء اور شعراء کی اس شہر سے نہ صرف وابستگی رہی ہے بلکہ اس گہوارہ علم وفن سے ان کے علم وفن کو عروج بھی ملا ہے۔ بحمد للہ اب بھی اس مزاج اور ذوق کے علماء، شعراء اور قدردان موجود ہیں۔ اس پس منظر میں انشاء اللہ مذاکرہ علمی کی تاریخوں میں کسی دن محفل شعر وسخن بھی سجائی جائے گی یقیناً اس میں آپ کی شرکت اس بزم کی رونق کو دوبالا کرے گی اور قدیم قدروں کو جلا حاصل ہوگی۔

آپ اپنی تشریف آوری، واپسی اور ریزرویشن وغیرہ کے سلسلہ میں جو ضروری تفصیلات ہو سکتی ہیں ان سے بعجلت ممکنہ آگاہ فرمائیں تاکہ استقبال اور دیگر انتظامات میں آسانی ہو البتہ برائے اطلاع یہ عرض ہے کہ ۶ راکتوبر اتوار کی شام کو ''تحریک پیام انسانیت'' کے اجلاس اور ۷ راکتوبر دوشنبہ کو حیدرآباد کے تاریخی اور قابل ذکر مقامات کی سیر کا پروگرام ہے، واپسی کے نظام میں اس کو ملحوظ رکھا جائے۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ والسلام

۶ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ — محمد رضوان القاسمی

مطابق ۲۲ راگست ۱۹۹۶ء — صدر مجلس استقبالیہ وناظم دار العلوم سبیل السلام حیدرآباد

(۷۰)

لکھنؤ

مکرم محترم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی معرفت ملا، مولانا اعظمی نے اس وقت یہ فرمایا تھا کہ ابھی تک قیمت کی تفصیلات نہیں معلوم ہیں اس لیے رقم نکلوانے کی جلدی نہیں ہے اس لیے تاخیر ہوئی۔ آپ کا خط اور مولانا کی دی ہوئی

تفصیل کے مطابق اسی دن حساب دفتر میں بھجوادیا اور کئی دن پہلے پوری رقم مولانا سعیدا لرحمٰن صاحب کی خدمت میں میں نے پیش کردی ہے اطمینان رکھیں میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ان کتابوں کی فراہمی میں خاصی زحمت اٹھائی۔ اور یہاں تک بھیجنے کا انتظام کیا پھر مولوی اقبال احمد صاحب کا شکریہ صمیم دل سے پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے رقم دی ورنہ شاید یہ کتابیں نہ آپاتیں۔ شکریہ کے ساتھ آپ حضرات کی ہر طرح کامیابی کے لیے دعا کررہا ہوں اللہ تعالیٰ آپ دونوں اور آپ کے سب رفقاء کو ہر طرح کامیاب وبامراد فرمائیں بحمد اللہ یہاں ہر طرح خیریت ہے۔

یاد آجانے پر مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے اور دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

مولوی اقبال صاحب اور اپنے سب رفقاء کو سلام نیاز مندانہ عرض کریں۔

والسلام

طالب دعا

مرتضیٰ

۱۵/اکتوبر ۸۴ء (ناظر کتب خانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ)

﴿۷۱﴾

عزیز مکرم مولوی محمد صدر الحسن صاحب ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ ودعاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ تمام حضرات بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ کا مکتوب ملا، بڑی مسرت ہوئی اور آپ لوگوں کی خوش قسمتی پر رشک آیا کہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ کتنے

آدمی اس کی تمنا لیے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور اس کی نوبت نہیں آتی آپ لوگ کس قدر خوش نصیب ہیں کہ علم دین اور مدینہ منورہ میں مسلسل قیام، مسجد نبوی کی روزانہ حاضری پر مستزاد یہ دولت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور اسے نافع بنائیں۔

آپ نے جس مسئلہ میں مشورہ طلب کیا ہے اس سلسلے میں میں نے مولانا شہباز صاحب اور جناب مہتمم صاحب وغیرہ سے بھی استصواب کیا ہر ایک کی رائے یہی ہے کہ صحت مقدم ہے صحت کے بعد ہی دراسات میں داخلہ اور اس سے استفادہ کی صورت نکل سکتی ہے اگر امید موہوم کی وجہ سے ناقابل برداشت محنت کرلیں تو اس سے نقصانات کا اندیشہ زیادہ ہے اس لیے آپ کے ہر ایک بہی خواہ کی رائے یہی ہے کہ آپ اسی قدر محنت کریں جتنی آپ کی صحت برداشت کرسکے۔ صحت برقرار رہتی ہے اور دراسات میں داخلہ نہیں ہوتا ہے تب بھی آپ خسارے میں نہیں رہیں گے دراسات میں داخلہ ہو جاتا ہے لیکن صحت استفادہ کی اجازت نہیں دیتی ہے تو داخلہ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ آپ کا مضمون قرآن اور مستشرقین کے سلسلے کی تیسری قسط البعث الاسلامی میں پڑھا۔ مسرت ہوئی، مضمون اچھا تیار ہوگیا ہے۔ آج کل یہاں ششماہی امتحان جاری ہے جو آج ہی شروع ہوا ہے اور ۱۵/ربیع الاول تک جاری رہے گا۔ حضرت مولانا اور دیگر حضرات بخیر وعافیت ہیں۔ عزیزی عمیس سلمہ بھی امتحان کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ میں حسب معمول سردی وکھانسی کا شکار ہوں۔ دوا چل رہی ہے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دیگر حالات لائق شکر ہیں۔

فقط والسلام

شفیق الرحمٰن

۳/ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

﴿۷۲﴾

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

عزیز مکرم مولوی محمد صدر الحسن صاحب ندوی۔ حفظہ اللہ تعالیٰ ورعاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ مع جملہ متعلقین بخیر وعافیت ہونگے۔ اس سال بزرگوں کے مشورہ پر عزیزی طارق سلمہ کو ایک سال کے لیے ان کے دوستوں سے الگ کرنا ہے۔ قرعہ فال کاشف العلوم اورنگ آباد کے نام نکلا ہے کیونکہ وہ اس سال کامیاب ہوکر عالیہ ثالثہ شریعہ میں پہنچ گئے ہیں، قریب کے مدارس اس سے کم معیار کے ہیں۔ بھوپال اور بھٹکل میں عالیہ رابعہ تک تعلیم ہوگئی ہے اس سے بہتر اورنگ آباد ہی نظر آیا۔ آپ کی وہاں موجودگی مزید تقویت کا باعث بنی۔ مولانا محمد رابع صاحب، مولانا شہباز صاحب، مولانا محمد عارف صاحب نے پسند کیا اور اتفاق کیا۔ اب تک وہ روانہ ہو چکے ہوتے لیکن اورنگ آباد کے خاص حالات کے سبب تاخیر ہورہی ہے۔ آج ٹکٹ بنوانے جانا ہے۔ ۱۰ اور ۲۰ جون کے درمیان کسی روز ان کی روانگی ہوگی۔ ان کی سہولت کی خاطر ان کا بستر حامل رقعہ کی معرفت روانہ کررہا ہوں، اسے اپنے پاس رکھ لیں۔

حامل رقعہ جو آپ کے عزیز ہیں وہ قریب کے کسی مدرسہ میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ دیگر حالات لائق شکر ہیں۔

فقط والسلام

شفیق الرحمٰن ندوی

۳؍جون ۸۸ء

﴿۷۳﴾

برادر عزیز ومکرم مولوی محمد صدر الحسن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ اچھے ہونگے آپ کا مضمون ملا تھا اس کے بعد ہی مولانا محمد ثانی صاحب (جن کو اب مرحوم لکھتے ہوئے دل بھر آتا ہے) کا سفرنامہ شروع ہوگیا اس لیے ایک ہی طرح کی چیز شائع کرنا مناسب نہ معلوم ہوا ویسے آپ نے اچھا لکھا ہے اور سلسلہ جاری رکھیں امید ہے کہ آپ کچھ خیال نہ کریں گے اور دعاؤں میں یاد رکھیں گے روضہ اطہر پر سلام بھی عرض کردیا کریں گے۔ حادثہ کا لوگوں پر بڑا اثر ہے آپ لوگ مرحوم کے لیے دعا کریں برادرم علاء الدین صاحب کا بھی ایک مضمون ملا تھا شائع نہ ہوسکا معذرت کردیجئے گا۔ کسی مناسبت سے موقع ہوا تو شائع کریں گے۔

والسلام

شمس الحق ندوی

۱/۳/۸۲

﴿۷۴﴾

برادر عزیز ومکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب زید لطفہ

سلام مسنون، جدہ سے دہلی تک آپ کا خوب ساتھ رہا، اور آپ کی وجہ سے حد درجہ سفر آسان ہوگیا۔ مدینہ نبی ﷺ میں آپ سے ملاقات نہ ہوسکی، اس کی کسر سفر کی صحبت سے کچھ سود کے ساتھ پوری ہوگئی۔ خدائے پاک آپ کو دونوں جہاں میں سرخرو رکھے، اور ہم گنہگاروں کے لیے دعائے صلاح وفلاح کی توفیق بخشے۔

حامل رقعہ مولوی عبدالمجید الہ آبادی، سال گذشتہ دارالعلوم کے شعبۂ تکمیل ادب سے فارغ ہوئے ہیں، اس سال دارالافتاء میں داخل تھے، جامعہ اسلامیہ کے لیے درخواست دے رکھی تھی جو بفضل الٰہی منظور ہوگئی ہے اور انشاء اللہ مدینہ نبی میں آپ سے ملیں گے۔

سنجیدہ، نیک اور خدمت گذار طالب علم ہیں، زمانہ طالب علمی میں ان کی کلاس میں مجھے ان سے سب سے زیادہ انسیت رہی کہ ان کی سنجیدگی ومحنت اس کی متقاضی تھی۔

باعث تحریر یہ ہے کہ وہاں داخلہ وغیرہ میں بھی ان کی رہنمائی کریں، اور وہاں کے زمانۂ درس میں ان کی علمی سرپرستی بھی آپ کرتے رہیں۔ برادر عزیز مولانا اختر نسیم، مولانا نعمان الدین، مولانا وسیم وغیرہ کو سلام اور دعاء کی درخواست ہے۔

روضہ اطہر پر سلام، اور دوبارہ حاضری کی توفیق کے لیے بطور خاص مسجد نبویؐ میں دعا فرمادیں۔ والسلام مخلص

نور عالم امینی

۱۱ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

﴿۷۵﴾

تاریخ: ۱۹-۶-۱۴۲۳ھ م ۲۹-۸-۰۲

برادر عزیز ومکرم مولانا صدرالحسن صاحب ندوی سلمہ

سلام مسنون، خدا کرے آپ ہر طرح مع الخیر ہوں۔ عنایت نامہ اور ہم رشتہ مضمون ملا۔ ان شاء اللہ جلد ہی الداعی میں شائع ہوگا۔ اسی طرح کا دراسہ اگر آپ مولانا ذوالفقار علی دیوبندیؒ (والد ماجد شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی) کے شعری سرمایے کا کرلیتے، تو بڑی اچھی بات ہوتی۔ ان کے شعر میں عربوں کی سی عربیت ہوتی ہے اور زبان

وبیان میں کہیں عجمیت کی بو محسوس نہیں ہوتی۔ مخدومنا مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ان کی شعری معنویت کے بہت قائل تھے اور بار بار اس کا تذکرہ کرتے تھے۔

''الداعی'' کے وہ نسخے تو آپ کو ان شاء اللہ ضرور روانہ کیے جائیں گے، جن میں آپ کا مضمون شائع ہوگا۔ باقاعدہ اجرا کے لیے حضرت مہتمم صاحب کی منظوری ضروری ہوتی ہے، جو مشکل کام ہے۔ جب میں آیا تھا اس سے کئی سال بعد تک کوئی پابندی نہیں تھی، لیکن اب باقاعدگی آگئی ہے، اور دارالعلوم سے شائع ہونے والے سارے پرچوں کے متعلق یہی قانون بن گیا ہے۔ اس لیے، اس حوالے سے معذرت خواہ ہوں۔ بچوں کو سلام ودعا کہیے۔ آپ لوگوں کی آمد کے وقت 'جو بے قدری' ہوئی اس کا ملال ہے۔ صحت نے کسی قابل نہ چھوڑا۔

دعا گو ودعا جو

نور عالم امینی

(ایڈیٹر الداعی دارالعلوم دیوبند)

﴿۷۶﴾

۱۴ر جنوری ۲۰۰۴ء

محترم ومکرم مولانا محمد صدرالحسن مدنی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوگا

آل انڈیا تعلیمی وملی فاؤنڈیشن نئی دہلی کے تحت چلنے والے دینی مدارس ومکاتیب کے لیے مالی تعاون حاصل کرنے کی غرض سے فاؤنڈیشن کے نمائندہ مولانا افروز عالم ندوی رمضان شریف میں جناب والا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے جس خوشدلی

سے فاؤنڈیشن کی مالی امداد کی، محبت وشفقت اور اخلاق کریمانہ کا معاملہ فرمایا۔ اس کرم فرمائی کے لیے میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اسی طرح فاؤنڈیشن کی اخلاقی و مالی مدد کرتے رہیں گے۔

الحمدللہ فاؤنڈیشن کے تحت یوپی، بہار، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں سات مدرسے ایک مکتب، ایک مدرسۃ البنات، لڑکیوں کی عصری تعلیم کے لیے ایک ملی گرلز اسکول انگلش میڈیم (سی بی ایس سی) اور ٹیکنیکل تعلیم کے لیے ایک انجینئرنگ کالج قائم ہیں اور مزید تعلیمی اداروں کے قیام کا ارادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وعافیت سے نوازے، کاروبار میں ترقی عطا کرے اور دنیا آخرت کی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔ مخلص

محمد اسرار الحق قاسمی

(ممبر پارلیمنٹ)

۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی! مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے مزاج بخیر ہو۔

گذشتہ مہینوں میں تین خطوط جو آپ کی خدمت میں روانہ کیے گئے تھے، اس کا خلاصہ اس طرح تھا:

۱۔ مسلم حکومتوں کو کمزور وکھوکھلا کرنے والی ایجنسیاں ہندوستان میں اسلام ومسلمانوں کے لیے خدمات کرنے والے دماغوں کو خاموش کردینے کے لیے سرگرم ہوگئی ہیں۔

۲۔ شکوک وشبہات اور بدگمانیاں اتنی تیزی سے بڑھائی اور پھیلائی جارہی ہیں کہ افراد کے ساتھ تنظیمیں بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں ہیں۔

۳۔ کردارکشی کی مہمیں بھی فروغ پارہی ہیں۔

۴۔ دینی وملی قیادت نیز رہنماؤں کو نفسیاتی واعصابی تناؤ میں مبتلا کرکے تمام تعمیری سرگرمیوں کو منجمد کردینے کی کوشش ہورہی ہے۔

۵۔ داخلی انتشار اور باہمی اختلافات کو بڑھایا جارہا ہے۔

ادھر پھر ضرورت محسوس ہوئی کہ آپ کی خدمت میں فوری طور پر چند باتیں رکھی جائیں تاکہ دانا دشمن اور نادان دوست کے چالوں سے آگاہ ہوسکیں۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ دشمن ہمیشہ ہوا اکھاڑنے کی کوشش کرتا ہے اور جس قوم کی ہوا اکھڑ جائے اس کا وجود بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

گذشتہ کئی سالوں سے یہ کوشش ہورہی ہے کہ مسلمانوں کو خوفزدہ کیا جائے جس میں فسادات، پولس کی زیادتیاں، حکومت کی مشنریوں کا تعصب، مختلف الزامات کے ذریعہ گرفتار کرنا، ٹاڈا کا اندھا استعمال، اسلامی فنڈا منٹلزم کے نعرے کے ذریعہ اسلام پسند مسلمانوں کے خلاف ماحول بنانا شامل ہے۔ یہ ساری چیزیں خارجی ذرائع ہیں جو یقیناً خطرناک ہیں لیکن اس سے زیادہ مہلک طریقہ کار یہ اختیار کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اندر انتشار داخلی طور پر پیدا کرایا جائے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے:۔ ۱۔ اختلافی مسائل کو ابھارنا، جس میں عقائد، سلوک ومعاملات کو خاص طور پر

ابھارنے کی کوشش کی جارہی ہے اور کی جائے گی۔۲۔ تنظیمی اور جماعتی عصبیتوں کو ہوا دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس کو مزید قوی کی جائے گی۔۳۔ دانشوروں کا وہ گروہ (جو درحقیقت ماضی قریب وبعید میں آزاد خیالی کے لیے مصروف تھا) اسے دانشوروں کے لباس میں پیش کیا جارہا ہے اور آئندہ ان کو پوری قوت کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔۴۔علماء اور عام مسلمانوں میں بالعموم اور دانشوروں میں بالخصوص کشیدگی اور دوری پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔۵۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی وحدت وسالمیت کو ختم کرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔۶۔ ایسے ارباب اقتدار کے قریب یا منسلک یا قربت کے خواہش مند حضرات کے ذریعہ اختلافات کو وسیع کرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔۷۔عوام میں باعزت اور قابل احترام شخصیات کی حیثیت کو مجروح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ۸۔ تنظیمی اختلافات وذاتی اختلافات کو وسیع کرنے کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیے جارہے ہیں۔

الف۔فلاں شخص اور فلاں تنظیم فلاں ملکی اور غیر ملکی ایجنٹ ہے۔

ب۔ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فلاں شخص فلاں ایجنسی کے لیے کام کرتا ہے۔

ج۔فلاں شخص اور فلاں تنظیم ہماری تنظیم کے خلاف کام کررہا ہے۔

د۔فلاں شخص نے فلاں کو کو خرید لیا ہے اور وہ شخص اب کسی دوسرے کے لیے کام کررہا ہے۔

ز۔فلاں شخص ملک کے اندر بے امنی پیدا کرنے کی کوشش کررہا ہے یا انتشار پسندوں کو مدد کرتا ہے۔

س۔فلاں شخص اپنی لیڈرشپ حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

یہ ساری باتیں ایک دوسرے کو رازدارانہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ خاموشی سے جنگل کی آگ کی طرح غلط فہمی اور انتشار پیدا ہوجائے اس کام میں ایسے حضرات بھی دھیرے دھیرے شامل ہوتے جارہے ہیں جو ہمیشہ اصول کی باتیں کرتے ہیں اور قرآن کی تعلیمات اور اسوۂ رسولؐ کی گفتگو کرتے رہے ہیں۔کسی بھی افواہ یا غلط بیانی کی تحقیق کرانا بھی گوارہ نہیں کرتے۔انفرادی گفتگو غیبت سے بھرپور اور اتہامات والزامات سے لبریز ہوتی ہے۔اوپر کی ساری باتیں بہت ہی منظم انداز میں کی جارہی ہیں۔

مسلمانوں (امت کے سواد اعظم) کے لیے یہ نازک وقت ہے، جب کہ ایک طرف بیرونی خطرات بڑھتے جارہے ہیں تو دوسری طرف اندرونی کمزوریاں پیدا کرنے اور انھیں بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس اور حالات پر نگاہ رکھنے والے افراد حقائق کو سامنے رکھیں تاکہ دشمنوں بالخصوص صیہونی چالوں کو ناکام بنایا جاسکے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ راہ راست پر قائم رکھے۔دین وملت اور ملک کی خدمت کرنے کی قوت عطا کرے۔آمین۔

والسلام

(ڈاکٹر محمد منظور عالم)

﴿۷۸﴾

تاریخ: ۱/۵/۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معظمی ومحترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بخیر وعافیت دینی وتدریسی، دعوتی، سماجی وملی کاموں میں مصروف ومشغول ہونگے!

سال گذشتہ جناب والا کی خدمت میں دو خطوط (پہلا خط ۲۰ر فروری ۱۹۹۲ء کو اور دوسرا خط ۲۰ر جون ۱۹۹۲ء کو) بھیجے گئے تھے جن میں ہندوستان میں ملی ودینی قیادتوں، دینی اداروں، مدارس وجامعات اور ہنما شخصیات کو اسلام دشمن طاقتوں کی جانب سے درپیش خطرات کی طرف اشارے کیے گئے تھے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ تغیر پذیر بین الاقوامی حالات اور یہودی ونصرانی طاقتوں کی توسیع پسندانہ پالیسیوں اور تسلط کے دباؤ نے ہندوستان میں ملت اسلامیہ کو پریشانیوں سے دوچار کردیا ہے۔

معظمی! اب اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلم حکومتوں کو معاشی وفوجی اور سیاسی اعتبار سے کمزور وکھوکھلا کرنے والی اور اسلام ومسلمانوں کے لیے فکرمند اور کچھ کر گذرنے والے دماغوں کو خاموش کردینے کی کامیاب حکمت عملی اختیار کرنے والی تجربہ کار ایجنسیوں اور طاقتور ہاتھ اب ہندوستان میں بھی سرگرم عمل ہوگئے اور ہر قسم کے نمونے کے تجربے کر کے ملت کے ملی اتحاد قیات کا اندازہ کرنا چاہتی ہے۔ ملک میں آئندہ آنے والے دن بہت پریشان کن ہوسکتے ہیں، کیونکہ گذشتہ پندرہ سالوں کے اندر دنیا کے مختلف حصوں میں تجربہ کار ایجنسیوں نے ہر ممکن ذریعہ سے امت

کے سیاسی، دینی، علمی ودماغی سرگرمیوں کو ہمیشہ کے لیے خاموش کردینے کی کوشش کی ہے۔

آپ مجھ سے کہیں زیادہ اس بات سے واقف ہیں کہ پوری اسلامی تاریخ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہودی اور عیسائی ہی سب سے زیادہ سرگرم عمل رہے ہیں اور انھوں نے ہی علماء اور شخصیات کو آپس میں ٹکرایا ہے۔ نیز عوام کو ان سے بدظن کرانے کی ترکیبیں کی ہیں اور موجودہ مادی دور میں یہ کام اور بھی آسان ہوگیا جبکہ مکروفریب کی نئی نئی شکلیں پیدا ہوگئی ہیں۔

مجھے اندیشہ ہے کہ اچانک پیدا ہونے والے سنگین حالات میں کہیں ایسا نہ ہو کہ اصل دشمن اور اس کے مہرے آنکھوں سے اوجھل رہیں اور بادی النظر میں نتیجہ کچھ سے کچھ نکل آئے۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ بہت ہی دانشمندی کے ساتھ ایسی پیش بندیاں اور ممکنہ خطرات کا سامنا کرنے کے لیے ایسے اقدامات قبل از وقت کرلیے جائیں جس سے ہندوستان میں اعداء دین کی زیرزمین ہونے والی کوششیں کامیاب نہ ہوسکیں اور خدانہ کرے کہ کسی مرحلہ پر ایسا ہو کہ پوری قیادت کی صفوں پر سناٹا طاری ہوجائے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس وقت منصوبہ بند طریقہ پر ملک میں جس طرح کا ماحول بنایا جارہا ہے اس کے نتیجہ میں صحیح باتوں کو سمجھنے میں بھی اکثر وبیشتر افراد کو دشواری پیش آنے لگتی ہے۔ شک وشبہات اور بدگمانیاں اتنی تیزی سے بڑھائی اور پھیلائی جارہی ہیں کہ افراد کے ساتھ ساتھ اب تنظیمیں بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں ہیں اور بتدریج اس کا شکار ہوتی جارہی ہیں۔ کردارکشی کی مہمیں بھی بہت تیزی سے فروغ پارہی ہیں اور یہ مشن مسلسل پھل پھول رہا ہے۔

اسی طرح بے شمار ایسے کام اور مشغلے کیے جانے لگے ہیں جس سے امت مسلمہ کی قیادت یا اچھے اشخاص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ دھیرے دھیرے معاملہ یہاں تک جا پہونچا ہے کہ اگر بڑی

سے بڑی شخصیت پر آنچ آئے یا اسے گزند پہنچے تو عامۃ المسلمین کی جانب سے اس کا ردعمل بھی شاید نہ آئے۔ اس لیے بہت ہی فکر کے بعد آخری بار یہ تحریر آپ کی خدمت میں ارسال کی جارہی ہے تا کہ ہر پہلو سے مستعد رہیں اور گردوپیش پر گہری نظر رکھی جائے نیز ہر ہونے والی حرکت کے پڑنے والے اثرات کا بروقت جائزہ لے کر اقدامات کی جدوجہد کیجائے۔

دعاؤں کی درخواست کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

والسلام

(ڈاکٹر محمد منظور عالم)

﴿79﴾

معظمی ومحترمی، حفظکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ آپ بعافیت ہوں

ہندوستان میں اسلام کی نشر واشاعت، اسلام کے تحفظ، علوم اسلامیہ کی ترویج وتشریح، مراکز علم ودانش کے استحکام وبقا کے لیے ابتداء ہی سے علماء ومفکرین مسلسل سرگرم عمل رہے ہیں۔ ہندوستان کی اسلامی تاریخ میں ملت کی رہنمائی کے ضمن میں مدارس اسلامیہ کا وجود ودائرہ اثر ووسعت ایک نا قابل تردید حقیقت ہے جس نے اعداء کے تمام فکری وثقافتی حملوں، لہروں کو اپنے خاموش، ٹھوس، تعمیری انداز عمل سے ناکام بنادیا ہے اور آج بھی یہ اسلامی قلعے، دینی دانشگاہیں اپنے اندر وہ قوت وطاقت ومسیحائی رکھتی ہیں کہ پوری ملت کو فیضیاب اور ان کی حقیقی تربیت کا فریضہ بآسانی انجام دے سکتی ہیں۔

یہ تمام دینی مدارس، انکا نظام اور ان کو حرکت وقوت دینے والے ممتاز علمائے امت کے لیے عظیم سرمایہ اور ہند میں ملت کے نگہبان ہیں۔ جیسا کہ خود مدارس دینیہ بھی

ایک قیمتی سرمایہ ہی ہیں۔

مسلم عہد حکومت ہی سے ہند کے مختلف خطوں میں دینی وعربی مدارس کا وجود عمل میں آتا رہا ہے۔ اور صدیوں کے نشیب وفراز میں حالات کی سختی کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کرتے رہے ہیں اور آج بھی مسلمانوں کے محکوم واقلیت میں ہونے کے باوجود اللہ کے فضل وکرم سے پورے ملک میں مدارس اسلامیہ کا ایک طویل سلسلہ موجود ہے جس کی تعداد اور مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہورہا ہے۔

ملک کے بدلتے ہوئے حالات، سماجی تغیرات، سنگین ملی مسائل، عصری مطالبات کی روشنی میں اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ تمام دینی وعربی مدارس وجامعات کے مقاصد، طریقۂ تعلیم ومشکلات اور ان کے حقیقی علمی وافرادی کارناموں کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا جائے تا کہ ملک کے تمام اسلامی اداروں کے متعلق تفصیلی ومکمل تعارف پر مشتمل ایک ڈائرکٹری شائع کی جائے جس کی افادیت کا اظہار تمام مدارس کے ایک دوسرے کے ساتھ مسائل ونظام کے بارے میں واقفیت کی صورت میں ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک سوالنامہ مدارس کے ذمہ داروں کے لیے تیار کیا گیا ہے جس کے بعض اجزاء محفوظ ونا قابل اشاعت ہوں گے۔ البتہ عمومی افادیت کی چیزیں منظر عام پر آئیں گی۔

توقع ہے کہ آپ اپنے قیمتی لمحات میں سے تھوڑا سا وقت اس مقصد کے لیے ضرور فارغ فرمائیں گے۔

والسلام

دعاجو

ڈاکٹر منظور عالم

چیرمین

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی

﴿۸۰﴾

مورخہ: 29-10-14

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالی جناب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلامی اقدار کے فروغ میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی خدمات جلیلہ سے قلب ونظر کو منور رکھنے کے لیے انسی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) نے سماجیات، ادبیات، قانون اور اسلامیات کے میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دینے والے ممتاز علما اور دانشوروں کے اعزاز میں ''شاہ ولی اللہ ایوارڈ'' کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ واضح رہے کہ ایک لاکھ روپے کی رقم اور ایک مومنٹو پر مشتمل یہ ایوارڈ ہر سال کسی منتخب عالم و دانشور کو پیش کیا جاتا ہے۔

اس اسکیم کا انتظام وانصرام اور اس کا نفاذ ایک خود مختار بورڈ کرتا ہے۔ بورڈ نے ممتاز علماء اور دانشوروں پر مشتمل ایک مجلس کی تشکیل کی ہے جو ہر سال ایوارڈ کی حقدار شخصیت کا انتخاب کرتی ہے۔

۲۰۱۳ء کے شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے لیے ''تعلیم اسلامی تناظر میں'' کا موضوع منتخب کیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ کسی ایسے عالم ودانش ور کو دیا جائے گا، جس نے تعلیم کے میدان میں کوئی ایسا کارنامہ انجام دیا ہو، جس سے تعلیم کے سلسلے کی کوئی اہم ضرورت بھی پوری ہو رہی ہو اور ارباب علم ودانش کی نگاہ میں اسے اعتبار بھی حاصل ہو۔

اس ایوارڈ کے لیے موزوں و مستحق عالم ودانشور کے نام کی تجویز کے لیے ادارہ آپ سے ملتمس ہے۔ نام تجویز کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۴ء مقرر کی گئی ہے۔

نامزد عالم ودانشور اور ان کی کاوشوں کی حتی الامکان تفصیلات کے ساتھ تجویز کو

منسلکہ فارم پر کرنے کی زحمت فرمائیں۔

مزید برآں اسلامی فکر رکھنے والے حضرات کی حوصلہ افزائی کے لیے ہر سال معینہ عنوان پر سب سے عمدہ مقالہ لکھنے والے اسکالر کو مبلغ پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپے کا نقد انعام مختص کیا گیا ہے۔

۲۰۱۳ء کے لیے مقالے کا عنوان ''تعلیم اسلامی تناظر میں'' طے کیا گیا ہے۔ مقالہ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۴ء مقرر کی گئی ہے۔

شاہ ولی اللہ ایوارڈ اور مقالہ لکھنے سے متعلق قواعد وضوابط اور دیگر تفصیلات آئی او ایس کے مختصر تعارف کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

میں اس سلسلے میں آپ کے بیش قیمت تعاون کا خواہاں ہوں۔

والسلام

(ڈاکٹر محمد منظور عالم)

چیئرمین، آئی او ایس

﴿۸۱﴾

مکرمی ومحترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو یہ جان کر مسرت ہوگی کہ ہماری دعوت پر اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی نے اپنے چھٹے فقہی سیمینار کا انعقاد جامعہ دار السلام عمر آباد میں طے کیا ہے۔

جامعہ ہال میں اس کارروائی کا آغاز ۳۱ر دسمبر ۹۳ء جمعہ کے دن بعد نماز مغرب ہوگا۔ اور اختتامی اجلاس ۳ر جنوری ۹۴ء کی شام چار بجے انجام پائیگا۔ انشاء اللہ اس سیمینار میں ملک وملت کے مایہ ناز علماء اور دانشوروں کے علاوہ اسلامی دنیا

کی نامور شخصیتیں بھی فکر انگیز مقالات و بیانات کے ساتھ رونق مجلس ہوں گی۔

اس اہم سیمینار میں آپ کی شرکت ہمارے لیے باعث مسرت ہوگی، امید کہ آپ ضرور شرکت فرمائیں گے۔ شکریہ

الداعی

کاکا سعید عمری

معتمد عمومی

﴿۸۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی و محترمی مولانا مفتی محمد صدرالحسن ندوی مدنی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ اسلام وہ دین فطرت ہے جو قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا رہے گا، اور ہر عہد میں جو مسائل پیدا ہوتے رہیں گے، کتاب وسنت کی روشنی میں وہ حل کیے جائیں گے۔ اسی پس منظر میں ہر دور کے علماء وفقہاء نے اپنے عہد کے نئے مسائل کو حل کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ ان ہی کوششوں کا ایک اہم ترین حصہ ''اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا'' ہے جس کی بنیاد فقیہ العصر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی نور اللہ مرقدہٗ نے رکھی اور جن کی قیادت اور رہنمائی میں اس نے کامیابی کے ساتھ علم وتحقیق کا سفر طے کیا ہے۔

یہ بات مسرت کی ہے کہ اس اکیڈمی کے بنیادی خط وخال علم وفن کے شہر حیدرآباد ہی میں طے پائے تھے، اور اس کا چوتھا سیمینار اسی شہر میں دارالعلوم سبیل السلام کی

دعوت پر منعقد ہوا تھا، پھر حضرت قاضی صاحبؒ کی حیات ہی میں ان کی شدید علالت کے دوران یہ بات طے پائی کہ دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد ہی کو اس کے چودھویں فقہی سیمینار کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہو، افسوس کہ اس خواب کے شرمندۂ تعبیر ہونے سے پہلے ہی وہ راہی بحق ہوگئے اور اپنی یہ امانت ہم لوگوں کے سپرد کر گئے جس کو آگے بڑھانا اور اپنی منزل کی طرف گامزن رکھنا ہم سبھوں کی ذمہ داری ہے۔

چنانچہ ہمیں آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ انشاء اللہ ۲۰/۲۱/ ۲۲/جون ۲۰۰۴ء (۱/۲/۳/جمادی الاولی ۱۴۲۵ھ) روز یکشنبہ، دوشنبہ وسہ شنبہ کو جامعہ ہذا کے احاطہ میں سیمینار منعقد ہوگا عالمی حالات اور وقت کے تناظر میں جن موضوعات پر یہ سیمینار منعقد ہو رہا ہے، بلاشبہ یہ اہمیت کے حامل ہیں۔

موضوعات یہ ہیں...... (۱) مسلم وغیر مسلم تعلقات (۲) اسلام اور امن عالم (۳) اہم سماجی مقاصد کے لیے وقف کا قیام (۴) جلاٹین اور دیگر کیمیاوی اشیاء کا حکم۔

دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد جس کے قیام پر ۳۲ سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے، ہندوستان اور بالخصوص جنوبی ہند کی ایک ممتاز دینی درسگاہ ہے، جس میں ابتدائی جماعت اور شعبۂ حفظ سے لے کر دورۂ حدیث شریف تک اور اس کے بعد بھی تخصصات کی جماعتیں قائم ہیں، اور بحمد اللہ مسلسل اس کی علمی ترقی کا سفر جاری ہے۔ یہ تعلیمی ادارہ آپ کی تشریف آوری کے لیے چشم براہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس سیمینار میں شرکت کر کے اپنے افکار سے استفادہ کا اور میزبانوں کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

والسلام

بدرالحسن القاسمی (معتمد تعلیم)

معاون کنوینر

﴿۸۳﴾

محترم المقام مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

بڑی مسرت کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مدرسہ عربیہ دار العلوم اورنگ آباد کا عظیم الشان جلسہ سالانہ زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام مدظلہ العالی (قاضی القضاۃ امارت شرعیہ بہار واڑیسہ وسکریٹری آل انڈیا ملی کونسل) مورخہ ۱۱رجنوری ۱۹۹۵ء مطابق ۹رشعبان ۱۴۱۵ھ بروز بدھ بوقت ۸رساعت صبح بمقام مدرسہ عربیہ دار العلوم یکخانہ مسجد روہیلہ گلی اورنگ آباد منعقد کیا جارہا ہے۔ اس موقع پر طلبائے دار العلوم کا مختصر تقریری پروگرام ہوگا اور تکمیل حفظ کلام پاک کرنے والے طلباء کی دستار بندی کی جائے گی۔

آپ سے گذارش ہے کہ اس جلسے میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔

الداعی

(مولانا مفتی) محمد معز الدین قاسمی

(مہتمم مدرسہ عربیہ دار العلوم اورنگ آباد)

﴿۸۴﴾

بسمہ تعالیٰ

۶ر اکتوبر ۲۰۰۰ء

برادر مکرم! مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ بخیر ہوں گے۔

کتاب کی اشاعت کے مالی تعاون کی غرض سے NCPUL دہلی

National Council for Promotion of Urdu Language کا فارم روانہ ہے۔ کسی اچھے مطبع کے تجربہ کار شخص سے مطلوبہ معلومات کی خانہ پری کیجئے۔ اس فارم کی زیراکس کاپی کرا لیجئے تا کہ ایک خراب ہو تو دوسرا استعمال کرسکیں اور اخراجات کی رسیدیں بعد میں داخل کرنی ہیں۔

NCPUL کا پورا پتہ ان کے ماہنامہ اردو دنیا میں مل جائیگا اور ڈائرکٹر کے نام بھیجئے۔ اگر دہلی جانا ہو تو براہ راست داخل کیجئے۔ ۲۵۰۰۰ (پچیس ہزار روپئے) تک تعاون منظور کر لیتے ہیں۔ آپ مہنگائی کو سامنے رکھتے ہوئے پورا بجٹ بنوائے۔

کتاب کی ایک زیراکس کاپی فوراً پروفیسر محمد اجتباء ندوی مدظلہ کی خدمت میں بھیجد یجئے۔

فقط

والسلام

اقبال حسین (حیدرآباد)

﴿۸۵﴾

محمد اقبال حسین ندوی

۳۰/۱۲/۲۰۰۴ء

برادر مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مع اہل وعیال بخیر ہوں گے

میں نے پروفیسر محمد نعمان خان صاحب کو خط لکھ دیا ہے۔ انشاء اللہ وہ دعوت

نامہ ارسال کریں گے۔ضروری بات یہ ہے کہ میں بھی دہلی سیمینار میں شریک ہونا چاہتا ہوں، جیسا کہ آپ جانتے ہیں موضوع: غلام علی آزاد بلگرامی اور عربی ادب میں ان کی خدمات'' ہے۔ایک دن کا سیمینار ۲۴؍فروری ہے۔ طے ہے کہ ہر ایک مقالہ نگار غلام علی آزاد بلگرامی کے کسی نہ کسی پہلو پر مقالہ لکھے گا۔حیدرآباد میں غلام علی آزاد بلگرامی کا دیوان ''سبعہ سیارہ'' دستیاب نہیں ہے۔اگر آپ کے پاس دستیاب ہے تو آپ یہ تحریر کیجئے کہ ان کے قصائد کے موضوعات کیا ہیں۔یعنی کن کن اصناف شعری کا احاطہ کرتے ہیں۔میرا ارادہ ہے ان کی شاعری کے کسی ایک صنف پر مقالہ قصائد کی روشنی میں لکھوں۔یا خاص صنف سے متعلق اہم قصیدہ کا تجزیہ کردوں۔مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

فقط

والسلام

اقبال

﴿۸۶﴾

۲۰۱۲/۶/۴ء

مکرم ومحترم مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا محبوب اخبار اورنگ آباد ٹائمز ۴۵ویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔اس طویل مدت میں اس روزنامہ نے قوم وملت کی جس طرح خدمت کی ہے اور بے باکانہ اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور ملت کے مسائل کو جس طرح ارباب حکومت کے سامنے پیش کیا ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ملت کا یہ ترجمان پوری ثابت قدمی کے ساتھ

آئندہ بھی اپنی ان روایات کو حرز جاں بنا کر اپنا صحافتی سفر طے کرتا رہے گا۔

آپ سے التماس ہے کہ اس موقع پر اپنے گرانقدر تاثرات سے اس روزنامہ کو شادکام فرمائیں اور اس کی ترقی کے لیے دعا بھی کریں۔والسلام

شعیب خسرو

مدیر اعلیٰ روزنامہ اورنگ آباد ٹائمز

﴿۸۷﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱؍ستمبر ۹۳ء

بخدمت جناب محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب، حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج بخیر

آپ کا مکتوب گرامی مورخہ ۹۳/۹/۱۴ موصول ہوا۔چھٹے فقہی سیمینار میں آپ کی شرکت کی اطلاع سے خوشی ہوئی۔اھلاً وسہلاً

آپ نے مدراس سے عمرآباد پہنچنے کا راستہ معلوم کیا ہے، جواباً تحریر ہے کہ مدراس سے آپ آمبور AMBUR آئیں گے، مسافت تقریباً ۱۸۵ کلومیٹر ہے۔ مدراس سے آمبور پہنچنے کے لیے آپ کو یہ ٹرینیں مدراس سینٹرل اسٹیشن سے ملیں گی۔

مدراس بنگلور پر برنداون ایکسپریس ۷:۱۵ صبح یہ ٹرین آمبور ۱۰ بجے پہنچتی ہے۔

مدراس Koval ایکسپریس ۶:۰۰ صبح یہ ٹرین آمبور ۸:۴۰

مدراس بنگلور ایکسپریس ۱۳:۳۰ دوپہر یہ ٹرین آمبور ۱۶:۴۰ سہ پہر

یا آپ مدراس سے آمبور بس کے ذریعہ بھی آسکتے ہیں، مدراس سے آمبور تک کا فاصلہ پانچ سے ساڑھے پانچ گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔

اگر آپ مدراس شام کے وقت پہنچے تو مدراس سے ایک ٹرین ۷:۵۵ اپر نکلتی ہے وہ ۱۰:۲۱ پر آمبور پہنچاتی ہے۔ اس کا نام ہے جولار پیٹ ایکسپریس Jolarpet آمبور سے عمر آباد آٹھ کلو میٹر ہے صبح سے شب دس بجے تک بسیں ملتی ہیں۔ اگر مدراس پہنچنے کا وقت معلوم ہو جائے تو ہمارے نمائندے مدراس اسٹیشن پر آپ کو ملیں گے انشاء اللہ۔

والسلام علیکم

انیس الرحمٰن اعظمی

﴿۸۸﴾

باسمہ تعالیٰ

از: حیدر آباد

مورخہ ۸/ اگست ۲۰۰۷ء

محترم المقام عالی جناب ڈاکٹر محمد صدر الحسن صاحب!

تسلیمات۔ حد درجہ شکر گذار ہوں کہ آپ نے ماہنامہ ''الکوثر'' جیسے مذہبی جریدہ کو میرے پتے پر ارسال کرنے کی زحمت گوارا فرمائی۔ گذشتہ دس سال میں اورنگ آباد سے رابطے ٹوٹ سے گئے ہیں۔ اس شہر سے اب ماشاء اللہ تین چار ماہنامے شائع ہو رہے ہیں۔ کسی رسالہ کے مدیر کو نہ تو رسالہ روانہ کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی مدیر میرے روانہ کردہ مضامین کی اشاعت پر سنجیدہ نظر آتا ہے۔ یہ کوئی شکایت نہیں بلکہ حقیقت ہے جس کا اظہار لازمی تھا۔ آپ کے جریدہ کے لیے عنقریب مضمون ارسال کروں گا۔ رسالہ کی خوبصورتی اور معیار کے لیے مبارکباد قبول فرمائیے۔ آپ کی کتاب **ہندوستان کے عربی نعت گو شعراء** کے لیے ہی نہیں بلکہ اردو نعت گو شعراء کے جائزہ کے لیے حوالے کا درجہ رکھتی ہے۔ ابھی میرے ایک ریسرچ اسکالر نے آزادی کے

بعد حیدر آباد میں نعت گوئی جیسے عنوان پر مقالہ لکھنے کے دوران آپ کی کتاب اور الکوثر کا حوالہ حاصل کیا ہے۔ غرض رسالہ کی وصولی کی رسید کے طور پر یہ چند کلمات تحریر کر رہا ہوں امید ہے کہ یہ مراسلت مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔

احباب کی خدمت میں سلام علیک پیش ہے۔

فقط

مجید بیدار

﴿۸۹﴾

Date:13/4/95

محترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ ۲۱/ اپریل بروز جمعہ انشاء اللہ یوم اقبال کمیٹی، اورنگ آباد کے زیر انصرام یوم اقبال منایا جا رہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ ''اقبال اور قرآن'' کے عنوان پر مقالہ پیش فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

نوٹ:۔ خواندگی مقالہ کا دورانیہ ۲۰ منٹ ہے۔

والسلام

محمود صدیقی

سکریٹری یوم اقبال کمیٹی اورنگ آباد

وقت: بعد نماز عصر

مقام: لیڈیز کالج، نوکھنڈہ محل، جوبلی پارک، اورنگ آباد

﴿۹۰﴾

باسمہ تعالیٰ

محبّ محترم جناب مولانا محمد صدرالحسن صاحب ندوی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۹۴/۲/۲۲ء کا مرسلہ لفافہ ۲۶/رمضان کو دوران سفر نظر نواز ہوکر موجب فرح وسرور وکاشف احوال بنا۔ آپ نے دستور قدیم کی لاج رکھتے ہوئے منشور کاشف ارسال فرمایا خدا کرے یہ نذرانہ مسلسل ملتا رہے کسی کی نظر نہ لگے آپ نے منشور میں کلام منظوم کے نشر کا تذکرہ فرمایا ہے خدا کرے چھپنے کے بعد وہ ضرور مکشوف ہو مستور نہ ہو دو تین اپریل کو آپ نے پٹنہ میں ہونے والے جس اجتہادی مسئلے کا تذکرہ فرمایا ہے اس کا دعوت نامہ تو ابھی تک ناکارہ کو موصول نہیں ہوا۔ ویسے تو اس سیمینار میں مجتہدین ہی کو شرکت کا حق ہے اور یہ ناکارہ تو اس فہرست سے خارج ہے آپ نے بہار کے آخری ہونے اور ختم ہونے پر اظہار حسرت فرمایا ہے تو سنئے ۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

ویسے حقیقت یہ ہے آپ اور اہل محفل ناکارہ کو بھی بہت یاد آتے ہیں اب دیکھئے وہ منظر دوبارہ کب اور کہاں نصیب ہوتا ہے۔ امید کہ آئندہ بھی مراسلت کا سلسلہ جاری رہیگا۔ واقفین حضرات سے حسب موقع سلام عرض کردیں۔ فقط والسلام

حبیب اللہ قاسمی

۱۴۱۴/۹/۲۷ھ

﴿۹۱﴾

بسمہ تعالیٰ

برادرم مولانا محمد صدرالحسن ندوی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ دنوں ٹونک کا ایک سفر پیش آیا تھا، ٹونک جو ایک مسلم ریاست تھی اور جو علم وادب کی امین اور مسلم تہذیب وثقافت کا مظہر تھی، آج یہ سب کچھ داستان پارینہ ہے البتہ وہاں کا مولانا آزاد عربک اینڈ پرشین انسٹی ٹیوٹ جو نادر ونایاب مخطوطات کا ذخیرہ ہے، اس کی عظمت رفتہ کی یاد ضرور دلاتا ہے وہاں سے واپسی پر جو تاثرات قلم بند ہوئے ہیں وہ پیش خدمت ہیں۔ آپ کی گرانقدر رائے کا حسب سابق انتظار رہے گا۔

مخدومی ریاض الدین فاروقی صاحب مدظلہ کی خدمت میں میرا سلام عرض فرمادیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ دونوں کی خدمت میں سلام کہلوا رہے ہیں۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے

والسلام

امین الدین

﴿۹۲﴾

بسمہ تعالیٰ

امین الدین شجاع الدین

4/11/92

برادر مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منشور کاشف نظر نواز ہوا'شکر نگر کی سیر' کی اشاعت کا شکریہ، جزاکم اللہ خیرا، کسی رسالہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ MICRO-BOOK ہو جس میں متنوع مضامین کو ایک لڑی میں پرودیا گیا ہو، ماشاء اللہ آپ کا منشور کاشف بڑی حد تک اس خوبی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

ایک دوستانہ شکایت اور عرض آپ سے یہ ہے کہ آپ میرے نام کے ساتھ 'مولانا' نہ تحریر فرمائیں اولاً تو یہ کہ مجھے اس کا استحقاق کسی اعتبار سے نہیں اور ثانیاً میں نے اس برادری سے بہت زخم بھی اٹھائے ہیں وہ چاہے ندوہ ہو یا جے پور کا جامعہ ہدایت۔

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے نم ناک
نہ زندگی' نہ محبت' نہ معرفت' نہ نگاہ

اور بقول آسی۔

دل ایسی چیز کو ٹھکرا دیا نخوت پرستوں نے
بہت مجبور ہو کر ہم نے آئین وفا بدلا

وہ تو خیر ہوا کہ حضرت قاری محمد طیب علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا علی میاں مدظلہ کو اس چشم گنہ گار نے قریب سے دیکھا اور خیر و شر میں تمیز کا سلیقہ آیا ورنہ اس برادری کا حال مجھ سے زیادہ آپ پر واضح ہونا چاہئے اور انشاء اللہ ہوگا ہی۔ آپ کے لیے میرے دل میں زمانہ طالب علمی (اور اب بھی طالب علم ہی ہوں) سے بڑی قدر ہے، منزلت ہے اللہ اس حسن ظن کو ہمیشہ قائم رکھے۔

مخدومی ریاض الدین فاروقی صاحب اور پروفیسر عبدالوہاب صاحب مدظلہ سے سلام عرض فرمادیں اور ان دونوں تک بھی میری جانب سے اشاعت مضمون کے لیے شکریہ کے کلمات پہنچادیں' اللہ آپ کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ والسلام

آپ کا بھائی

امین الدین

﴿۹۳﴾

باسمہ تعالیٰ

۲۱/نومبر ۹۲ء

برادر مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ نظر نواز ہوا۔ آپ نے بجا تحریر فرمایا کہ مدارس عربیہ کی اہمیت وافادیت سے انکار ممکن نہیں۔ بندہ اس کا قائل ہے اور مدرسوں کی فضاؤں میں سانس لینے کا گنہ گار بھی' بس دل کی جو بات اپنوں سے کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مدارس نخلستان ہوں' قبرستان نہ ہوں۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ آپ جیسے گنتی کے چند ایک نفوس قدسیہ ہیں جن سے اسلاف کے نقوش کبھی کبھی کچھ ابھرتے معلوم پڑتے ہیں' خدا آپ کو اور آپ جیسوں کو نظر بد سے بچائے اور علماء سوء کے زمرے میں آنے سے بھی بچائے کہ افسوس کہ اکثریت آج ان ہی کی ہے' زخم خوردہ ہوں اس لیے کہتا ہوں اور درد دل اپنوں ہی سے کہا جاتا ہے بقول آسی مرحوم۔

دل ایسی چیز کو ٹھکرا دیا نخوت پرستوں نے
بہت مجبور ہو کر ہم نے آئین وفا بدلا

ورنہ علماء حق ہیں ان کی جوتیاں سر آنکھوں پر اور ان کی جوتیوں میں جگہ مل جائے تو زہے نصیب!!

بہرحال' آپ نے میرے مضامین کے تعلق سے جو ہمت افزا کلمات تحریر فرمائے وہ میرے لیے امید افزا ضرور ہیں' حوصلہ افزائی کے لیے اعلیٰ حوصلگی کی ضرورت ہے' عالی ظرفی کی ضرورت ہے اور یہ بھی۔

خدا کی دین ہے جس کو نصیب ہو جائے

تو گویا آپ نے یہ اشارہ دیا کہ 'جو چبھیں دل میں وہ تنکے لیئے کے آشیانہ کی تعمیر جاری وساری رہے' تعمیر کا اشارہ تعمیری ذہن ومزاج کا حامل انسان ہی دے سکتا ہے محترم مولانا سلمان الحسینی مدظلہ کے 'بانگ درا' کے لیے بھی اسی عنوان سے لکھ رہا ہوں مولانا مدظلہ شخصیت ہی نہیں، شخصیت ساز بھی ہیں چنانچہ مولانا محترم نے بھی اس کے جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے' اب اہتمام والتزام ہوگا انشاء اللہ کہ عنوان گرچہ ایک ہو لیکن منشور کاشف' بانگ درا اور ندائے ملت سب کے لیے تنکے' الگ الگ ہوں اور کہیں تکرار نہ ہو۔

مشورہ طلب امر یہ ہے کہ ادھر کچھ میرے حالات سازگار ہو جائیں اور کچھ موقع ملے تو منشور کاشف کے لیے حضرت قاری محمد طیب علیہ الرحمہ مضامین کا باقاعدہ ایک سلسلہ شروع کیا جائے' اس کا خاکہ ذہن میں ہے بس دعا فرمایئے کہ یہ بے مایہ وکم سواد کچھ لکھے تو حضرت اقدس علیہ الرحمہ کے شایان شان ہو۔ منشور کاشف کے انتخاب میں بھی آپ کی اس حوصلہ افزائی کو دخل ہے جو مولانا حامد الانصاری غازی مرحوم پر میرے ایک مضمون کی اشاعت سے آپ نے عملاً کر دکھایا ہے ہیں اگرچہ وہ بسیار نویسی پر ہی محمول ہے اور اس سے مولانا غازی مرحوم کی قد آور شخصیت کی یاد تو تازہ ہوتی ہے البتہ ان پر کچھ روشنی نہیں پڑتی۔

کتنے ذرات کو تنویر عطا ہوتی ہے
کتنے خورشید درخشاں نہیں ہونے پاتے

مولانا کی شخصیت ایک خورشید کی مانند تھی اور ان پر تحریر کی گئی میری چند سطروں کی اشاعت محض ذرہ نوازی! خدا آپ کو جزاء خیر دے۔

آپ نے دل کی نگری کی بات لکھی آپ بھی میرے لیے دعا فرمائیں کہ وہ آباد

ہو جائے ورنہ وہ تو سونی پڑی ہے' اس کوٹھری میں اجالا ہو جائے اور دل دل بن جائے کہ زندگی اسی سے عبارت ہے۔ دعاء خیر میں ضرور یاد رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔ مخدومی ریاض الدین فاروقی صاحب مدظلہ سے میرا اور ڈاکٹر صاحب کا سلام عرض بھی فرمادیں۔

والسلام

امین الدین شجاع الدین

﴿۹۴﴾

تاریخ: 2-12-14

مکرمی جناب مولانا صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، آج ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کی جو رونق ہے وہ آپ کی مرہون منت ہے، ملت اسلامیہ ہندیہ پر آپ کے احسانات اور آپ کے عالی مقام کا یہ حق ہے کہ آپ کی دعوتی تبلیغی واصلاحی خدمات کو یاد کیا جائے، اسی جذبہ کے تحت خواجہ کی نگری اجمیر میں قائم ''جامعہ معین الدین چشتی' اجمیر'' کے تحقیقاتی ادارہ صفہ اکیڈمی، اجمیر کے زیر اہتمام ایک سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار بعنوان:

''حضرت خواجہ معین الدین چشتی حیات وتعلیمات''

بتاریخ ۲۷-۲۹/مارچ ۲۰۱۵ء مطابق ۶-۸/جمادی الثانیہ ۱۴۳۶ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد کیا جارہا ہے۔

لہٰذا ہماری خواہش ہے کہ آنجناب درج ذیل موضوع پر اپنا گراں قدر مقالہ تحریر فرمادیں۔

موضوع مقالہ: سلسلۂ چشتیہ پر دوسرے سلاسل کے اثرات

نوٹ: (۱) پروگرام کے تمام مقالات طباعت کرائی جائینگی۔

(۲) آپ اپنا مقالہ خلاصہ کے ساتھ ۲۰؍فروری ۲۰۱۵ء تک ہمیں ارسال فرمادیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ آنجناب ہماری دعوت کو ضرور شرف قبولیت سے نوازیں گے۔

والسلام

محمد کلیم صدیقی

صدر جمعیت امام ولی اللہ ٹرسٹ، دہلی

﴿۹۵﴾

تاریخ: ۱۵/۹/۱۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت گرامی قدر عالی جناب

حضرت مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ مطابق ۹؍مارچ ۲ 1/2 بجے دن بمقام دفتر امارت شرعیہ علماء کرام کی ایک نشست منعقد ہوئی جس میں شرکاءِ نشست نے غور وفکر کے بعد اس بات کا فیصلہ کیا کہ اصلاح معاشرہ کمیٹی کے ناظم کی حیثیت سے آنجناب کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اس لیے امید کی جاتی ہے کہ آنجناب معاشرہ کی اصلاح کی

اہمیت کے پیش نظر بحیثیت ناظم اصلاح معاشرہ کمیٹی اپنی عمدہ کارکردگی اور حسن انتظام کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کریں گے۔

فقط والسلام

عبد الوحید خان نقشبندی

امیر مرکزی مجلس شوریٰ اورنگ آباد

المرقوم

۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

مطابق ۱۰؍مارچ ۱۹۹۳ء

بروز بدھ

﴿۹۶﴾

یکم مارچ ۱۹۹۳ء

مکرمی

سلام مسنون!

مورخہ ۱۲؍رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ مطابق ۷؍مارچ ۱۹۹۳ء بروز یکشنبہ بوقت ۱۱؍بجے دن بمقام نوکھنڈہ بھڑکل گیٹ اورنگ آباد میں ایک مشاورتی نشست حالات حاضرہ سے متعلق رکھی گئی ہے۔ جس میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور امن کے مسائل پر بھی غور کیا جائے گا۔

براہ کرم شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور اپنے زرین مشوروں سے نوازیں۔

عبد الوحید خاں نقشبندی

امیر مرکزی مجلس شوریٰ

﴿۹۷﴾

محترم ومکرم عالی جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے

عرض ہے کہ صوم وصلوٰۃ کے اوقات کے بارے میں تقویموں کے اختلاف کو دور کرنے کے لیے مورخہ ۳۱ر جولائی ۲۰۰۲ کو منعقد میٹنگ بمقام دفتر مجلس علماء مرہٹواڑہ منظور شدہ قرارداد کے ”دوماہ بعد مطلع صاف ہونے پر مشاہدہ کیا جائے گا اور کتاب معیار الاوقات اور انس صاحب کی کتاب سے ماخوذ تقویموں کا جائزہ لے کر جو تقویم مشاہدہ سے مطابقت رکھتی ہوگی اس کی تصویب کی جائے گی“۔

چنانچہ علماء کرام ومفتیان عظام نے کئی مقامات پر مشاہدے کیے اور اس اہم مسئلہ کی یکسوئی کے لیے مخلصانہ کوششیں کیں۔ اس لیے اب مذکورہ تقویموں میں سے مشاہدوں سے مطابقت رکھنے والی تقویم کی تصویب کے لیے مورخہ ۱۱ر مئی ۲۰۰۵ء بروز بدھ بعد نماز عشاء (۹ بجے شب) بمقام دفتر مجلس علماء مرہٹواڑہ شاہ سراج روڈ اورنگ آباد میٹنگ رکھی گئی ہے۔

آپ سے گذارش ہے کہ اس اہم ترین مسئلہ کی یکسوئی کے لیے اس میٹنگ میں بپابندی وقت شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔

ایجنڈہ　(۱)　مشاہدات کی تفصیل

(۲)　مشاہدات سے مطابقت رکھنے والی تقویم کی تصویب

(۳)　آئندہ کے سلسلہ میں لائحہ عمل

(مولانا عبدالوحید خاں صاحب نقشبندی)

امیر شریعت مرہٹواڑہ

﴿۹۸﴾

تاریخ: ۳ر ستمبر ۲۰۰۳ء

مکرمی جناب مولانا صدر الحسن صاحب مدنی مدظلہ عالی

سلام مسنون

امارت شرعیہ مرٹھواڑہ اورنگ آباد کی جانب سے نقباء مرٹھواڑہ کی تربیت کے لیے دوروزہ پروگرام بتاریخ ۲۱ر ستمبر ۲۰۰۳ء، بروز اتوار بعد نماز ظہر تا ۲۲ر ستمبر ۲۰۰۳ء بروز پیر بوقت ۱۲:۳۰ بجے دوپہر تک رکھا گیا ہے۔

جناب والا سے استفادہ کا بعنوان ”رویت ہلال“ نقباء سے خطاب رکھا گیا ہے۔

براہ کرم اس جلسہ میں خطاب فرما کر ممنون فرمائیں۔

فقط

امیر شریعت

نوٹ: آپ کے اوقات برائے خطاب ۲۱ر ستمبر ۲۰۰۳ء دوپہر ۳ بجکر ۴۵ منٹ تا ۴ بجکر ۵ منٹ رہینگے۔

﴿۹۹﴾

۲۲ر اپریل ۲۰۰۴ء

مکرمی ومحترمی! مولانا محمد صدر الحسن ندوی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ آپ کو اس اطلاع سے یقیناً مسرت ہوگی کہ

اسلامک فقہ اکیڈمی کا چودھواں فقہی سیمینار انشاء اللہ ۲۰ر تا ۲۲ر جون ۲۰۰۴ء کو حیدر آباد میں منعقد ہوگا۔

آپ سے التماس ہے کہ موضوعات کی اہمیت کے پیش نظر دوسری مصروفیات پر ترجیح دیتے ہوئے اس اہم سیمینار میں ضرور شرکت فرمائیں۔

چونکہ موسم گرما میں ٹرینوں میں ریزرویشن کی دشواریاں بڑھ جاتی ہیں اس لیے جلد از جلد آمد ورفت کا ریزرویشن کرانے کی کوشش کریں تاکہ وقت پر زحمت نہ ہو۔

والسلام

خالد سیف اللہ رحمانی

(جنرل سکریٹری)

﴿۱۰۰﴾

بسم اللہ تعالیٰ

محبی فی اللہ مکرمی ومحترمی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی زیدت الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو

عرصہ پہلے سے صوت السلام کی ترتیب کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی تھی۔ خیال ہے کہ اب اس کو ایک علمی سہ ماہی کی صورت میں نکالا جائے جس کا انداز صفا کی طرح ہو، اسی سلسلہ میں چند مضامین کے ساتھ عزیزی مولوی مصطفیٰ ندوی جارہے ہیں، امید کرتا ہوں کہ پیر کی صبح میں پہونچیں گے اور چاہتا ہوں منگل کی شام میں وہاں سے رخصت ہوکر چہار شنبہ کی صبح تک یہاں پہونچ جائیں تاکہ ہفتہ دس روز میں طباعت کا مرحلہ تمام ہو۔ آپ

کے ذمہ تین کام ہیں (۱) ایک اداریہ لکھنا ہے جو شذرات پر مشتمل ہو (۲) مستشرقین کی رد میں کوئی مقالہ موجود ہو یا کسی اور موضوع پر پہلے کا لکھا ہوا غیر مطبوعہ مقالہ ہو تو اسے شریک اشاعت ہونا چاہیے (۳) جو مقالات عزیز موصوف کے ساتھ جارہے ہیں ان پر نظر ثانی کردیجئے گا۔

مجھے احساس ہے کہ کام کے لیے آپ کو مناسب وقت نہیں مل پائیگا لیکن آپ کی حرکی شخصیت سے قوی امید ہے کہ خصوصی توجہ سے آپ اس کام کو سرانجام دیں گے۔ رسالہ کے مرتبین میں آپ کا اسم گرامی ہوگا اور آئندہ آپ کی خدمت میں ایک ماہ پہلے مضامین بھیجے جائیں گے۔

دعائے خیر کا طالب ہوں۔

والسلام

خالد سیف اللہ رحمانی

﴿۱۰۱﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی زادمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں۔

دار العلوم سبیل السلام ”حیدرآباد“ سے آپ بخوبی واقف ہیں، دوسال قبل مدرسہ ہذا میں دورۂ ”حدیث“ کا افتتاح عمل میں آیا، امسال ”تخصص فی الفقہ“ کا شعبہ قائم ہوا، مدرسہ کے ذمہ داروں کے سامنے شروع سے یہ بات تھی کہ مدرسہ کے نصاب تعلیم اور نظام

تعلیم کو مفید تر اور نافع تر بنایا جائے، اس مقصد کے لیے آئندہ سال مدرسہ کے تعلیمی نظام میں بعض اہم تبدیلیاں پیش نظر ہیں۔ مدرسہ کے ناظم حضرت مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب نے مورخہ ۲۵ر محرم ۱۴۱۰ھ کو اپنی ایک تحریر کے ذریعہ ''دار العلوم سبیل السلام'' کے علماء کے اساتذہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی تھی اور اس عاجز کو اس کا کنوینر بنایا تھا کہ مدرسہ کے نصاب پر نظر ثانی کرے اور ملک کی مشہور درسگاہوں کے نصاب کو سامنے رکھ کر اور مختلف جدید وقدیم مطبوعہ کتب (جو نصابی اعتبار سے مفید ہو سکتی ہوں) کا جائزہ لے کر ایک متوازن اور مناسب نصاب تعلیم کی تشکیل کریں۔

اس کمیٹی نے مناسب جانا کہ اس سلسلہ میں آپ اکابر اہل علم کے مشورہ سے روشنی حاصل کی جائے اور ان کو سامنے رکھ کر نصاب تعلیم مرتب کیا جائے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل وضاحتوں کو پیش نظر رکھنا مناسب ہوگا۔

(۱) ابھی اس تحریر کا مقصد صرف مدرسہ ہذا کے لیے نصاب کی ترتیب ہے۔

(۲) اس تحریر کے ساتھ جو نصاب تعلیم منسلک ہے وہ، وہ ہے جو ابھی مدرسہ ہذا میں چل رہا ہے۔ البتہ اس بات کا اظہار مناسب ہوگا کہ خارجی کتابوں کے مطالعہ سے متعلق جو نصاب لکھا گیا ہے وہ ابھی پوری طرح یہاں بھی نافذ نہیں کیا جا سکا ہے۔

(۳) موجودہ نصاب میں عالم کورس کی مدت تعلیم اور جماعت فارسی تا دورہ حدیث ۸ر سال کے لیے ہے۔

(۴) جن کتابوں کے داخل کیے جانے کے بارے میں خاص طور پر غور کیا جانا ہے ان میں اصول فقہ میں ''عبدالوہاب الخلاف'' کی اصول الفقہ بلاغت میں ''البلاغۃ الواضحۃ'' ادب میں ''دیوان متنبی'' اور مختلف جماعتوں میں علوم عصریہ کے مختلف شعبے مثلاً انگریزی کے علاوہ علم معاشیات، علم مدنیت، علم طبیعات اور ریاضی نیز جغرافیہ کی مناسب سہل اور

اردو کتابوں کا انتخاب مطلوب ہے۔ تخصص کے لیے بھی انگریزی کا ایک ایسا نصاب مرتب کرنا ہے کہ دو سالہ تعلیم کے نتیجہ میں طلبہ کی استعداد کم از کم میٹرک کے مماثل ضرور ہو جائے۔

(۵) عالم کو اس کے نصاب کے علاوہ ''تخصص فی الفقہ'' اور ''مختصر مدتی عالم کورس'' (جو کالج اور عصری مدارس کے طلباء واساتذہ اور مصروف کاروباری پیشہ حضرات کے لیے مقرر کیا گیا ہے) پر خصوصی توجہ ڈالنا ہے۔ مختصر مدتی عالم کورس کے موجودہ نصاب کے بارے میں خود میرا احساس ہے کہ اس کو مزید آسان اور مختصر کیا جائے۔

آپ حضرات کی مصروفیات، مشاغل اور ہجوم کار کا بخوبی اندازہ ہے۔ اس کے باوجود اس کام کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر آپ کو زحمت دینے کی جسارت کرتا ہوں اور خدام مدرسہ کا آپ سے جو تعلق ہے اس کے تحت مدرسہ کا آپ پر حق سمجھتا ہوں کہ اس اہم معاملہ میں ہماری مدد فرمائیں اور اپنے زرین مشوروں سے استفادہ کا موقع دیں۔

براہ کرم مورخہ ۱۰ر رجب ۱۴۱۰ھ تک اپنے جواب اور نصاب تعلیم کے بارے میں تفصیلی نوٹ سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ رجب کے دوسرے ہفتہ میں اس مسئلہ پر غور ہو سکے اور اس کے مطابق آئندہ سال کے لیے نقشۂ کار مرتب کیا جا سکے۔

مدرسہ کے نظام تعلیم میں بہتری اور عمدگی پیدا کرنے کے لیے بھی بعض تجاویز پیش نظر ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ اس سلسلہ میں بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

جواب کے لیے پوسٹل لفافہ ارسال خدمت ہے۔

درج ذیل پتہ پر جواب ارسال فرمائیں۔

والسلام

خالد سیف اللہ رحمانی

﴿۱۰۲﴾

محترمی ومکرمی، بخدمت حضرت مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب، دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا!

ایفا پبلی کیشنز اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کا ایک ذیلی ادارہ ہے، جو اسلامک فقہ اکیڈمی کی مطبوعات کو شائع کرتا ہے، جس کی مطبوعات اپنا منفرد مقام رکھتی ہیں۔ یہ کتابیں نئے پیش آمدہ مسائل ومشکلات کا حل بھی بتاتی ہیں، تحقیق کے ذوق کو جلاء بھی بخشتی ہیں، نیز فقہ وفتاویٰ اور مسائل زندگی کے مختلف ومتنوع موضوعات پر مستند اور ٹھوس معلومات فراہم کرتی ہیں۔ دلنشیں اسلوب اور اعلیٰ معیار کی یہ کتابیں آپ کے ادارہ میں انتہائی بیش قیمت اضافہ ہونگی۔ اسلامک فقہ اکیڈمی کی مطبوعات کو نہ صرف ہندوستان میں اعتبار حاصل ہے بلکہ پوری علمی دنیا میں ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

یہ خبر آپ کے لیے یقیناً خوشی کا باعث ہوگی کہ ایفا پبلی کیشنز مورخہ ۲۷؍دسمبر ۲۰۱۴ء۔۴؍جنوری ۲۰۱۵ء کو عام خاص میدان، نزد جامع مسجد، اورنگ آباد، مہاراشٹرا میں منعقد ہونے والے بک فیئر (باہتمام قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان) میں اپنا اسٹال لگا رہی ہے۔

تمام مطبوعات پر رعایتی قیمت کی سہولت اور تاجران کے لیے خصوصی اضافی رعایت دستیاب ہے۔ آپ کی سہولت کے لیے اس خط کے ساتھ فہرست کتب ارسال کی جارہی ہے تاکہ آپ کو کتابیں منتخب کرنے میں آسانی ہو۔ آپ پیشگی آرڈر بھی دے سکتے ہیں۔

جناب والا سے ایک گزارش یہ بھی ہے کہ آپ اپنے طور پر اور اپنے ذرائع سے

جس قدر اردو داں حضرات تک پیغام کو پہنچا سکتے ہوں بھیجنے کی کوشش فرمائیں تاکہ آپ کے توسط سے آپ کے یہاں آباد اردو داں حلقے پبلی کیشن کی کتابوں اور مطبوعات کو خرید سکیں، اس طرح ایفا پبلی کیشنز اور اکیڈمی کا بہتر تعاون ہوگا۔

والسلام

خالد سیف اللہ رحمانی

﴿۱۰۳﴾

مکرمی ومحترمی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔

گیارہ سال پہلے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور دوسرے بزرگوں کے مشورہ سے المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد کی بنیاد رکھی گئی، جس کا مقصد دینی مدارس کے فضلاء کی تربیت، ان میں تحقیقی ذوق کو بڑھانا، دین وملت کے مختلف میدانوں کے لیے باصلاحیت افراد کار کی تیاری، اہم علمی موضوعات پر تحقیق، علماء کو انگریزی زبان، کمپیوٹر اور ضروری حد تک عصری علوم سے آشنا کرنا تاکہ وہ اپنے عہد کے تقاضوں کو سمجھ سکیں اور اس کے مطابق تبلیغ واشاعت اسلام کا فریضہ انجام دے سکیں۔ برادران وطن میں دعوت دین وغیرہ ہے، چنانچہ ان مقاصد کے لیے ادارہ میں درج ذیل شعبے قائم ہیں:

☆ تخصص فی علوم القرآن (Specialization in Quranic studies)

☆ تخصص فی الحدیث (Specialization in studies in Hadith)

☆ تخصص فی الفقہ الاسلامی-(Specialization in Islamic Fiqh-Islamic law) جس میں افتاء اور قضاء کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

☆ تخصص فی الدعوۃ (جس میں یہودیت، عیسائیت، ہندو مذہب، قادیانیت اور اسلام کے خلاف شبہات کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے، اور طلبہ کو برادران وطن میں دعوت کے کام کے لیے تیار کیا جاتا ہے)

☆ تربیت اسلامک فائنانس (Training in islamic finance) جس میں اسلامک بینکنگ، اسلامک انشورنس اور شیئر مارکیٹ کے سلسلہ میں اسلامی اصولوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ تخصص فی اللغۃ الانکلیزیۃ (Specialization in Call and Guidance in English language) یوں تو ہر شعبہ میں طلبہ کو انگریزی زبان اور کمپیوٹر کی تعلیم دی جاتی ہے؛ لیکن اس شعبہ میں خاص طور پر انھیں انگریزی زبان ہی کی تعلیم دی جاتی ہے؛ تاکہ وہ انگریزی میں اچھی طرح لکھنے اور تقریر کرنے کے اہل ہوجائیں۔

☆ مختصر مدتی عالم کورس (Correspondece course for basic religious education) اس شعبہ میں جدید تعلیم یافتہ حضرات، ڈاکٹرس، انجینئرس یا جدید تعلیم گاہوں میں زیر تعلیم طلبہ کے لیے مختصر کورس کے ساتھ عالمیت یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، عربی زبان وغیرہ کی تعلیم کا نظم ہے، اب تک اس شعبہ سے تقریباً پچاس حضرات فراغت حاصل کرچکے ہیں۔

☆ شعبۂ تحقیق وریسرچ (Training in Research and Compilation) اس شعبہ کے تحت اہم عصری موضوعات پر اسلامی نقطۂ نظر سے

ریسرچ کرائی جاتی ہے۔

معہد میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، دارالعلوم ندوۃ العلماء، دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور، معہد ملت مالیگاؤں، دارالعلوم فلاح دارین (گجرات)، جامعہ رحمانی مونگیر (بہار)، جامعہ حسینیہ شری وردھن، جامعہ دارالسلام عمرآباد، جامعۃ الفلاح اعظم گڑھ، جامعہ نظامیہ حیدرآباد اور ملک کی اکثر اہم ومعروف جامعات کے فضلاء تربیت پاچکے ہیں، یا زیر تربیت ہیں اور بحمد للہ کشمیر سے لے کر کیرالا اور آسام تک قریب قریب پورے ہندوستان کے فضلاء نے یہاں سے فیض اٹھایا ہے۔ ایک سو بیس اہم علمی موضوعات پر علمی وتحقیقی مقالات ان فضلاء نے اپنی تربیت کے دوران لکھے ہیں، جن کی ضخامت پچاس ہزار صفحات سے بھی زیادہ ہے۔

معہد کے تحت برادران وطن میں دعوت دین کا مستقل شعبہ ''سنٹر فار پیس اینڈ ٹرو میسیج'' کے نام سے قائم ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ برادران وطن میں دعوت دین کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ بحمد للہ آندھرا پردیش میں اس سنٹر کے تحت ساٹھ مقامات پر دعوتی کام ہورہا ہے۔

معہد کے قیام پر گیارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ اسے تقریباً ملک کے تمام ہی اکابر اور اہل علم کی تائید وتوجہ حاصل ہے۔ ۶ تا ۸/فروری ۲۰۱۱ء کو معہد میں ایک عظیم الشان بین الاقوامی قرآن مجید سیمینار منعقد ہونے جارہا ہے، اس سیمینار میں دعوتی نقطۂ نظر سے قرآن مجید اور مختلف مذاہب کی مشترکہ تعلیمات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ہندوستان کی کن زبانوں میں ترجمہ قرآن مجید کی ضرورت ہے اور اس کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟ اس پر غور کیا جائے گا، قرآن مجید اور جدید سائنس پر اہم مضامین لکھائے جائیں گے جو نئی نسل کے دماغ کو مطمئن کریں۔ اسلام کے خلاف آیات جہاد اور

اس طرح کی بعض اور آیات کے پس منظر میں جو اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں ان پر بحث ہوگی، دینی مدارس اور عصری درسگاہوں میں قرآن مجید کی تدریس اور عام لوگوں کی قرآن مجید تک رسائی کے سلسلہ میں بہتر اور موثر تدابیر اور طریقۂ کار پر گفتگو ہوگی، سیمینار کے موقع سے فضلاء معہد کی تقریباً پچیس کتابیں بھی شائع ہوں گی جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ بے حد اہمیت کی حامل ہیں، اس طرح امید ہے کہ انشاء اللہ یہ سیمینار اپنے مقصد کے اعتبار سے مفید اور مؤثر ثابت ہوگا۔

یہ ادارہ آپ ہی جیسے مخلصین کے تعاون سے چلتا ہے اور یہ سیمینار بھی آپ ہی جیسے عاشقان قرآن مجید کے تعاون سے منعقد ہوگا، اسی سلسلہ میں ادارہ کے نمائندہ جناب مولانا محمد احسان الحق مظاہری صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، آپ سے گذارش ہے کہ مولانا موصوف کے ذریعہ اس مستحق اور ضرورت مند ادارہ کا بھرپور تعاون فرمائیں، ایک کتاب کی طباعت کے اخراجات اوسطاً بیس ہزار روپے ہوں گے، انھیں اپنے اور اپنے بزرگوں کے لیے ایصال ثواب کے طور پر طبع کرایا جاسکتا ہے، اسی طرح ملک وبیرون ملک سے جو علماء کرام آئیں گے ان کی ضیافت اور آمد ورفت کے اخراجات میں مدد کی جاسکتی ہے، امید کہ مولانا موصوف کو آپ کا تعاون حاصل رہے گا، ان شاء اللہ یہ آپ کے لیے بہترین صدقۂ جاریہ اور اجر وثواب کا باعث ہوگا۔

والسلام

خالد سیف اللہ رحمانی

(ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

مورخہ: ۵؍محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

مطابق: ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۰ء

﴿۱۰۴﴾

مکرمی ومحترمی! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔

المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد سے آپ پہلے سے واقف ہیں، اس ادارہ کے قیام کو دس سال کا عرصہ گذر چکا ہے، اس عرصہ میں سینکڑوں فضلاء دینی مدارس کی یہاں سے تربیت ہوئی ہے، اور طلبہ نے جو علمی وتحقیقی کام کیے ہیں، ان کی مقدار تقریباً ساٹھ ہزار صفحات ہیں، غیر معمولی گرانی اور بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے ادارہ ان دنوں مقروض اور مالی مشکلات کا شکار ہے، چنانچہ حامل ہذا جناب مولانا احسان الحق مظاہری صاحب فراہمی مالیہ کے سلسلہ میں آپ کے علاقہ میں جا رہے ہیں۔

آپ سے التماس ہے کہ مولانا موصوف کے لیے اپنا تصدیق نامہ جاری فرمائیں اور ممکن ہو تو کچھ اہل خیر کی نشاندہی کردیں اور انھیں متوجہ فرمادیں، اگر ممکن ہو تو چند روز قیام کا انتظام فرمادیں، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور حیات میں برکت عطا فرمائے اور امت پر آپ کے سایہ عاطفت کو دراز کرے اور اپنے مخصوص دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں۔

والسلام

خالد سیف اللہ رحمانی

(ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

مورخہ: ۱۵؍صفر ۱۴۳۳ھ

مطابق: ۱۰؍جنوری ۲۰۱۱ء

﴿۱۰۵﴾

۱۹۸۶/۱/۲ء

محترم مولانا محمد صدرالحسن صاحب!

سلام مسنون،

آج صبح میں مولانا اجلال صاحب کے پاس عیادت کے لیے گیا تھا۔ انھوں نے آپ کو اور بابر صاحب کو یاد کیا اور کہنے لگے کہ میں ان دونوں حضرات سے کل بھی مزاج پرسی اور عیادت کا متوقع تھا حیرت ہے کہ ہر دو حضرات نے کیوں کر فراموش کیا۔

فقط

سمیع اللہ

﴿۱۰۶﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر مکرم جناب مولانا محمد صدرالحسن صاحب ندوی زیدت عنایاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوگا۔

عرصہ دراز کے بعد آپ کی خدمت میں یہ عریضہ بھیجنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور امید قوی ہے کہ اتنے طویل عرصہ تک رابطہ قائم رکھنے میں جو کوتاہی ہوئی ہے اسے درگذر فرمائیں گے فالعذر عند کرام الناس مقبول۔ اس بات پر مجھے خود شرمندگی ہو رہی ہے کہ یہ خط بھی خودغرضی پر مشتمل ہے اور ضرورت شدیدہ کے پیش آنے پر لکھ رہا ہوں لیکن ''وفی اللیلة الظلماء یفتقد البدر'' بھی حقیقت ہے اسی امید پر یہ عریضہ

سپرد ڈاک کر رہا ہوں کہ ضرور ان حالات میں کچھ روشنی سے نوازیں گے۔

بھٹکل میں یہ آٹھواں سال ہے الحمد للہ اس دوران القراءۃ الراشدہ ۱-۲-۳، مختارات ۱-۲، حماسہ، ادب عربی، مشکوۃ ثانی، البلاغۃ الواضحہ، شرح شذورالذہب، شذاالصرف، مقدمہ الشیخ وغیرہ کتابیں کئی کئی سال سے زیر درس رہی ہیں اور الحمد للہ کسی قدر تجربہ بھی حاصل ہو گیا ہے۔ تنخواہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ کی دعا سے دو ہزار سے اوپر پہونچ چکی ہے۔ جامعہ اسلامیہ بھٹکل بھی اپنے محل وقوع کے اعتبار سے جنت نظیر ہے ناریل کے باغات کے اندر عمدہ وخوبصورت عمارتیں اس کے ظاہری حسن کو دوبالا کر دیتی ہیں۔ طلبہ پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہے اور اہل جامعہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر ان سب کے باوجود اب سیاسی حالات بہت خراب ہو چکے ہیں شوال ہی سے یعنی یکم اپریل سے اب تک یہاں فرقہ وارانہ فسادات چل رہے ہیں تقریباً آٹھ ماہ سے رات کا کرفیو جاری ہے اور یہ حالات کب تک قائم رہیں گے کچھ پیشینگوئی کرنا ناممکن ہے کیونکہ دن بدن حالات معمول پر آنے کے بجائے خراب ہوتے جا رہے ہیں چند دنوں تک فسادات ہوتے ہیں اس کا اثر ہفتہ عشرہ رہتا ہے پھر دوبارہ کوئی واقعہ پیش آ جاتا ہے خود جامعہ اسلامیہ میں بھی ۳۰/ اپریل کو تین چار بموں کا دھماکہ ہوا تھا اس کے بعد بھی ہندوؤں کی جانب سے برابر پروگرام بنتے رہتے ہیں اور افواہیں گشت کرتی رہتی ہیں ہر وقت جان کا خطرہ لگا رہتا ہے اور کسی وقت کیا ہو جائے کچھ کہنا دشوار ہے۔ ان حالات میں اب یہاں رہنا آسان نہیں رہ گیا ہے اور رمضان کے بعد کہیں دوسری جگہ کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ براہ کرم جو کوتاہیاں ہوئیں انھیں معاف کر کے مناسب مشورہ سے نوازنے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے میری خواہش تھی کہ آپ کوشش کر کے اورنگ آباد میں ہی رکھوا لیتے تو میرے حق میں بہتر ہوتا۔ آپ کے نظر

کرم کی ضرورت ہے اگر کوئی گنجائش ہو تو استاد مکرم مولانا محمد رابع صاحب مدظلہ العالی سے اجازت لے کر وہاں آجاتا کیونکہ ہشتم عربی تک پڑھانے کے بعد اب کسی چھوٹی شاخ میں رہنا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے اگر آپ کے یہاں گنجائش نکل جاتی ہے تو آپ سے کچھ سیکھنے کا بھی موقع ملے گا۔ کافی دنوں سے خط لکھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر شرم کی وجہ سے ہمت نہیں پڑتی تھی آج بہت ہمت کر کے اس امید کے ساتھ یہ تحریر روانہ کر رہا ہوں کہ انشاء اللہ جلد اس کے جواب سے نوازنے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل باتوں سے مطلع فرمائیں گے۔

۱۔ کاشف العلوم میں گنجائش نکل سکتی ہے یا نہیں؟

۲۔ اگر گنجائش نکل گئی تو تنخواہ کا کیا معیار ہوگا؟

۳۔ فیملی کوارٹر وغیرہ کا نظم مدرسہ میں ہے یا نہیں ہے اگر نہیں ہے تو کیا شہر میں انتظام ہو سکتا ہے؟

۴۔ اگر وہاں ضرورت ہے تو اس کے لیے کیا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا؟ اگر بالفرض وہاں کوئی گنجائش نہیں نکل سکی تو کوئی دوسری متبادل جگہ آپ کی نگاہ میں ہے یا نہیں؟

براہ کرم جلد مطلع کرنے کی زحمت کریں تاکہ یکسوئی ہو جائے کیونکہ شوال سے اندیشوں اور خطرات کے بارے میں سوچنے کی وجہ سے صحت پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ بقیہ حالات قابل شکر ہیں، جملہ افراد خانہ سے سلام عرض ہے۔

فقط

والسلام

خادم

عمیس احمد ندوی

جامعہ اسلامیہ بھٹکل

﴿۱۰۷﴾

الرقم: ۱۵/۸/۲۰۰۵م

الی الاستاذ الكريم السيد الدكتور محمد صدرالحسن المدنی حفظه الله ورعاه.

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

يسرنی و يسعدنی أن أحيط بعلم سيادتكم بأن النادی العربی لطلاب "معهد ملت" قد قدر عقد احتفال سنوی لتقديم النشاطات والجهود التی بذلها لنشر اللغة العربية والمحادثة بها بين الطلاب. و فی هذا الاحتفال السنوی الميمون سوف تجری المسابقة الخطابية بين الطلاب، ثم تمنح الجوائز للفائزين بالدرجة الاولیٰ والثانية والثالثة من أيدی الضيوف الكرام ان شاء الله.

وهذا الاحتفال ان شاء الله سوف يعقد يوم الثامن والعشرين من أغسطس ۲۰۰۵م يوم الأحد فی الساعة العاشرة صباحا بالمسجد النعمانی بمعهد ملت.

كما يسرنی أن أوجه الدعوة الیٰ سيادتكم للمساهمة فی هذا الاحتفال الميمون كضيف شرف، راجيا أن تقبلوا دعوتنا ولاتخيبوا رجاءنا.

و تقبلوا بفائق التحية والاحترام وشكرا فقط

الملتمس

عبدالاحد الازهری

مدير معهد ملت ماليغاؤں

﴿۱۰۸﴾

مورخہ ۸/اپریل ۲۰۰۵ء

مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

دارالسلام، عارف کالونی، اورنگ آباد

محترمی ومحبی۔ السلام علیکم

جلد دوم کا تیسرا شمارہ یعنی مارچ ۲۰۰۵ء کا الکوثر آج بذریعہ ڈاک موصول ہوا مشکور وممنون ہوں۔ رسالہ ہذا پابندی سے گھر پہونچ رہا ہے۔ ڈاکٹر خضر صاحب کی کتاب پر میرے لکھے ہوئے تبصرہ کی اشاعت کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔

اداریہ بہت خوب ہے۔ اہل مغرب کی دین سے بیزاری اور امت مسلمہ کی زبوں حالی کا ذکر کافی متاثر کن ہے۔ قوم کی مذہبی اور اخلاقی روح کو بیدار کرنے میں آپ کے اداریے بے حد اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے الہلال اور البلاغ کے ذریعہ مسلمانوں کی مذہبی زندگی میں جو تبدیلی پیدا کی وہی کام آپ آج الکوثر کے ذریعہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی تحریر کا ادیبانہ اسلوب یقیناً قارئین کے ذوق کی تسکین کا باعث ہے۔ کیا ہی بہتر ہوگا کہ آپ علمی اور ادبی مضامین میں قدرے اضافے کی گنجائش نکالیں کہ مذہبی مضامین کے ساتھ ساتھ اس طرح شعر وادب کی تہذیب وتجدید الکوثر کی مقبولیت میں مزید اضافہ کرسکتی ہے۔

تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل اقبالیات کے درس کے موقع پر آپ سے بہت مختصر گفتگو رہی۔ چونکہ آپ مداحین کے گھیرے میں تھے اس لیے تفصیلی ملاقات ممکن نہیں تھی۔ کسی بھی بڑے شہر کی طرح اورنگ آباد میں بھی احباب سے ملاقات اور افہام وتفہیم کا موقع اب اسقدر آسان

نہیں رہا۔ کم از کم ''الکوثر'' کے ذریعے آپ سے ملاقات ہوجاتی ہے۔ یہ کیا کم ہے۔

خیر اندیش

رفعت سعید قریشی

﴿۱۰۹﴾

۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ہجری

محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معذرت خواہ ہوں کہ اب تک نعت پیش نہیں کرسکا۔ ایک دو روز کی اور مہلت کے لیے درخواست گذار ہوں۔ مسلسل طبیعت کی خرابی کے باعث خود حاضر نہیں ہوسکا۔ ازراہ کرم اس تحریری گذارش ہی کو قبول فرما کر کل بتاریخ ۲۶ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ ہجری ہمارے محلے رشید پورہ کی محمدی مسجد میں تشریف لاکر ممنون کرنا ہے آپ کا خطاب انشاء اللہ ۹:۳۰ بجے شب شروع ہوگا۔

مجھے امید ہے کہ آپ مصلیان محمدی مسجد کی گذارش کو قبول فرمائیں گے۔

فقط

اختر الزماں ناصر

﴿۱۱۰﴾

Date:13-5-94

بسمہ تعالیٰ

پردیس پورہ، ایولہ

ضلع ناسک

مکرمی جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

سلام مسنون۔ امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

مئی کا شمارہ نظر کے سامنے ہے۔ ماشاء اللہ دن بدن رسالہ صوری اور معنوی اعتبار سے وقیع تر ہوتا جارہا ہے۔ اسی شمارہ میں آپ کی توجہ محض تفنن طبع کی خاطر جناب حسن بصری کی ایک نعت کے ایک شعر کی طرف مبذول کرنا چاہوں گا جو چھوٹی بحر میں ہے اور چھوٹی بحر میں لکھنا فن پر دسترس کی علامت ہے۔ شعر اس طرح ہے:

پیروی نبی محترمی　　ہم نے دریا پہ بھی رستے دیکھے

اس میں پہلا مصرع الگ بحر میں چلا گیا ہے۔ جس بحر میں یہ نعت لکھی گئی ہے اگر اس کا لحاظ کیا جائے تو مثلاً یوں کہا جاسکتا ہے

پیروان شہ بطحا کے لیے　　ہم نے دریا پہ بھی رستے دیکھے

اور اگر پہلے مصرع کی بحر کا خیال کیا جائے تو شعر کو اس طرح کہنا ہوگا، لیکن بحر الگ ہوجائیگی۔ مثلاً

پیروی نبی محترمی　　ہم نے دریا پہ راستے دیکھے

جناب بصری صاحب غور فرمائیں۔ اگر میری بات غلط ہو تو انکار فرمادیں۔ مجھے ذرا بھی ناگوار نہیں ہوگا۔ متعارفین کی خدمت میں سلام و نیاز

والسلام

محمد زبیر اعظمی

﴿۱۱۱﴾

گرامی قدر جناب مولانا صدر الحسن ندوی! دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

المعہد العالی للقضاء والافتاء ندوۃ العلماء لکھنؤ کی طرف سے ملحقہ مدارس کے

اساتذہ فقہ اور ان سے متعلق دار الافتاء کے مفتیان کرام کی علمی وفکری تربیت کے لیے مورخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶/مارچ ۲۰۰۹ء کو سہ روزہ تربیتی پروگرام بعنوان: ''فقہ اسلامی اور عصر حاضر کے تقاضے'' منعقد کیا جارہا ہے، جس میں فقہ ائمہ اربعہ کے امتیازات وخصوصیات، اختلاف فقہاء۔ اسباب وآداب، اصول فقہ وقواعد فقہیہ۔ تاریخ وتعارف اور ان کا طریقہ تدریس کے علاوہ جدید فقہی مسائل پر محاضرات ہوں گے۔

اس سلسلہ میں آپ سے گزارش ہے کہ جناب اپنے قیمتی اوقات میں سے اپنی سہولت کے مطابق کچھ وقت اس پروگرام میں شرکت اور افادہ کے لیے فارغ فرمالیں تاکہ جناب سے علماء ومفتیان کرام کی بڑی تعداد مستفید ہوسکے۔

آنجناب کے محاضرہ/مقالہ کے لیے:

''اختلاف فقہاء۔ اسباب وآداب''

کا موضوع منتخب کیا گیا ہے، اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی آپ سے استفادہ کیا جائے گا۔

والسلام

مورخہ: ۴/جنوری ۲۰۰۹ء　　محمد ظہور ندوی

صدر المعہد العالی للقضاء والافتاء ندوۃ العلماء لکھنؤ

﴿۱۱۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵/۲/۱۹۸۶ء

جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو دائمی صحت وعافیت عطا فرمائے اور آپ کے علم سے

جملہ مسلمانوں کو مستفید ہونے کی توفیق دے۔ آمین

امید ہے بفضل پروردگار خیریت سے ہونگے۔ میں بھی آپ بزرگ دوستوں کی دعاؤں اور ارحم الراحمین کی نوازشوں سے خیریت سے ہوں۔

یہ خط تو میں آپ کو اس سے قبل لکھ دیتا لیکن جس وقت مجھے یہاں پر کتاب ملی اس وقت میں حج بیت اللہ کی تیاری میں مصروف تھا۔

مکہ مکرمہ میں جب مجھے دوسری مرتبہ کتابیں ملیں تو آپ کا کتاب کے سلسلہ میں نوٹ اور کتاب سے متعلق رائے پڑھنے کا موقع ملا۔

میں آپ کا بے حد شکر گذار ہوں کہ آپ نے ہماری امت مرحومہ کو اس کتاب کی افادیت اور دور حاضرہ کے مسلمانوں کی عام کمزوریوں کو بڑے ہی محققانہ انداز میں سمجھایا۔ اس سے زیادہ تو ہم کچھ کر بھی نہیں سکے بمصداق اس آیت کریمہ کے۔

(اے محمدؐ) صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کردے۔ (سورۃ کہف ۲۹)

جملہ احباب و مدرسین کاشف العلوم اور مصلیان مسجد کی خدمت میں میرا اسلام عرض کریں۔ شکریہ

ظہور احمد قرشی

U.A.E

﴿۱۱۳﴾

محترم مولانا صدر الحسن الندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ حج ۱۴۲۲ھ کے دوران اورنگ آباد سے

آئے ہوئے کئی ضیوف الرحمٰن کے ہمراہ چند خطوط آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا وہ موصول ہوئے ہوں گے۔ حضرت مولانا علیہ الرحمہ پر حال ہی میں ایک مضمون قلمبند کیا ہے براہ کرم آپ ایک نگاہ اسے دیکھ لیجئے گا۔ رابطہ عالم اسلامی اور رابطہ ادب اسلامی کے تحت منعقد مختلف پروگراموں میں شرکت کی غرض سے محترم مولانا محمد رابع حسنی الندوی صاحب دامت برکاتہم' مولانا سعید الرحمٰن اعظمی صاحب المحترم' مولانا اجتباء ندوی صاحب' مولانا نذر الحفیظ ندوی صاحب' مولانا ضیاء الحسن ندوی صاحبان سے بار ہا ملاقات کا شرف حاصل رہا۔ آپ کے درس کے حلقہ کے تمام احباب کو خصوصی سلام عرض کریں نیز کاشف العلوم میں محترم مولانا ریاض الدین فاروقی صاحب و دیگر تمام اساتذہ کرام کی خدمات میں بھی سلام عرض کیجئے گا۔

خصوصی دعاؤں میں اس فقیر کو ضرور یاد رکھے گا۔ والسلام

د۔ خلیل الدین شجاع الدین

نوٹ:۔ د۔افضل خان صاحب اخصائی القلب جو یہاں مکۃ المکرّمۃ میں میرے پڑوسی ہیں ان کے ہمراہ یہ خط آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں اخصائی سے میں نے خصوصی طور پر یہ کہا ہے کہ اورنگ آباد کے اپنے قیام میں وہ آپ سے براہ راست رابطہ رکھیں تا کہ آپ کی صحبت سے استفادہ ہو سکے۔ (انشاء اللہ)

﴿۱۱۴﴾

۴؍رجب ۱۴۲۳ھ

۱۱؍ستمبر ۲۰۰۲ء

محترم مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک سفر کی روداد روانہ کر رہا ہوں جو عبرت اور خدائی مدد کا ایک انوکھا واقعہ ہے۔

مسجد نبوی میں ادائیگی نماز کے مواقع اور رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی محبت میں مسجد نبوی میں حاضری جیسے جذبات ہر صاحب ایمان کی دل میں ہمیشہ موجزن ہوتے رہتے ہیں اور ہر ممکن موقع سے مستفیض ہونے کی تڑپ ہمہ وقت موجود رہتی ہے ان جذبات واحساسات کے ساتھ ۲۹ راگست ۲۰۰۲ء کی نیم شب میں احقر مع اہل وعیال اپنی ذاتی کار میں جدہ سے مدینۃ المنورہ کے راستے پر سفر کا آغاز کرتا ہے۔اس چھوٹے سے قافلہ میں گھر کے تمام افراد کے ساتھ ڈیڑھ ماہ کا ایک شیر خوار بچہ بھی شامل ہے رات ۲ بجے سے صبح ۴:۳۰ بجے تک مدینہ منورہ کی سمت میں مسلسل برق رفتاری سے سفر جاری رہا۔جدہ اور مدینہ منورہ کا درمیانی فاصلہ تقریباً ۴۲۵ کلومیٹر ہے۔ رات کے سناٹے میں ڈھائی گھنٹوں میں تقریباً تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے ہو چکا تھا۔(SASCO) ساسکو مرکز استراحت سے کچھ فاصلہ پر ایک مسجد نظر آئی فجر کا وقت قریب تھا الحمد للہ نماز فجر باجماعت ادا کی گئی اور تھوڑی دیر آرام کی غرض سے سفر روک دیا گیا۔

ایک گھنٹہ بعد دوبارہ مدینۃ المنورہ کے ایکسپریس ہائی وے پر اللہ کا نام لے کر سفر شروع کیا گیا۔ایک دن قبل دن بھر کی مصروفیات اور رات میں ۲ سے ۴:۳۰ بجے صبح صادق تک مسلسل حالت سفر میں رہنے کی وجہ سے غنودگی کا احساس ہونے لگا۔کار میں موجود افراد پر جب نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ سب گہری نیند میں سو چکے ہیں۔غنودگی کی بناء پر یہ خیال آیا کہ تھوڑی دیر راستہ میں کسی جگہ رک کر چند گھنٹے آرام کر لیا جائے تو بہتر ہے۔لیکن سامنے وادئ ریم کا بورڈ آویزاں تھا اور مدینۃ المنورہ تک صرف ۵۰ سے ۶۰ کلومیٹر کا سفر باقی تھا۔ذہن میں یہ بات آئی کہ انشاء اللہ نصف گھنٹہ میں مدینہ شریف پہنچا

جا سکتا ہے لہذا فی الوقت سفر جاری رکھا جائے۔

۲۹ راگست ۲۰۰۲ء کی صبح تھی۔صبح کے تقریباً ۷ بج رہے تھے۔سورج کی کرنیں اپنا اثر دکھا رہی تھیں موسم بڑا خوشگوار تھا ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے خوب سے خوب تر معلوم ہو رہے تھے۔ہائی وے ایکسپریس پر صرف چند ایک کاریں ہی نظر آ رہی تھیں راستہ بالکل صاف تھا۔اسٹیرنگ Steering پر ہاتھ تھے اور پیر ایکسیلریٹر Accelerator پر تقریباً ۱۳۰ تا ۱۴۰ (ایک سو تیس تا ایک سو چالیس) کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے کار ایکسپریس ہائی وے پر بڑھ رہی تھی۔

تلواروں کے سائے میں اور پھانسی کے پھندے پر بھی نیند آ سکتی ہے اب تک صرف سنا تھا لیکن آج خود کے ساتھ یہ تجربہ بھی ہوا اور احقر کی آنکھوں نے یہ منظر بھی دیکھ لیا کہ ۱۳۰ کلومیٹر کی رفتار سے گاڑی آگے بڑھ رہی ہے گاڑی میں موجود گھر کے تمام افراد گہری نیند میں ہیں اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکوں سے احقر بھی حالت نیند میں پہنچ جاتا ہے۔تقریباً ۲ منٹ تک نیند کی یہ کیفیت طاری رہی ہاتھ اسٹیرنگ پر اور پاؤں ایکسیلریٹر پر نیند کی حالت میں اسٹیرنگ پر موجود ہاتھوں کی گرفت چھوٹ جاتی ہے۔ایکسپریس ہائی وے پر کار دو مرتبہ دائرہ کی شکل میں حرکت کرتی ہے۔اللہ کا کرم ہوا کہ کار کا ایک حصہ اس دائرہ نما حرکت کی بناء پر سڑک کے کنارے موجود ڈھلان تک پہنچ جاتا ہے۔ڈھلان پر موجود ریت پر ٹائر حرکت کرنے لگتے ہیں اور ریت کا ایک غبار اٹھتا دکھائی دیتا ہے۔کار کے اندرونی اور بیرونی حصہ میں ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کس طرح ہوا؟ آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب اہلیہ اور گھر کی مستورات کے زور سے اللہ اکبر کہنے اور کلمۂ طیبہ پڑھنے کی صدا پردۂ سماعت سے ٹکراتی ہے۔

کار کا رخ پندرہ فٹ نیچے ڈھلان کی طرف تھا الحمد للہ اللہ نے مدد کی۔احقر نے

فوراً انجن بند کیا بریک پر پیر رکھ کر آہستہ آہستہ کار کو نیچے ہموار جگہ لایا گیا جب آنکھ کھلی تو احساس ہوا کہ چند میٹر کے فاصلے پر ایک پل تھا اور پل کے اطراف پہاڑوں کے درمیان ایک کھائی تھی اگر خدانخواستہ گاڑی نیچے گر جاتی تو نہ کار کا پتہ چلتا اور نہ ہی لاشوں کا ٹھکانہ معلوم ہوتا بہرکیف اللہ رب العزت نے سب کی جان بچائی اور الحمدللہ کسی کو ہلکی سی خراش تک نہیں آئی۔ بیشک سبحان اللہ بحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد جب بھی کیا جائے گا اس واقعہ کی یاد تازہ کرتا رہے گا۔

مدینۃ المنورہ کے راستے پر اس سفر سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ سفر کا آغاز ہمیشہ اسوۂ رسول ﷺ کے مطابق فجر کے بعد کیا جائے تاکہ رات میں سفر کی پیچیدگیوں سے بچا جاسکے۔ رات کے سفر سے نیند متاثر ہوئی جس کی بناء یہ حادثہ وقوع پذیر ہوا۔ دوسری بات جو ذہن میں آرہی ہے کہ کار چلانے والے پر کار میں سوار تمام افراد کی بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے لہذا کار چلانے والے کو جاگتے رہنا چاہئے تاکہ اس کی ذرا سی غفلت سے دوسرے معصوم متاثر نہ ہوں۔

بات سے بات نکلتی گئی اور ذہن کے دریچوں میں یہ حقیقت بھی سامنے آئی کہ یہ زندگی بھی آخرت کی طرف ایک سفرِ مسلسل ہے کار چلانے والا مثل ایک داعی ہے۔ حق کی آواز لگانے والا سچائی کو سامنے رکھنے والا۔ ہر وقت انصاف کی بات کہنے والا۔ شر وفساد کو ختم کرنے والا۔ ظلم کے خلاف بغاوت کرنے والا۔ حکمت وتدبر سے صداقت کو پیش کرنے والا اور اللہ کے بندوں کو اللہ سے جوڑنے والا۔

اس لیے دعوت الی اللہ کی اسٹیرنگ کو سیدھے رخ مضبوطی سے پکڑا جائے۔ امر بالمعروف کے Accelerator کو صحیح رفتار دی جائے اور نہی عن المنکر کے بریک کو ہر وقت قابو میں رکھا جائے اور اللہ کی جانب سے ہدایت ونصرت شامل حال رہی تو جہنم کی

گھاٹی میں گرتی ہوئی پوری انسانیت کو روکا جاسکتا ہے لہذا داعی کو رشد وہدایت کی مشعل کو ہمیشہ روشن وتابناک رکھنے کے لیے جاگتے رہنا چاہیے اور اپنے مقصد کی تکمیل وحصولیابی میں جہد مسلسل کرتے رہنا چاہیے۔ چاہے اردگرد کے ماحول میں معصیت وظلم کا غبار کسی قدر کیوں نہ ہو۔

شاید آج مدینۃ المنورہ کے راستے پر اس سفر کا اور زیارت مسجد نبوی کا اصل پیغام بھی یہی ہے کہ داعی ہمیشہ جاگتا رہے اور اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتا رہے کیونکہ قرآن کے الفاظ ہیں

(وَمَنْ أَحْسَنُ قَولاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ) (سورہ حٰمٓ سجدہ آیت ۳۳)

"اس شخص سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں":

یہی ایک داعی کا اصل مشن ہے اور حالات حاضرہ کے فسق وفجور ومعصیت سے پر ماحول میں اہل ایمان کے لیے راہ عمل بھی۔ اللہ ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

در خلیل الدین شجاع الدین

عیادۃ الحرم

ص۔ب۔۴۴۶۱۔ مکۃ المکرّمۃ

﴿۱۱۵﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ: ۱۶ر فروری ۲۰۱۰ء

مخلص ومحترم......زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں گے۔

آپ کو یہ جان کر دلی مسرت ہوگی کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کا اکیسواں تاریخ ساز اجلاس بتاریخ ۱۹، ۲۰، ۲۱ر مارچ ۲۰۱۰ء بروز جمعہ، سنیچر، اتوار عالم اسلام کے مشہور علمی وفکری وتربیتی ادارہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں منعقد ہو رہا ہے۔

اجلاس کا ایجنڈا اور نظام الاوقات دفتر بورڈ کی طرف سے آپ کی خدمت میں ارسال کیا جاچکا ہے، امید ہے مل گیا ہوگا، ہمارے لیے عزت وافتخار کی بات ہے کہ اس اجلاس کی میزبانی کا شرف حاصل ہو رہا ہے، آپ اس اجلاس میں ضرور تشریف لائیں اور ہمیں خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔

حسب ہدایت قیام وطعام کے ساتھ آپ کی آمد ورفت کے اخراجات، ریلوے سیکنڈ کلاس سلیپر کا کرایہ عند الطلب آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

مجلس استقبالیہ کے ارکان اور اجلاس بورڈ کے رضا کار آپ کے استقبال کے منتظر ہیں، عارضی طور پر لکھنؤ کے ریلوے اسٹیشن پر بھی استقبالیہ کاؤنٹر بنایا گیا ہے تاکہ آپ کو سہولت بہم پہنچائی جاسکے، اس عریضہ کا جواب ضرور دیں اور اپنی آمد اور ٹرین نمبر اور وقت سے مطلع فرمائیں تاکہ دفتری نظم وانتظام میں ہمیں کوئی دشواری نہ ہو۔

اجلاس بورڈ کے اختتام پر انشاء اللہ ۲۱ر مارچ ۲۰۱۰ء کو بعد نماز مغرب عید گاہ

عیش باغ لکھنؤ میں اجلاس عام بھی ہوگا، اس اجلاس میں بھی شرکت کے لیے وقت کو فارغ رکھیں۔

والسلام

خالد رشید فرنگی محلی

جنرل سکریٹری مجلس استقبالیہ لکھنؤ

﴿۱۱۶﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

23 JUL 1996

مکرمی ومعظمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے علم میں غالباً آچکا ہوگا کہ ''اسلامی فقہ اکیڈمی'' کا آئندہ سالانہ اجلاس ۱۱ تا ۱۴ر اکتوبر ۱۹۹۶ء جامعۃ الہدایۃ (جے پور) میں منعقد ہونے جارہا ہے۔ مولانا مجاہد الاسلام صاحب قاسمی مدظلہ سے مشورہ کے بعد یہ طے کیا گیا ہے کہ اس موقعہ پر جمعہ کے دن نماز سے قبل شہر جے پور کی مختلف مساجد میں اصلاح معاشرہ پر تقریریں ہوں اور مختلف پہلوؤں پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بیانات کیے جائیں تاکہ جے پور شہر کے عوام بھی علماء کے اتنے بڑے اجتماع سے بڑی حد تک مستفید ہوسکیں۔ عوام کو خطاب کرنے والے حضرات کے ضمن میں جناب والا کا نام بھی تجویز کیا گیا ہے۔ ہمیں پوری توقع ہے کہ آنجناب ہماری اس دعوت کو قبول فرمائیں گے۔ براہ کرم اس کی اطلاع بھی ارسال فرمادیں۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ اس موقعہ پر ہونے والے خطابات کی ریکارڈنگ کا نظم کیا گیا ہے۔ بعد میں یہ تقاریر ماہنامہ ''ہدایت'' کے ''اصلاح معاشرہ'' نمبر میں شائع کی جائیں گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم ودین کی ترویج اور اصلاح امت کے سلسلہ میں آپ کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔آمین۔والسلام

امیر جامعہ

محمد فضل الرحیم مجددی

﴿۱۱۷﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

20 JUL 1996

مکرمی ومحترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بہمہ وجوہ بعافیت ہوں۔

آپ کے علم میں غالباً آچکا ہوگا کہ ''اسلامی فقہ اکیڈمی'' کا آئندہ سالانہ اجلاس ۱۱ تا ۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۶ء جامعۃ الھدایۃ (جے پور) میں ہونے جارہا ہے۔اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی کی جانب سے ہماری آپ سے پرخلوص درخواست ہے کہ اجلاس میں اپنا قیمتی وقت نکال کر ضرور شرکت فرمائیں۔براہ کرم اپنے پروگرام سے مطلع فرمائیں۔تاکہ واپسی کا ریزرویشن بروقت کرایا جاسکے۔

والسلام

امیر جامعہ

محمد فضل الرحیم مجددی

﴿۱۱۸﴾

مکرمی ومحترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۱؍تا ۱۴؍اکتوبر ۹۶ء جے پور میں ہونیوالے ''اسلامی فقہ اکیڈمی'' کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر جے پور کی مساجد میں ''اصلاح معاشرہ'' کے موضوع پر تقاریر کے لیے جن علماء کرام کو زحمت دی گئی ہے ان میں آنجناب کو بھی ۲۳؍جولائی کو دعوت نامہ ارسال کیا گیا ہے۔موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مذکورہ دعوت نامہ اور جناب قاضی مجاہد الاسلام صاحب کے خط کی نقول دوبارہ ارسال خدمت ہیں۔ہمیں امید ہے کہ آنجناب اپنا قیمتی وقت ضرور فارغ کرینگے۔

منتظمین نے طے کیا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں ہونے والی جملہ تقاریر اگر پہلے سے تحریری شکل میں مل جائیں تو ان کو کتابی شکل میں سیمینار کے موقعہ پر تقسیم کیا جائے تاکہ عامۃ المسلمین استفادہ کرسکیں۔لہذا آنجناب سے گذارش ہے کہ اپنے قیمتی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکالکر وقت کے اہم موضوع پر اپنی گرانقدر تقریر تحریری شکل میں ارسال فرمائیں تو عین کرم ہوگا۔کسی مجبوری کی بناء پر مذکورہ موضوع پر آپ کی تحریری تقریر تیار نہ ہوسکے تو جناب والا کی تقریر کو ریکارڈ کرکے ونیز تحریری شکل میں منتقل کرکے ماہنامہ ''ھدایت'' کے ''اصلاح معاشرہ نمبر'' میں شائع کیا جائیگا۔

جناب والا کی خدمت میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس منعقدہ جے پور کے موقع پر شائع کیے گئے چند کتابچے بطور ہدیہ ارسال کیے جارہے ہیں۔والسلام

نیازمند

بتاریخ:۲۰؍اگست ۱۹۹۶ء　　محمد فضل الرحیم مجددی (امیر جامعہ)

﴿۱۱۹﴾

مکرمی ومحترمی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آنجناب کو ہمیشہ خیر وعافیت سے رکھے

۱۱۔تا۔۱۴ اکتوبر ۹۶ء کو ہونے والے نویں فقہی سیمینار میں شرکت کے لیے دعوت نامہ ۲۰/جولائی ۹۶ء کو آنجناب کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا۔ امید کہ موصول ہوگیا ہوگا۔

آنجناب کی تشریف آوری کے پیش نظر ریزرویشن فارم (ریلوے وبس) ارسال کیے جارہے ہیں براہ کرم ضروری اندراج فرما کر جوابی لفافہ میں جلد از جلد ارسال فرمادیں تاکہ حسب منشاء واپسی کا ریزرویشن کرایا جاسکے۔

والسلام

محمد فضل الرحیم مجددی

امیر جامعہ (جامعۃ الہدایت جے پور راجستھان)

مورخہ ۱۹/اگست ۹۶ء

﴿۱۲۰﴾

۷/۴/۹۴ء

بسمہ تعالیٰ

محترم المقام حضرت مولانا محمد صدر الحسن صاحب مدنی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج بخیر ہونگے

ہمارے مدرسہ کی جانب سے ۷/مئی ۹۴ء کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں بحیثیت مہمان خصوصی آپ کو دعوت دی جاتی ہے اور آپ سے گذارش ہے کہ ایک مقالہ بعنوان ''عصر حاضر میں دینی مدارس کا کردار'' تیار کرے لائیں اگر وقت کی تنگی ہوجائے تو ایسے وقت کے لیے کچھ مختصر نوٹ بھی تیار کرکے لائیں تاکہ سہولت ہو۔ انشاء اللہ مقالے معیاری ہوں تو شائع بھی کرنے کا ارادہ ہے ملک وبیرون ملک کے مایۂ ناز علماء کرام کو بھی دعوت دی گئی ہے اور عنقریب ان کے ناموں کا اعلان کیا جائے گا امید کہ ہماری درخواست قبول فرما کر تحریری اطلاع فرمائیں گے۔

تمام اساتذہ کو بسہولت سلام عرض ہے۔

فقط

محفوظ الرحمٰن فاروقی

(بانی وناظم دارالعلوم نعمانیہ پربھنی)

﴿۱۲۱﴾

۸/۱۰/۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت گرامی مکرمی جناب مفتی مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، امید قوی ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے

ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ کمپیوٹر اسکرین یا ٹی وی اسکرین پر جو مناظر ظاہر ہوتے ہیں یا ڈسک یا سی ڈی میں محفوظ ہوتے ہیں جامعہ دارالعلوم کراچی کے اکابر مدظلہم کے نزدیک اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس سلسلہ میں ایک استفتاء کے جواب میں مولانا شاہ تفضّل علی صاحب مدظلہم نے ایک مفصل اور مدلل تحقیق فرمائی ہے جو آپ کی خدمت میں

حاضر ہے، آپ بھی اس پر غور فرمالیں اپنی رائے یا تصدیق فرما کر واپس فرمادیں، عین نوازش ہوگی، اور جواب جلد از جلد دیکر ممنون فرمائیں۔

والسلام

عبدالرؤف سکھروی

نائب مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴ (پاکستان)

﴿۱۲۲﴾

بخدمت گرامی محترمی ومکرمی جناب مولانا مفتی محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید قوی ہے کہ بفضل اللہ عزوجل مزاج گرامی بخیر ہونگے، خیریت مطلوب بھی ہے اور الحمدللہ موجود بھی ہے

جناب عالی!

بعد سلام مسنون گزارش یہ ہے کہ اس پرفتن دور میں بدقسمتی سے جہاں ایک طرف لوگوں کی اکثریت لہو ولعب، رقص وسرور اور فواحش ومنکرات کے سیلاب میں ڈوبی ہوئی ہے، آخرت سے غفلت، فسق وفجور اور گناہوں کے عموم وشیوع کا دور دورہ ہے، اور خوف خدا سے بے نیازی کا یہ عالم ہے کہ لوگ معمولی معمولی بہانے کے سہارے خطرناک کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہورہے ہیں، وہاں دوسری طرف آنجناب اس حقیقت سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ دور حاضر میں ذرائع ابلاغ خصوصاً الیکٹرانک میڈیا سرد جنگ کا موثر ترین ہتھیار ہے، جبکہ صورت حال یہ ہے کہ اس وقت (سیاسی، معاشرتی اور معاشی نظام کے ساتھ ساتھ) ذہنوں میں انقلاب پیدا کرنے والے نشر واشاعت کے دور رس وسائل

اور ذرائع ابلاغ ومیڈیا کے ہر شعبہ پر (خواہ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا) تمام تر قبضہ ان لوگوں کا ہے جو یا تو اسلام اور مسلمانوں کے کھلے طور پر دشمن ہیں اور اسلام ومسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے ان ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے ذریعہ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے ہی کو اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا ہے یا پھر یہ ذرائع ایسے ناعاقبت اندیش لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں جو نفس الامر میں تو اسلام دشمن نہیں لیکن انھوں نے اسلام دشمن طاقتوں کو اپنا آقا بنا رکھا ہے اور ان سے اس درجہ مرعوب ہیں کہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت اس کو سمجھتے ہیں کہ کھینچ تان کر اسلام کو کسی طرح ان آقاؤں کی مرضی کے مطابق بنا دیا جائے۔ اس سرد جنگ (Media war) کی سنگینی کا اندازہ ایک عام آدمی اپنی معمولی فہم وفراست سے بھی لگا سکتا ہے، آج پوری دنیائے کفر متحد ہوکر انہی ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے ذریعہ اسلامی تہذیب وتمدن کو غلط رنگ میں پیش کررہی ہیں، امن وسلامتی کے اس دین کو اور اس کی پاکیزہ تعلیمات کو دنیا کے سامنے ایک بھیانک اور خوفناک نظریہ کی شکل میں پیش کررہی ہے، اس دین کے ماننے والوں اور پیروکاروں کو انتہا پسند اور دہشت گردوں کا نہ صرف خطاب دیا جارہا ہے بلکہ ان کے تمام مثبت کاموں کو منفی رنگ دے کر انھیں اور ان کے کاموں کو دنیا کے لیے خطرہ باور کرایا جارہا ہے، اسی الیکٹرانک میڈیا پر قابض ہونے کی وجہ سے دشمنان اسلام بہت آسانی سے دنیا کے سامنے آئے دن ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم گرداننے میں کامیابی حاصل کر کے اپنی مذموم عزائم کی تکمیل کرتے رہتے ہیں، بات صرف ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم گرداننے تک محدود نہیں بلکہ یہ ہتھیار (الیکٹرانک میڈیا) اس وقت اس قدر موثر اور مہلک ہے کہ ظالم طاقتیں اپنے مدمقابل پر ظلم وبربریت کی انتہا کرنے کے بعد خود کو انتہائی مظلوم اور مظلوموں کو

خطرناک ظالم باور کرانے میں بڑی آسانی سے کامیاب ہوتی جاتی ہیں، حتیٰ کہ اگر یہ طاقتیں دنیا کے تمام مسلمہ قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھ کر اور حقوق انسانیت کے تمام مسلمہ بین الاقوامی قوانین وآداب کو یکسر پامال کرتے ہوئے نہتے مظلوم لوگوں پر قیامت صغریٰ برپا کریں پھر اسی میڈیا کے ذریعہ پروپگنڈہ کرکے پوری دنیا کے سامنے اس ظلم وبربریت کے شکار مظلوموں کو دہشت گرد اور جنگی مجرم اور ان پر اس ظلم وبربریت توڑنے والے کو دنیا کا نجات دہندہ اور محسن باور کرانا چاہیں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں رہا۔ یہ سب کچھ صرف اسی لیے ممکن ہے کہ دور حاضر کے موثر ترین ہتھیار ذرائع ابلاغ پر ان طاقتوں کا قبضہ ہے۔ اہل باطل کی اس یلغار اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے زہریلے عزائم سے نبرد آزما ہونے، اسلام اور مسلمانوں کو پہنچنے والے نقصانات کے ازالے اور ان کے مقابلے کے لیے اگر کوئی موثر ترین ہتھیار اس وقت ہے تو یہی ذرائع ابلاغ اور میڈیا ہے جس کے بغیر ان کی طرف سے جاری اس سرد جنگ کا موثر مقابلہ ناممکن ہے۔

لہٰذا اس وقت اس بحث کو چھیڑنے سے ہمارا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ اگر ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ کمپیوٹر اسکرین یا ٹی وی اسکرین پر روشنی اور شعاعی ذرات کی شکل میں ناپائدار حالت میں ظاہر نے والی شکل وصورت شرعاً تصویر محرم نہیں یا تصویر کے حکم میں نہیں تو اہل باطل کا مقابلہ کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ کو جائز حدود میں رہ کر اس کے استعمال کی مختلف آسان صورتیں نکالی جاسکتی ہیں اور ان کے ذریعہ اپنی قدرت واستطاعت کے مطابق اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جاری جنگ کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ شکست وفتح تو اللہ کے ہاتھ میں ہے آدمی کے ذمہ کوشش لازم ہے۔

اس سلسلے میں احقر نے ایک استفتاء کے جواب میں ایک مفصل فتویٰ لکھا ہے جو

اکابر جامعہ دارالعلوم کراچی کی تصدیق کے بعد آنجناب کی خدمت میں حاضر ہے۔
آنجناب اگر اس پر غور فرمالیں اور اپنی رائے یا تصدیق سے احقر کو تحریری طور پر آگاہ فرمادیں تو احقر پر جناب کی عنایت ہوگی۔ فتویٰ کی کاپی واپس بھیجنے کی ضرورت نہیں صرف آنجناب کی رائے کی اطلاع کافی ہے۔ فقط والسلام

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی (پاکستان)

۱۰/۱۰/۱۴۲۹ھ

﴿۱۲۳﴾

۱۹/۱/۱۹۹۴ء

محترمی! مولانا محمد صدرالحسن ندوی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شب برأت قریب آگئی ہے آپ جانتے ہیں کہ شب برأت کے موضوع پر عموماً بہت غیر مستند اور مبالغہ آمیز روایات اور دعائیں اور نئے نئے طریقوں کی نمازیں مشہور ہیں اس لیے ادارے نے حدیث کی مستند کتابوں کے حوالے سے چند احادیث اور دعائیں مرتب کرکے شائع کی ہیں آپ کی خدمت میں اس کی ایک کاپی بھیجی جارہی ہے۔ براہ کرم خود پڑھنے کے علاوہ اسے دوسروں کو بھی سنایئے اور اپنے ذرائع سے اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلایئے اور ممکن ہو تو آپ اس کو شائع بھی کرادیں۔

والسلام

محمد عبداللہ طارق (دہلی)

﴿۱۲۴﴾

مکرم ومحترم مولانا محمد صدر الحسن ندوی زیدت حسناتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا اور آپ اپنی خدمات میں ہمہ تن مصروف ہونگے۔

محترم!

آپ کی خدمت میں مسجد کے سلسلہ میں چند باتیں پیش ہیں:

مسجد ہر محلّہ اور اپنے آس پاس کی آبادی کے لیے دین کا ایک اہم مرکز ہوتی ہے۔ اس کے نظام میں جس قدر بہتری پیدا کی جائے گی اسی قدر یہ دینی مرکز مؤثر ومقبول ہوکر معاشرے اور ماحول میں اپنے اچھے اثرات ڈال سکے گا۔

مسجد کی آباد کاری اور اس کے حقیقی اغراض ومقاصد کو کامیاب کرنے میں یہ دو حضرات بہت اہم اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں:

(۱) ایک امام

(۲) دوسرے نمازی

دونوں کی فکری عملی واخلاقی بلندی پوری آبادی کو متاثر کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ سردست ہم یہاں نمازیوں سے متعلق باتوں کو چھوڑتے ہوئے صرف ائمہ کرام کو چند ضروری چیزوں کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

امام کی حیثیت محلّہ اور علاقہ کیا سمجھتا ہے اس سے قطع نظر اس کی اصل حیثیت دین کے خادم اور محلّہ وعلاقے کے لیے دینی رہنما اور مربی کی ہوتی ہے۔ لیکن ہر امام اپنی یہ حیثیت خود اپنی علمی استعداد، صلاحیت، اپنی سوجھ بوجھ، ماحول میں اپنا اثر اور مقبولیت پیدا کرنے کے بقدر ہی منوا سکتا ہے اور جس قدر عوام میں اس کا اثر زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ خود کو

عوام کے لیے مفید بنا سکے گا۔ اور مسجد کے پیغام کا اور خود اپنے منصب کا حق بھی اسی لحاظ سے ادا کر سکے گا، اس لیے ماحول کی ناقدری اور بے حسی سے مایوس ہوئے بغیر ہمیں اپنی جدوجہد اور اصلاح کی کوششوں کو جاری رکھنا ضروری ہے۔ اور یہ سفر سچی لگن، مسلسل اور انتھک محنت کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتا۔

ائمہ کرام کے لیے ماحول کے دلدل میں پھنسے بغیر اپنے منصب کے تقاضوں کو پورا کرنے اور اپنے ماحول پر اثر انداز ہونے کے لیے چار باتیں ضروری ہیں:

(۱) امام صاحب مقامی، شخصی، کاروباری، علاقائی اور سیاسی اختلافات اور گروہ بندیوں میں قطعاً دلچسپی نہ لیں، اگر حالات کا تقاضا ہو تو ادنیٰ جانب داری کے بغیر کہ میں حق وانصاف کے تقاضوں پر ہر دو فریق کو مطمئن کر سکتا ہوں یا نہیں؟ اگر خود کو داغدار اور فریق بنائے بغیر یہ خدمت انجام دینا ممکن ہو تو ضرور کیجیے ورنہ خود کو ان آلودگیوں سے بلند ہی رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲) مسلک کے جائز اور مخلصانہ اختلافات اور غیر ضروری وغرض مندانہ مناقشات آج کل گڈمڈ ہو چکے ہیں، اور یہ وبا ہر جگہ پھیل چکی ہے، اور ہر ماحول میں دونوں طرح کے لوگ ہوتے ہیں: مسلک کے فرق کو اس کی جائز حد تک رکھنے والے بھی، اور اسے وقار اور ناک کا مسئلہ اور جنگ وجدل کا موضوع بنانے والے بھی، اور ہر شخص کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ امام صاحب کو (جو کہ مذہب کے نمائندہ اور دینی رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں) اپنے ساتھ لے لے اور اپنا ہم خیال بنالے تاکہ اس کی بات میں وزن پیدا ہوجائے۔

یہاں بھی وہی مذکورہ بالا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے کہ حکمت وتدبیر سے ہر فریق کو اس کے تشدد سے ہٹا کر اعتدال پر لانے اور لوگوں کو دوسرے کے مسلک کا احترام کرنے یا کم از کم اس کے متعلق زبان بند رکھنے کی دعوت دی جائے۔

سماج کے دوگروہوں میں سے امام صاحب کا ذاتی رجحان اگر کسی ایک کی طرف ہوتب بھی وہ اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ وہ دونوں ہی گروہوں کے امام ہیں، اوران سے دونوں ہی گروہ ہمنوائی اور حمایت کی توقع رکھتے ہیں، اس لیے انھیں کسی بھی گروہ کی تائید اس کا حمایتی اور طرفدار بن کرنہیں کرنی چاہیے، بلکہ دل سوزی اور ہمدردی کے ساتھ اس طرح سمجھانا چاہئے کہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے جذبات سے بلند ہوکرلوگ ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی اور اتفاق واتحاد کی اہمیت کوسمجھ سکیں۔

اور یہ بڑی زبردست گھاٹی ہے جس سے کامیابی کے ساتھ پار ہوجانا خدائے قادر وقیوم کی مدد کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے جب کبھی ایسے حالات پیدا ہوں تو ہرگز اپنی عقل وبصیرت یا اپنے اثر ورسوخ پر نظر نہ رہنی چاہئے، بلکہ اصلاح کی کوششوں کے ساتھ ساتھ تنہائیوں میں ان حالات کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعاء بھی کرتے رہنا چاہئے۔

(۳) امام کا کام صرف پانچ وقت کی نماز پڑھانے پر ختم نہیں ہوجاتا بلکہ درحقیقت یہاں سے اصل کام شروع ہوتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم سے نماز کی تکبیرات میں اس کی ایک آواز پر سارے نمازی بے چوں وچرا حرکت کرتے ہیں نماز کے باہر بھی زندگی کے ہر ہر مرحلے اور حالات کے ہر ہر موڑ پر امام صاحب کی رہنمائی میں وہ لوگ اپنی تمام حرکات وسکنات کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا پابند کردیں، بالخصوص اس تیسرے کام کے لیے ضروری ہے کہ امام صاحب سماج میں پیدا ہونے والے مسائل اورنئی پرانی الجھنوں سے بھی واقف ہوں اور شرعی طریقوں پر ان کا حل بھی جانتے ہوں۔

(۴) شہر اور علاقے کی مختلف مساجد کے ائمہ کرام کے درمیان ربط ونظم بھی ایک اہم اور ضروری چیز ہے تاکہ امت کو پیش آنے والے مسائل ومعاملات میں ہر ممبر ومحراب سے

مسلمانوں کو صحیح اور ایک واضح رخ نیز یکساں دینی رہنمائی ملتی رہے، اور امام حضرات کی رایوں میں کوئی اختلاف اور ٹکراؤ نہ ہو۔

اس سلسلے میں ائمہ حضرات کو بسا اوقات اپنی اصلاحی کوششوں اور معاشرے میں پیدا ہونے والے نئے نئے مسائل ومعاملات کو حل کرنے کے لیے صلاح ومشورے کی ضرورت ہوتی ہے، ایسے مواقع پر اپنے علاقے کے تجربہ کار ومستند علماء ومشائخ اور خادمان ملت سے رجوع کرنا چاہئے، اس لیے کہ ہر علاقے کے مسائل ومعاملات کو وہیں کے علماء وخادمان ملت زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں، تاہم بوقت ضرورت آپ چاہیں تو ایسے مواقع پر ''ادارہ امور مساجد'' سے بھی رجوع کر سکتے ہیں، جس حد تک بھی ممکن ہوگا ادارہ بھی یہ خدمت انجام دینے کی کوشش کرے گا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

''ادارہ امور مساجد'' نے اس مقصد کے لیے ائمہ کرام کی سہولت اوران کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے کتابچے تیار کرائے ہیں جو وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں۔

عام مسلمانوں سے ائمہ کرام کے اجتماعی رابطے اور اپنے ماحول پر اثر انداز ہونے کا سب سے اہم اور کامیاب ذریعہ جمعہ اور عیدین کے مواعظ اور تقریریں، شادی وغمی کی تقریبات اور دیگر مختلف قسم کے اجتماعی پروگرام ہیں، جہاں ان کو عوام سے خطاب کرنے اوران سے بات چیت کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔

نمازی جب جمعہ یا عیدین یا مختلف دینی محفلوں میں ماحول کی مختلف گندگیوں سے اپنے ذہن کو پاک کرکے ایک خاص عقیدت وعظمت کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو عموماً امام صاحب یا خطیب کی بات کو وہ عقیدت واحترام اور تسلیم وانقیاد کے جذبہ کے ساتھ سنتے ہیں اور اسے سمجھ کر یاد رکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

اس صورت حال کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کے سامنے جو کچھ بھی بولیں نہایت دیانت داری، ذمہ داری اور پوری تیاری کے ساتھ بولیں، کوئی بات بے ثبوت نہ کہیں، تعبیر وبیان اور لب ولہجہ ایسا نہ ہو جس سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہو، یا مسلمانوں کے مختلف طبقات میں نفرت بڑھے، ایسے مسائل ہرگز نہ چھیڑے جائیں جو کسی بھی ذہن کے لیے الجھن یا شک وشبہ کا باعث ہو سکتے ہوں۔ اسی طرح اپنے ذاتی معاملات کو جہاں تک ممکن ہو نہ صاف صاف نہ اشاروں کنایوں میں عام مجلسوں میں نہ چھیڑیں نہ کسی اور معاملے میں طنز وتعریض اور بات کو ڈھال ڈھال کے کہنے کا طریقہ اختیار کریں۔ یہ چیز انجام کے لحاظ سے بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ دوسروں کا مربی ہونے کے مقام پر پہونچنے سے پہلے خود اپنی تربیت کریں، اور دوسروں کو معلومات بہم پہونچانے کے عمل سے پہلے خود اپنے لیے معلومات فراہم کریں، لوگ چونکہ ہماری زندگیوں کو اپنے لیے دین کا نمونہ سمجھتے ہیں اور ہمارے پیچھے چلتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ہماری زندگی واقعی ایک مثالی اور اسلامی زندگی کا نمونہ ہو۔ اس مقصد کے لیے ائمہ مساجد کی تربیت کا ایک جامع نظام بنایا گیا ہے جس کے تین مرحلے ہیں:

(۱) بالکل ابتدائی مرحلہ جس میں ترکیب وترتیب نماز، قرأت وتجوید وغیرہ شامل ہے۔

(۲) دوسرا مرحلہ مسائل سے تفصیلی واقفیت حاصل کرنے کا ہے۔

(۳) تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ ائمہ کرام معاشرے میں دینی رہنمائی کا کام کس طرح انجام دیں، اور کس طرح وہ اپنے وجود کو معاشرہ کے لیے دینی لحاظ سے مفید تر بنائیں۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم اپنی اصلاح وتکمیل کی فکر کریں اور اپنے اندر وہ طاقت وتوانائی جمع کرنے کی کوشش کریں جس کے ذریعہ ہم اپنے

کاندھوں پر رکھی ہوئی امانت کے بوجھ کو اٹھانے اور سید المرسلین حضرت محمد مصطفے ﷺ کا نائب ہونے کے مقام ومنصب کا کسی درجے میں حق ادا کر سکیں۔

اپنی اصلاح وتکمیل کا طریقہ یہ ہے کہ:

(۱) مستند دینی کتابوں کا مطالعہ کچھ نہ کچھ روزانہ کیا کریں، اس کے لیے کتب مطالعہ کی فہرست کسی معتبر اور سلجھے ہوئے عالم صاحب سے بنوائیں اور انہی کی نگرانی میں مطالعہ کریں۔

(۲) مسائل دین کی تحقیق وجستجو جاری رکھیں، نہ کوئی بات بلا تحقیق کہیں اور نہ کوئی کام بغیر علم کے کریں۔

(۳) مشتبہ روزی سے پرہیز کریں، روزی کا کھوٹ ذہن وفکر اور پھر کردار وعمل پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ حلال بھی صاف صاف ہے اور حرام بھی صاف صاف ہے اور ان دونوں کے درمیان بہت سے معاملات مشتبہ ہیں جنھیں بہت سے لوگ نہیں جانتے (سب سے عافیت کی راہ یہ ہے کہ) جو شخص مشتبہ چیزوں سے بھی بچتا رہے گا وہ اپنے دین اور اپنی عزت وآبرو کو محفوظ وبے داغ بچا لے جائے گا، اور جو مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہو گیا (رفتہ رفتہ) وہ حرام میں بھی مبتلا ہو ہی جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۴۱۔ عن النعمان بن بشیرؓ)

(۴) یہ ایک اہم حقیقت ہے کہ امام صاحب یا عالم ومصلح کی عملی جدوجہد کے شانہ بشانہ اس کی باطنی لگن، انسانیت کی فلاح اور مسلم معاشرے کے سدھار کے لیے اس کی بے چینی اور کڑھن، اس کی فکرمندی اور دعائیں بہت سے بند راستوں کو کھولنے اور بہت سی ناقابل عبور گھاٹیوں کو پار کرنے میں مددگار ہوتی ہیں، اس لیے ایک داعی ومصلح کو:

فی النھار سبحاً طویلا (دن کی جدوجہد) کے پہلو بہ پہلو ناشئۃ اللیل (رات کی عبادت ودعاء) سے کبھی غافل نہیں رہنا چاہئے، یہی دراصل فتح وکشود کی

اہم کنجی اور حصول مقصد کی بے مثال ربانی تدبیر ہے، اسی کے ذریعہ کارکنان کی پشت پر اللہ تعالیٰ کے نظر نہ آنے والے ہاتھ آجاتے ہیں اور اللہ کے غیبی لشکروں کی تائید وحمایت حاصل ہوجاتی ہے۔

(۵) آدمی کا اپنا احتساب نفس (اپنے کاموں کے اچھے برے ہونے کی پوچھ تاچھ خود ہی اپنے نفس سے کرتے رہنا) بڑی قیمتی دولت ہے، ہر معاملہ میں سوچنے اور قدم اٹھانے سے پہلے اپنی نیت کا دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے اس کام کے اچھا یا برا ہونے کا محاسبہ ضرور کر لیجیے۔

اسی طرح رات کو اخیر میں بالکل سوتے وقت کچھ وقت اس کام کے لیے فارغ کیجیے کہ روزانہ دن بھر کے کاموں کا محاسبہ کریں، اور اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر یہ جائزہ لیں کہ آج کونسا کام ٹھیک ہوا اور کونسا کام خدانخواستہ غلط، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے کہ:

حَاسِبُوا اَنفُسَکُم قَبلَ اَن تُحاسَبُوا، وَتَزَیَّنُوا لِلعَرضِ الاکبَر

''اس سے پہلے کہ (اللہ کے سامنے) تمہارا حساب کتاب ہو خود ہی اپنے نفس کا حساب لیتے رہا کرو، اور بہت بڑی پیشی کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلو'' آگے انھوں نے مزید فرمایا ہے کہ:

وَاِنَّمَا یَخِفُّ الحِسَابُ یَومَ القِیَامَةِ عَلیٰ مَن حَاسَبَ نَفسَه فِی الدُّنیا

(قیامت کے دن اس شخص کا حساب آسان ہوجائے گا جو دنیا میں خود ہی اپنا حساب کرتا رہا ہوگا۔) سنن ترمذی ج ۲ ص ۶۹، ابواب صفة القیامة

جلیل القدر تابعی حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں:

لَایَکُونُ العَبدُ تَقِیًّا حتیٰ یُحَاسِبَ نَفسَه کَمَا یُحَاسِبُ شَرِیکَه مِن

اَینَ مَطعَمُه وَمَلبَسَه

(بندہ اس وقت تک پرہیز گار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے نفس کا اس طرح حساب نہ لے جس طرح اپنے شریک کاروبار کا حساب لیتا ہے۔ (اور اس پر نگاہ رکھتا ہے) کہ اس کا کھانا اور لباس کہاں سے چل رہا ہے) (حوالۂ بالا)

شیخ ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ اکابر ومشائخ کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ (دن بھر کے) اپنے قول وفعل کو ایک کاپی میں نوٹ کرتے رہتے تھے اور رات کو عشاء کے بعد اس کاپی کو سامنے رکھ کر اپنا حساب لیتے تھے، جو بات غلط ہوتی اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی مانگتے اور آئندہ کے لیے عہد کرتے اور جو بات اچھی ہوتی اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ (فیض القدیر للمناوی ج ۵ ص ۶۷)

(۶) قرآن مجید کی تلاوت مع ترجمہ وتفسیر روزانہ بلاناغہ کرتے رہیں اور اپنے وطن کو قرآن مجید کے پیغام کا طالب بنا کر ماننے اور تسلیم کرنے کے لیے آمادہ رکھیں، اور اللہ کے خوف سے اپنے دل کو کبھی آزاد نہ ہونے دیں۔ اور پرہیزگاری اختیار کریں۔

''ادارہ امور مساجد'' ملک میں جگہ جگہ ائمہ کرام کے لیے تربیتی اجتماعات منعقد کرتا ہے، اب تک الحمدللہ ایسے دس اجتماعات ہوچکے ہیں، جب کبھی آپ کے آس پاس کہیں ایسا کوئی اجتماع ہو اس میں ضرور شرکت فرمائیں، امید ہے اس سے آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

والسلام

محمد عبداللہ طارق

نگراں ادارہ امور مساجد (دہلی)

﴿۱۲۵﴾

مکرمی ومحترمی مولانا محمد صدرالحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے مزاج گرامی بعافیت ہو

آٹھویں فقہی سیمینار ۲۲ تا ۲۴؍اکتوبر ۹۵ء اے۔ایم۔یو۔علی گڑھ میں شرکت کے لیے اسلامک فقہ اکیڈمی نئی دہلی نے آپ کے نام دعوت نامہ ارسال کردیا ہے۔غالبًا مل گیا ہوگا۔استقبالیہ کمیٹی آپ کو علی گڑھ میں خوش آمدید کہتے ہوئے خوشی محسوس کرے گی اور آپ کی سہولت کے لیے حسب ذیل گذارشات کرتی ہے۔

(۱) مغربی وجنوبی ہند سے آنے والے مندوبین آگرہ یا متھرا اتر کر علی گڑھ آسکتے ہیں یا دہلی پہونچ کر اسلامک فقہ اکیڈمی جوگا بائی، نئی دہلی کے قافلہ کے ساتھ بھی آسکتے ہیں۔

(۲) شمالی ومشرقی ہند کے مندوبین براہ راست علی گڑھ پہونچ سکتے ہیں، علی گڑھ میں اسٹیشن پر، اسٹیشن کے قریب اکیڈمک اسٹاف کالج اور ایس ایس ہال، اے ایم یو میں تینوں جگہ آپ کی رہنمائی کے لیے ہمارے کارکن موجود ہوں گے۔

(۳) مندوبین کے قیام کا نظم مختلف مقامات پر کیا گیا ہے، دفتر استقبالیہ سے آپ کو متعلقہ قیام گاہ پہونچانے کا نظم کیا جائے گا۔

(۴) افتتاحی اجلاس صبح دس بجے کنیڈی ہال میں ہوگا اور بقیہ اجلاس اسٹریچی ہال، ایس ایس ہال میں حسب پروگرام ہوں گے، اگر آپ کسی وجہ سے ۲۲؍اکتوبر صبح دس بجے کے بعد پہونچیں تو آپ کو ایس ایس ہال (دفتر استقبالیہ) پہونچنا چاہئے۔

(۵) علی گڑھ بس سے پہونچنے والے مندوبین، بس اسٹینڈ آجائیں (دونوں

متصل ہیں) وہاں آپ کی راحت رسانی کے لیے کارکن موجود ہوں گے، بصورت دیگر براہ راست ایس ایس ہال پہونچ سکتے ہیں۔

(۶) اگر واپسی ریزرویشن مطلوب ہو تو نام، عمر، ٹرین وغیرہ کی وضاحت فرمائیں، بہتر ہوگا کہ آمد ورفت کا ریزرویشن لے کر تشریف لائیں براہ کرم واپسی ڈاک سے اپنی آمد کی توثیق فرمائیں اور اگر پروگرام سفر سے مطلع فرمائیں تو ہمارے کارکن آپ کے استقبال کے لیے تیار رہیں گے۔والسلام

محمد سعود عالم قاسمی (ناظم سنی دینیات)

کنویز استقبالیہ کمیٹی آٹھواں فقہی سیمینار

اے، ایم، یو علی گڑھ (یوپی)

﴿۱۲۶﴾

تاریخ: ۹؍۹؍۹۲ء

مکرمی مولانا محمد صدرالحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا،

ہم آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت محسوس کررہے ہیں کہ اس سال جمعیت شباب الاسلام کا سالانہ تربیتی کیمپ مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ میں بتاریخ ۲۵؍اکتوبر تا ۲۸؍اکتوبر منعقد ہوگا، جس کا افتتاح انشاءاللہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم فرمائیں گے، کیمپ میں ملک کے اہم علماء ودانشور حضرات کے خطابات ہوں گے۔

یہ کیمپ طلباء اور نوجوانوں کی فکری، روحانی اور جسمانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے کیمپ کے پروگراموں کی ترتیب میں اس جامعیت کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

جناب والا سے گذارش ہے کہ اس کیمپ میں اپنا علمی وفکری تعاون عنایت فرمائیں اور منسلک عناوین میں سے کسی عنوان پر اپنے مقالہ یا خطاب سے استفادہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

فقط والسلام

خیر اندیش

سلمان الحسینی

(صدر جمعیۃ شباب اسلام الہند)

۱۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم جناب مولانا صدر الحسن صاحب ندوی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ کٹولی، ملیح آباد، ضلع لکھنؤ میں واقع جامعہ سید احمد شہیدؒ کا (جسے تیرہویں صدی ہجری کے مجدد اور امیر المجاہدین حضرت سید احمد شہیدؒ سے نسبت کا شرف اور مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی سرپرستی حاصل رہی ہے) چودہواں سالانہ اجلاس اپنے روایتی اہتمام کے ساتھ بتاریخ ۶/۵ ر اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز سنیچر، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

اس بار جامعہ کی انتظامیہ کمیٹی نے دوروزہ پروگرام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں اجلاس عام کے علاوہ معہد الامام ابی الحسن علی الحسنی الندویؒ للدعوۃ والفکر الاسلامی، اور معہد اُبی بن کعبؓ لتحفیظ القرآن الکریم کا افتتاح ہوگا۔ اور ایک دن مدارس کنونشن کے لیے

خاص کیا جائے گا۔ جس میں علماء، دانشوروں اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی نمائندہ شخصیتوں کے بیانات ہوں گے۔

آج مدارس کے اندرونی تعلیمی، تربیتی اور دعوتی مسائل کیا ہیں اور بین الاقوامی و ملکی سطح پر جس طرح ان کا وقار مجروح کیا جا رہا ہے اور ان کی خدمات کو بالائے طاق رکھ کر انھیں شر پسندی سے جوڑا جا رہا ہے۔ اس کا مقابلہ ہم خاموشی، سنجیدگی اور جمہوریت کے دائرہ میں رہ کر کیسے کر سکتے ہیں، ان مسائل پر غور وخوض ہوگا اور ایک ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے گا جو مدارس اور قوم وملت کے لیے بہتر ثابت ہو۔ اہل مدارس کے نام ابھی سے دعوت نامے جاری کیے جا رہے ہیں۔

اس پروگرام کی اہمیت اور جامعہ سید احمد شہیدؒ سے آپ کے دیرینہ تعلق کی بناء پر ہم بجا طور پر اس میں آپ کی شرکت کے متمنی ہیں۔ امید ہے کہ جناب والا اپنی منظوری سے نوازیں گے تاکہ انتظامات میں سہولت ہو۔ فی الحال اس خط کا یہی مقصد ہے، اجلاس کی بقیہ تفصیلات سے انشاء اللہ ہم آپ کو آگاہ کریں گے۔ خدا کرے آپ ہر طرح بصحت وعافیت ہوں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید سلمان حسینی ندوی

ناظم جامعہ سید احمد شہید

کٹولی، ملیح آباد، لکھنؤ

﴿۱۲۸﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

''موجودہ ہندوستان میں مسلم خواتین عائلی قوانین اور رواج ایک تجرباتی تجزیہ'' کے موضوع پر ایک اہم سیمینار سے متعلق ایک مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

یہ سیمینار بتاریخ ۸۔۹ رجولائی ۱۹۹۵ء کو دہلی میں منعقد ہونے جارہا ہے۔ اس اہم موقع پر مجھے آپ کو ایک اہم مقرر کی حیثیت سے مدعو کرتے ہوئے بڑی خوشی ہورہی ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ منسلکہ فہرست میں شامل یا ان سے متعلق کسی بھی موضوع پر اردو یا انگریزی میں ایک مناسب مضمون تیار فرمائیں۔

مجھے یقین ہے کہ اس اہم تعلیمی معاشرتی پروگرام میں شرکت کی درخواست کو قبول فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

یہ سیمینار مفید اور کامیاب ثابت ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ آنجناب اولین فرصت میں اپنے مجوزہ مضمون کے عنوان سے آگاہ کردیں اگر آنجناب اپنی تحریر کے ساتھ اس سیمینار میں شرکت کی درخواست قبول فرمائیں گے تو سیمینار کا داعی ادارہ آپ کی آمد ورفت کے اخراجات ادا کرنے کے علاوہ آپ کی خدمت میں اعزازی مشاہرہ بھی پیش کرے گا۔

والسلام

پروفیسر طاہر محمود

﴿۱۲۹﴾

مارچ ۱۹۸۸ء

بابت تعارفی وتربیتی کورس ۲۶۔۳۱ رمارچ ۱۹۸۸ء

مکرمی السلام علیکم

مرکز فروغ سائنس کی طرف سے منعقد ہونے والے پہلے تعارفی وتربیتی پروگرام میں آپ کو شرکت کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ براہ مہربانی منسلکہ پوسٹ کارڈ کے ذریعہ مرکز کو اپنی شرکت کی منظوری کی اطلاع فوراً دیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ شرکت نہ کرسکیں تو بھی براہ مہربانی فوراً مطلع کریں تاکہ آپ کی جگہ کسی اور کو مدعو کیا جاسکے۔

آپ سے درخواست ہے کہ علی گڑھ پہنچ کر سیدھے یونیورسٹی کے نئے گیسٹ ہاؤس (میڈیکل کالج کالونی) تشریف لے جائیں جہاں آپ کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا ہے اگر کوئی دشواری پیش آجائے تو مرکز فروغ سائنس کے دفتر (نزد شعبۂ فزکس) سے رجوع فرمائیں۔

اپنے ساتھ مدرسہ کا نصاب سائنس ضرور لے کر آئیں۔ شکریہ

مخلص

سید ابوالہاشم رضوی

قائم مقام ڈائریکٹر

﴿۱۳۰﴾

تاریخ:۴؍۷؍۹۳ء

بخدمت محترم المقام مولانا صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج عالی بخیر ہو۔ ۲۸؍جون ۱۹۹۳ء کو مدرسہ کاشف العلوم جب پہنچا تو مدرسہ کے اساتذہ عظام اور طلبائے کرام کو دیکھ کر بہت مسرت ہوئی، اس عملی چمن کے نونہالوں اور بلبلوں سے مدرسہ کی بہار اور آپ کی قیادت میں کی جانیوالی سرسبز وشادابی کو دیکھ کر دل مسرور ہوا، اللہ تعالیٰ تعمیری وتعلیمی وتنظیمی امور کے سارے مشکل مراحل کو آسان فرمادے، اور مزید ترقی عطا فرمائے۔

احقر اپنے سفر سے بعافیت لوٹا، اللہ کا فضل اور آپ کی دعائیں ہیں، گزارش یہ ہے کہ آپ کے قلم کی کاوشوں کے علمی فیوض سے سرفراز ہونے کا ہمیں بھی موقع دیں، اور اپنے مقبول ادارے سے شائع ہونے والے منشور کاشف مدرسہ مصباح العلوم کے نام سے جاری فرمادیں، ان شاء اللہ اس سے ہماری ادبی انجمن لجنۃ الرشاد کے طلبہ بھی استفادہ کرینگے۔

چونکہ مدرسہ مصباح العلوم اپنی ذاتی زمین پر عارضی عمارت کے بنتے ہی منتقل ہو چکا ہے جو آبادی سے کچھ دور ہے جہاں تک ڈاک کے پہنچنے کا انتظام نہیں ہے، عارضی طور پر مدرسہ کا نام لکھ کر اوپر لکھے گئے پتہ پر منشور کاشف ارسال فرمائیں نوازش ہوگی،

فقط والسلام

آپ کا اپنا

غیاث احمد رشادی

﴿۱۳۱﴾

محترم مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔

ہمیں آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت محسوس ہورہی ہے کہ معروف استاد، ماہر اقبالیات اور کہنہ مشق شاعر جناب اختر الزماں ناصر متعدد بار اہل جالنہ کی دعوت پر درس اقبالیات کے سلسلے میں جالنہ تشریف لا چکے ہیں۔ ان کے داعی اجل کو لبیک کہنے کے بعد جالنہ کی علمی مجلس درس اقبالیات کے سلسلے میں متفکر اور سرگرداں تھی۔ چونکہ آپ بحیثیت صدر اقبال اکیڈمی اورنگ آباد کی ذمہ داری سنبھال چکے ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ اقبال کے فارسی اور اردو کلام کی تشریح کے سلسلے میں آپ کا لکچر بھی ایک لمبے عرصے سے ہورہا ہے اور بڑی تعداد میں ارباب فکر ونظر اور اصحاب علم ودانش ہر اتوار کو آپ کے لکچر سے استفاد کررہے ہیں یہاں جالنہ میں ہم نے اہل علم افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی ہے اور اس کمیٹی کا مقصد صرف یہ ہے کہ شہر جالنہ میں ارباب ذوق ونظر کے لیے مجلس اقبال آراستہ کی جائے۔

مجھے بے حد خوشی ہورہی ہے کہ اقبال پر لکچر دینے کی غرض سے آپ سے درخواست کی جائے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری طرف سے مجلس علمی کی طرف سے ہماری اس دعوت کو قبول فرما کر شرف قبولیت سے نوازیں گے۔

ہماری یہ کوشش ہے کہ ہر ماہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب میں مغرب کے بعد اقبال اکیڈمی جالنہ کے تحت آپ اقبال کے کسی منتخب کلام پر لکچر دیں۔ یہ ہمارے لیے اور

شہر جالنہ کے لیے انشاء اللہ سود مند ہوگا۔ دوبارہ آپ سے گذارش ہے کہ ہماری اس استدعا کو شرف قبولیت سے نواز کر ہمیں استفادہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

اس سلسلے میں ہماری اکیڈمی نے یہ طے کیا ہے کہ آپ کی آمد و رفت کے لیے کار کا انتظام کریں گے اور اخراجات اکیڈمی برداشت کرے گی۔

والسلام

ڈاکٹر عبد المقتدر عتیق

(سکریٹری اقبال اکاڈمی جالنہ)

تاریخ: ۲ر جون ۲۰۱۲ء

﴿۱۳۲﴾

بمقام: ناگپور

۲۳ر جنوری ۱۹۹۶ء

مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب...... السلام علیکم

آپ کا ارسال کردہ سو روپئے کا منی آرڈر موصول ہوا۔ اس سے قبل میں رجسٹریشن فیس سو روپئے یونیورسٹی میں داخل کر کے رسید لے چکا تھا۔ اب فارم داخل کرنا ہے۔ اس میں کچھ تاخیر بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

آپ کا Synopsis اس سے قبل مل چکا ہے اس میں دو چیزیں رہ گئی ہیں ایک اس Synopsis کا انگریزی یا ہندی ترجمہ اور دوسرے کتابیات کی فہرست۔ جن کتابوں سے آپ استفادہ کریں گے ان کتابوں کے نام (معہ مصنف) کم از کم ۱۵۔۲۰ نام درج ہوں۔ دونوں چیزیں اسی خط میں ارسال فرمائیں تاکہ میں اسے Synopsis میں شامل کر کے فارم کے ساتھ دے سکوں۔ مجسٹریٹ کے تصدیق نامے کے تعلق سے ایک

دوست ذمہ داری لے رہے ہیں۔ اگر تصدیق نامہ مل گیا تو فارم داخل کر دوں گا۔ مدحت الاختر صاحب سے بھی مدد لے رہا ہوں۔

عبد المجید بیدار صاحب غالباً ۳۱ر جنوری کو یہاں آئیں گے ان کے ہمراہ بھجوا دیں یا بذریعہ پوسٹ ارسال کریں۔

طالب دعا

سید عبد الرحیم

ناگپور

﴿۱۳۳﴾

تاریخ: ۲/۱۰/۱۹۸۷ء

محترمی مولانا محمد صدر الحسن مدنی ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ غالباً اس بات سے واقف ہوں گے کہ الحراء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اورنگ آباد نے اس شہر میں ایک مہتمم بالشان مشاعرہ منعقد کرنا طے کیا ہے جس میں ''ادارہ ادب اسلامی ہند'' سے وابستہ ادیب و شعراء کرام بھی شریک ہو رہے ہیں۔ اس میں شرکت کے لیے جن لوگوں کی رضامندی آچکی ہے ان کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں:

☆ عالی جناب حفیظ میرٹھی ☆ عالی جناب انتظار نعیم (جنرل سکریٹری ادارۂ ادب اسلامی ہند، دہلی) ☆ جناب عزیز بگھروی (دہلی) ☆ جناب مائل خیرآبادی (مدیر ماہنامہ حجاب رامپور) ☆ ڈاکٹر شبنم سبحانی (یو۔پی) ☆ جناب کیف نوگانوی (بھنڈارہ) ان کے علاوہ ☆ جناب عزیز الدین عزیز بلگامی ☆ جناب اے آر محسن انصاری

(بمبئی)☆جناب تابش مہدی (بلیریا گنج) ☆جناب محمد ادریس رضا (بدایوں) ☆جناب مسعود جاوید ہاشمی (مدیر فنکار حیدرآباد) ☆جناب سید غلام حسین مضطر (حیدرآباد) اور جناب عبدالکبیر حنفی (ناظم ادارہ ادب اسلامی مہاراشٹر) کی شرکت بھی متوقع ہے۔

ہندوستان کے ان نامور اسلام پسند ادبی شخصیتوں کی اس شہر میں آمد کے موقع پر مشاعرہ کے علاوہ ایک نثری نشست بھی رکھی گئی ہے جس میں ''تحریک ادب اسلامی کے چالیس سال'' عنوان کے تحت ادارہ ادب اسلامی ہند کا تعارف ہوگا نیز صالح اور تعمیری رجحانات پر مبنی ادبی تخلیقات پیش کی جائے گی (انشاء اللہ)۔ اس ادبی نشست کا مقصد ہی یہ ہے کہ ادارہ ادب اسلامی ہند اور دیگر اسلام پسند ادیب وشعراء کا تعارف ہو اور اس پلیٹ فارم کے ذریعہ ہم اسلامی افکار ونظریات کی اشاعت کا فرض باطل افکار ونظریات پر مبنی محاذ کے مقابلہ میں انجام دے سکیں۔

آپ سے بھی پرخلوص درخواست ہے کہ آپ اپنی بہترین ادبی تخلیق کو پیش فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ اس نثری نشست کے لیے محدود وقت مختص کیا گیا ہے لہٰذا آپ کا رکی رکے مقالہ/انشائیہ/تنقیدی مضمون/افسانہ/منی کہانیاں/افسانچے زیادہ طویل نہ ہو تو بہتر ہوگا۔ (برائے کرم آپ کی پیشکش کس عنوان کے تحت ہوگی اس سے پیشگی مطلع فرمائیں تو انتظامی سہولت ہوگی) امید کہ آپ ہماری دعوت کو شرف قبولیت بخشیں گے۔

والسلام

مجتبیٰ فاروق

اورنگ آباد

﴿۱۳۴﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازلکھنؤ

مورخہ ۲۹؍نومبر ۱۹۹۳ء بروز دوشنبہ، ۸:۴۵ بجے دن

قابل صداحترام جناب بھائی جان صاحب......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمدللہ میں یہاں خیریت سے ہوں امید کہ آپ لوگ بھی بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم جناب مولانا محبّ اللہ ندوی صاحب کا آج تقریباً ۸:۴۵ بجے دن میں انتقال ہوگیا ہے۔ پورے ندوہ میں ہلچل اور غم و الم کا ماحول ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ لوگ فضل الرحمٰن کی شادی میں جانے کی تیاری کررہے ہوں گے۔ وجیہ الزماں بھی اسی جمعرات کو جانے والے ہیں۔ میں محنت سے پڑھ رہا ہوں اور میں امتحان ششماہی میں اچھے نمبرات سے پاس ہوگیا ہوں۔ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باصلاحیت وباعمل عالم بنادے اور ہر کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

میری بات یہ ہے کہ میں نے بچوں کے لیے مولانا معزالدین صاحب کے ہاتھ سے ایک بسکیٹ کا پیکٹ اور ایک کھاری کا پیکٹ بھیجا تھا غالباً مل گیا ہوگا۔ آپ کے جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا جس میں میرے لیے پند ونصائح ہوں جو میرے لیے مستقبل میں مشعل راہ ثابت ہوسکیں۔ اب زیادہ کیا لکھوں تمام اساتذہ کرام کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

والسلام

محمد شمشاد

﴿۱۳۵﴾

Date: 8/1/2006

محترم المقام قبلہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد صدرالحسن صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر وعافیت ہو۔ اللہ کا بڑا شکر واحسان ہے کہ جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹرا کی جانب سے تاریخی شہر اورنگ آباد میں ریاستی اجتماع عام کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ یہ اجتماع عام انشاء اللہ العزیز ریاست مہاراشٹرا کی ملت اسلامیہ نیز برادران وطن کے لیے اسلام کی صحیح تصویر اور اس کے نظام رحمت اور مبنی عدل ہونے کے ضمن میں حجت ثابت ہوگا۔ اس میں مقام واطراف سے تقریباً مسلم وغیر مسلم ایک لاکھ افراد کی شرکت متوقع ہے۔ اس اجتماع سے ملک وبیرون ملک کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، سیاستداں، دانشوران اور قائدین تحریک خطاب فرمائیں گے۔ یہ اجتماع امت مسلمہ میں اتحاد اور اصلاح معاشرہ کے ذیل میں بنیادی کردار ادا کرے گا۔ انشاء اللہ

آپ سے گزارش ہے کہ اس عظیم اجتماع عام میں شرکت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ آپ سے خصوصی درخواست ہے کہ اجتماع عام کی کامیابی کے لیے دعا فرمائیں۔

ازراہ کرم معہ احباب تشریف لائیے۔

والسلام

محمد عبدالقیوم

ناظم آل مہاراشٹرا اجتماع عام

﴿۱۳۶﴾

Date:11/1/93

برادر محترم مولانا محمد صدرالحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ خیریت سے ہوں اور آپ کی طرف کے حالات بھی پرسکون ہوں کسی قدر تاخیر سے اپنا وعدہ پورا کررہا ہوں۔ بہت عجلت میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں اس لیے اختصار کے ساتھ ضروری باتیں۔

۱) فارم پیش خدمت ہے۔ صرف ان اداروں کے اساتذہ امتحان میں شرکت کرسکتے ہیں جو گورنمنٹ سے Recognize ہوں۔

۲) فیس -/Rs.47 ہے جو منی آرڈر سے فائننس آفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے نام ہو۔ اور منی آرڈر کی رسید فارم کے ساتھ Pin کردی جائے اور رسید نمبر وغیرہ فارم پر لکھ دیا جائے۔

۳) ایک سادہ لفافہ پتے کے ساتھ فارم کے ہمراہ بھیجا جائے جس پر -/8 روپئے کا ٹکٹ چپکا ہو۔

۴) Teaching experience کا سرٹیفکٹ فارم کے ساتھ

۵) Migration certificate فارم کے ساتھ

۶) دیگر تعلیمی دستاویز

یہ فارم جنوری کے آخر تک Controller Exam A.M.U. Aligarh کے پتے پر بھیج دیں اگر آپ چاہیں تو میرے پتے پر بھی بھیج سکتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر فارم میں کسی قسم کی کمی رہ گئی ہو تو میں آپ کو مطلع کرسکتا ہوں۔

نصاب بھی بھیج رہا ہوں۔ پانچ پیپر ہوتے ہیں۔

۱۔انشاء

۲۔تاریخ ادب عربی

۳۔عروض وقواعد وغیرہ

۴۔نثر Prose

۵۔نظم

نثر میں دو Section کسی ایک کا انتخاب کرنے کی اجازت ہے۔

(a) Medival period

(b) Modern period

نظم کے بھی دو Section ہیں کسی ایک کو کر سکتے ہیں

(a) Pre Islamic period

(b) Early Islamic period

بقیہ یہاں خیریت ہے جواب سے مطلع کیجئے گا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

۱۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی جناب صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ ہائی اسکولوں کا تعلیمی معیار بلند کرنے اور نئی نسل کو

دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے فیروس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پندرہ سالوں سے سرگرم عمل ہے۔ دینی کتب برائے اسکول لائبریری اسکیم اردو میں کمزور طلبہ کے لیے اضافی تدریس اسکیم وغیرہ کے ساتھ ساتھ خصوصی اہتمام کے ساتھ دینی تعلیمی اسکیم چلا رہی ہے۔ اس اسکیم کے تحت اس وقت ۲۷ ہائی اسکولوں میں تقریباً پچیس ہزار طلبہ مستفید ہو رہے ہیں۔ ۷۰ سے زائد معلمین دینیات خدمات انجام دے رہے ہیں۔ فاؤنڈیشن نے اسکول کے طلبہ کی ضروریات ونفسیات وغیرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور تمام اختلافات سے بالاتر ہوکر قرآن وسنت کی روشنی میں دینی تعلیم کے لیے نصابی کتب بھی تیار کرائی ہیں جو اردو میں ''اسلامیات'' (چھ حصے) کے نام سے اور انگریزی میں "Understanding Islam" (چھ حصے) کے نام سے شائع ہوکر مقبول عام ہیں۔ مختلف گوشوں سے تقاضوں کی بنا پر پرائمری درجات کے لیے اردو میں ''ابتدائی اسلامیات'' (پانچ حصے) اور انگریزی میں Understanding Islam Primer (پانچ حصے) تیار کرائے گئے ہیں۔ اسی طرح جونیئر کالج کے لیے نصاب کی تیاری کا کام جاری ہے اور مختلف کالجز میں تجرباتی طور پر دینیات کی تدریس شروع کردی گئی ہے۔

دینی تعلیمی اسکیم کے تحت طلبہ کی تربیت اور ان میں دینی مزاج پیدا کرنے کے لیے مختلف انداز کے انعامی مقابلے بھی منعقد کرائے جاتے ہیں۔ اس سے قبل ''حفظ وقرأت مع ترجمہ''، ''ارکان اسلام کوئز''، ''سیرۃ النبی کوئز''، ''قرآن کوئز''، ''حدیث کوئز''، ''انبیاء کرامؑ کوئز''، ''خلفائے راشدینؓ کوئز''، ''اخلاقیات کوئز''، ''صحابہ کرامؓ کوئز''، ''سورۃ البقرۃ کوئز''، ''پارہ عم کوئز''، ''اسلامیات کوئز'' اور تاریخ اسلام کوئز'' انعامی مقابلے منعقد ہو چکے ہیں۔ امسال ''اسلامی معلومات کوئز'' کے عنوان سے انعامی مقابلہ منعقد کیا جارہا ہے۔ ان مقابلوں کے لیے ہمارا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسکول سطح پر مقابلے کرائے جاتے ہیں پھر ہر اسکول میں اول، دوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو علاقائی سطح پر ایک مقام پر جمع کرکے ان کے درمیان

فائنل مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ اس طرح علاقہ رتنا گیری کا فائنل مقابلہ امسال ۱۱؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز اتوار صبح ۹؍بجے تا شام ۵؍بجے، تکرے ہال، نزد ایل، ٹی، ٹی انگلش اسکول، کھیڈ میں رکھنا طے پایا ہے۔ ہماری اور ہمارے چیئرمین الحاج عبدالغنی اطلس والا صاحب کی خواہش ہے کہ یہ پروگرام آپ کی صدارت میں ہو، لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ آپ ہماری دعوت قبول فرما کر اس سنہری موقع پر تشریف لائیں، طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں اور ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ ہم اپنے کام کو مزید مفید اور موثر بنا سکیں۔ امید کہ ہماری دعوت قبول فرما کر ممنون کریں گے۔

نوٹ: (۱) اسلامی معلومات کوئز (اردو/ انگلش) کتابچہ ہم رشتہ ہذا ہے۔

(۲) فاؤنڈیشن کا تعارف نامہ اور پروگرام کا خاکہ الگ سے منسلک ہے۔

(۳) آمد و رفت کے پروگرام سے مطلع فرمائیں تاکہ انتظامات میں سہولت ہو۔

(۴) حسب ضرورت رابطہ کے لیے درج ذیل موبائل نمبر نوٹ فرمالیں۔

9821906050

والسلام

عبدالبر اثری فلاحی

ناظم اعلیٰ

(چیف ایگزیکیٹو آفیسر)

﴿۱۳۸﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر محترم جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیر وصحت ہوں والد صاحب مدظلہ نے نیا پاسپورٹ بنوانے کی تجویز احتیاط کے پیش نظر مسترد کردی، آج ۱۶؍تاریخ کو ٹیلیفون آنے کا تھا وہ بھی نہیں آیا، کل کے ٹیلیفون کا انتظار ہے۔ یہاں پر احباب کی رائے ہے کہ ٹیلیفون آئے یا نہ آئے بسم اللہ کر کے روانہ ہو جاؤ دیکھئے کیا ہوگا۔

حسین محمد ندوی سے جو علی گڑھ میں M.D. کر رہا ہے M.A کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔ وہ بتا رہے تھے کہ M.A کے لیے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے ایک تو مدت تدریس دو سال ہو، دوسرے یہ کہ اس ادارہ کا گورنمنٹ سے Recognize ہونا ضروری ہے، یہ دونوں شرطیں پائی جائیں تب (M.A.) پرائیویٹ کیا جاسکتا ہے اب اس صورت میں آپ کا علی گڑھ جانا بے سود ہے یہی حسین محمد صاحب کی رائے ہے۔ اس وقت خط کا بنیادی محرک علی گڑھ کے سلسلہ میں مذکورہ معلومات فراہم کرنا تھا، امید ہے کمرہ کا کرایہ دے دیا ہوگا۔

والسلام دعاؤں میں شریک رکھئے۔

خط عجلت میں تحریر کیا ہے۔

بابر حسین (بھوپال)

﴿۱۳۹﴾

محترمی ومکرمی مولانا ڈاکٹر محمد صدرالحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ بخیر وعافیت ہو

امید ہے کہ آپ کل ہند مسلم مجلس مشاورت سے بخوبی واقف ہونگے۔ دراصل مسلم مشاورت، ملک گیر پیمانے پر سرگرم اہم مسلم جماعتوں اوراداروں کا ایک غیر معمولی اورعظیم الشان وفاق ہے۔ جس میں ملک گیر سطح پر معروف وممتاز شخصیات بھی انفرادی طور پر شامل ہیں۔ مسلم مجلس مشاورت ملت اسلامیہ ہند کی ایک ناگزیر ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔

مشاورت کے دستور کے مطابق اس کی تشکیل کا حقیقی مقصد ملت کے مسائل کے لیے ملت کے خیر خواہ، اہل بصیرت اور دردمند افراد کے درمیان فکری وعملی ہم آہنگی وباہمی تعاون پیدا کرنا، مختلف النوع ملی مسائل کے حل کی تدابیر ڈھونڈنا مثلاً فرقہ وارانہ فسادات سے متاثرین کی امداد، باز آبادکاری، ملی حالات پر نظر رکھنا مسلمانوں کی جائز شکایات کی شنوائی، مسلمانوں کوملکی مسائل ومعاملات میں شرکت پر آمادہ کرنا۔ ان کے دینی وتہذیبی تشخص کے تحفظ کا ماحول تیار کرنا، باہمی اختلافات کورفع کر کے ملی اتحاد کا شعور پیدا کرنا، سماج کے مختلف طبقات کے درمیان فرقہ وارانہ ہم آہنگی، ہندو مسلم اتحاد اورقومی یکجہتی کے لیے مسلسل کوشش کرنا اور ایک ایسا پریشر گروپ تیار کرنا جو ملک کے سیاسی عمل پر اثر انداز ہوتا کہ ملک اوراہل ملک کوفسطائی قوتوں کے شکنجے سے بچایا جاسکے۔

مشاورت سیاسی پارٹی نہیں ہے۔ اس لیے یہ انتخابات میں حصہ نہیں لیتی اس کے باوجود یہ جمہوریت، سیکولرازم، سماجی انصاف اور انسانی حقوق کے اصولوں پر مکمل

یقین رکھتی ہے اس سلسلے میں جدوجہد کرنا چاہتی ہے۔

الحمد للہ مسلمانان ضلع اورنگ آباد ملت اسلامیہ ہند کا ایک انتہائی حساس، باشعور اور بصیرت مند حصہ ہے۔ مسلم مجلس مشاورت کے قیام واستحکام کی ضلع اورنگ آباد میں کوششیں جاری ہیں۔ اسی ضمن میں ضلع اورنگ آباد کی منفرد اور اہم شخصیات نیز ملی جماعتوں اوراداروں کے ذمہ داران اور معروف علماء کرام کی ایک اہم نشست محترم مولانا عبدالقیوم صاحب (سابق جنرل سکریٹری کل ہند مجلس مشاورت) کی آمد کے موقع سے مرکز اسلامی یونس کالونی میں مورخہ ۲۵ر جولائی بروز اتوار ۳۰۔۱۰ تا ۳۰۔۱۲ بجے منعقد کی گئی ہے جس میں آپ سے شرکت کی پرخلوص گذارش ہے۔

الداعی:

محمد الیاس فلاحی

(کوآرڈینیٹر کل ہند مسلم مجلس مشاورت ضلع اورنگ آباد)

﴿۱۴۰﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں تجھے بھول کے زندہ رہوں خدا نہ کرے
وہ دل ہی کیا جو ترے ملنے کی التجا نہ کرے

محترم المقام مولانا محمد صدرالحسن مدنی ندوی

السلام علیکم

کبھی قصداً اور کبھی سرراہے، حاضر خدمت ہوا۔ لیکن نیاز حاصل نہ ہوسکا۔ تصور میں بھی نہیں تھا کہ ''ایک گذارش سعید'' اس طرح پامال کردی جائیگی۔ یاددہانی کی سعادت جناب شیخ امیر صاحب کی معرفت حاصل کر چکا ہوں۔ عدیم الفرصتی کوڈھانپنے کے لیے جو

طویل عرصہ بیتا' کافی ہے۔مزید تاخیر گوارا نہیں!

امید کہ آپ مع اہل وعیال، مولا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھے ہوں گے۔فقط

طالب خیر

ایس ایس قادری

خطیب جامع مسجد ویجاپور

21-1-94

﴿۱۴۱﴾

Date:20-4-95

میرے محسن، محترم المقام مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اتفاق کہ کل (19-4-95) کو ہی آپ کا (اعزازی) منشور کاشف ہاتھ میں آیا جبکہ ۱۹/اپریل ۱۹۵۹ء کو محترم دوست الحاج سعید خان صاحب بانی جامعہ نے جامعہ کاشف العلوم کی بنیاد ڈالی! مولا تعالیٰ انھیں غریق رحمت فرمائے اور ذمہ داروں کو اخلاص کی برکت عطا فرمائے (آمین) یہ کندہ ناتراش شدہ شرف ملاقات حاصل کرنے کے لیے جامع مسجد اور جامعہ حاضر ہوتا رہا لیکن معلوم ہوا کہ آپ مسلسل دورے پر ہیں اس لیے بے نیلِ مرام لوٹتا رہا! آپ کے عشرت کدہ کے قریب سے بھی دو تین مرتبہ گزرنے کا اتفاق ہوا لیکن

راہ میں ہم ملیں کہاں

بزم میں وہ بلائے کیوں!

خیر یہ تو ہوئی تمہید۔ منشور کاشف مارچ ۹۵ء معلوماتی ہے۔ اچھا ہے مولا تعالیٰ اسے دن دونی

رات چوگنی عظمت عطا فرمائے۔ مصروفیت کچھ مرضی کے مطابق بھی ہے اور کچھ مخالف بھی۔ یہی کہ مطالعہ تفسیر وغیرہ سے فرحت اور مقدمہ پیشیاں، خرید وفروخت، بیماریوں سے اوب جانا۔ خیر درمیاں میں ہمیں بھی دورے پڑے اور پھر باہر جا رہے ہیں چند دن کے لیے اس لیے بھی آپ کا ہنستا ہوا نورانی چہرہ ہم دیکھ نہیں پائے۔ اللہ کرے یہ کیف اور زیادہ اور حالات بس اس کی بندہ پروری سے دن گزر رہے ہیں نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایت زمانہ پرسان حال اور متعلقین سے اس خاکسار کا ہدیہ سلام وخلوص نیک تمنائیں اور بے شمار دعائیں عرض کریں۔

طالب خیر

ایس ایس قادری

حبیب منزل، جونا بازار

﴿۱۴۲﴾

13/نومبر 2006

محترم ومکرم مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

اورنگ آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں دین اسلام ایک مکمل نظام حیات دیتا ہے، جس کی پیروی واتباع ہر مسلمان پر لازم ہے۔ مگر جہاں مسلم معاشرہ اپنے اندر بہت سی کمزوریاں رکھتا ہے وہیں معاشرتی زندگی میں اسلامی تعلیمات وہدایات کے پاس ولحاظ کے بجائے اکثر مروجہ رسوم ورواج کو اختیار کرلیا جاتا ہے۔ مثلاً والدین اور اولاد کے درمیان تعلقات

اوراس کے تقاضوں کی بات یا زوجین کے درمیان خوشگوار ازدواجی تعلقات کی ضرورت، نکاح وطلاق کے معاملات یا ترکہ ووراثت کی تقسیم کی صورتیں، اس طرح کے امور کی انجام دہی کے لیے اکثر وبیشتر مروجہ رسوم ورواج کو اہمیت دی جاتی ہے نہ کہ احکام وہدایت ربانی کو۔

جہاں تک باہمی نزاعات واختلافات کا تعلق ہے ان کے فیصلہ کے لیے، اسی طرح جائیدادوں کے نزاعات کے فیصلہ وتصفیہ کے لیے بھی غیر الٰہی اصولوں پر مبنی عدالتوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ احکام شریعت کی خلاف ورزی اس وقت اور زیادہ قابل گرفت ہوجاتی ہے جب عائلی احکام سے متعلق نزاعات کے فیصلوں کے لیے دارالقضاء کی موجودگی کو نظر انداز کرکے عدالتوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور فیصلوں کے لیے دارالقضاء/شرعی پنچایت اور علمائے کرام سے استفادہ کی کوئی بھی کوشش نہیں کی جاتی ہے۔

اس قابل اصلاح صورت حال کے پیش نظر جماعت اسلامی ہند نے ملک گیر سطح پر یکم دسمبر تا ۱۰؍دسمبر ۲۰۰۶ء ’’اسلامی خاندان مہم‘‘ ایک عشرہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ قبل مہم اور دوران مہم بالخصوص کوشش کی جائے گی کہ ملت مسلمہ کے افراد اسلامی عائلی احکام سے واقف ہوجائیں اور احکام شریعت کی پوری طرح پابندی کرنے لگیں۔

اس کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ مسلم مردوخواتین کی ذہن سازی اس طور پر کی جائے کہ وہ شرعی احکام سے واقفیت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل درآمد کو اپنے ایمان کا لازمی تقاضا جانیں جو دنیا میں مسرت وسکون کے حصول کا موثر ذریعہ اور آخرت میں فوز وفلاح کا ضامن ہے اور وہ اپنی عائلی زندگی پوری طرح اسلامی احکام وہدایت ہی کے تحت گزارنے لگیں۔

آنجناب سے التماس ہے کہ ہمیں آپ کا ایک ایسا بیان وپیغام موصول ہوجائے

جس سے ایک صاحب ایمان کی ذمہ داری ٹھیک طور سے واضح ہوجائے اور جسے عام طور پر ذہن سازی اور شعور کی بیداری کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ اس مذکورہ مہم سے متعلق کوئی مشورہ بھی عنایت فرمائیں تو عین مناسب ومفید ہوگا۔

اس ’’اسلامی خاندان مہم‘‘ کے سلسلہ میں یہ بھی پیش نظر ہے کہ اس سلسلہ میں ہمیں جو بیانات وپیغامات موصول ہوں ہم انھیں اخبارات ورسائل کے مختلف شماروں میں اور اگر بہت اچھی کامیابی حاصل ہو تو اخبارات کی نمبر کی شکل میں شائع کریں۔

آپ کے مقام ومنصب سے عین متوقع ہے کہ اس سلسلہ میں موضوع سے متعلق اپنی تحریر یا تحریریں ہمیں ارسال کرنے کے ساتھ حسب حال خود اپنے ذرائع سے بھی ان کی اشاعت کی صورتیں اختیار فرمائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی اگر ازراہ عنایت ان پروگراموں میں بھی شرکت کے لیے وقت فارغ کرسکیں جو آپ کے یہاں یا قریبی مقامات پر جماعت کی جانب سے زیر عمل لائے جائیں گے تو یہ نہایت ممنونیت کا باعث ہوگا درج بالا صورتوں کے علاوہ بھی ہم چاہیں گے کہ آپ اپنے طور پر بھی اپنے بینر کے تحت اسلامی احکامات سے واقفیت کے لیے پروگرام چلائیں۔ جماعت سے وابستہ افراد ہر ممکن تعاون انشاءاللہ پیش کریں گے۔ کارکنان جماعت آپ سے ربط قائم کریں گے۔

دعائے خیر میں یاد رکھیں۔

والسلام

محمد رفیق قاسمی

سکریٹری جماعت اسلامی ہند

آل انڈیا کنوینر اسلامی خاندان مہم

﴿۱۴۳﴾

مورخہ ۱۶؍اکتوبر ۹۲ء

محترم جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید کہ بخیر ہوں گے۔ جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹر کے تحت شعبہ تعلیمات نے دینی وعصری مدارس کے اساتذہ ومعلمات کی تعلیمی وفنی صلاحیتوں کی نشوونما اور اسلامی خطوط پر ان کی تربیت ورہنمائی کے لیے ایک جامع نصاب ترتیب دے کر دینی مدارس کے اساتذہ ومعلمات کے لیے دس دن اور عصری مدارس کے اساتذہ کے لیے پانچ دن کے تربیتی کیمپ کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ انشاء اللہ یہ کیمپ ۳۰؍اکتوبر ۹۲ء تا ۸؍نومبر ۹۲ء بمقام اقراء اردو اسکول (کٹ کٹ گیٹ اورنگ آباد) منعقد ہوگا۔

اس کیمپ میں لیکچرز، مشاہدات اور دیگر سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسی لیے اس ضمن میں ایک خصوصی نشست بتاریخ ۱۸؍اکتوبر ۹۲ء بروز اتوار بوقت تین بجے سہ پہر بمقام اقراء اردو اسکول (کٹ کٹ گیٹ یونس کالونی) منعقد کی جارہی ہے۔ اس نشست میں عصری ودینی تعلیمی میدان میں سرگرم اساتذہ وماہرین کو مدعو کیا گیا ہے تاکہ تدریسی سرگرمیوں کے لیے ان سے مشورے کے بعد استفادہ کیا جاسکے۔

آپ سے پرخلوص گذارش ہے کہ اس نشست میں شرکت فرما کر استفادہ کا موقع عنایت فرمائیں نیز ملت کے تعلیمی کاز کے لیے دست تعاون دراز

فرمائیں۔

والسلام

شیخ عظیم الدین

سکریٹری، شعبۂ تعلیمات

جماعت اسلامی ہند، حلقہ مہاراشٹر

اورنگ آباد

﴿۱۴۴﴾

تاریخ: ۱۴/۱۲/۹۷ء

مکرمی تسلیم!

آپ کا خط مورخہ ۱۲؍اکتوبر موصول ہوا۔ حسب فرمائش دیوان غلام علی آزاد بلگرامی (قلمی) کی مائکروفلم بذریعہ وی پی ارسال خدمت ہے۔ یہ وی پی ۵۴۲ روپئے کی ہے۔ براہ کرم وصول کرلیں اور وصولیابی کی رسید سے نوازیں۔ مشکور ہونگا۔

والسلام

عتیق الرحمٰن

(خدابخش لائبریری پٹنہ)

﴿۱۴۵﴾

تاریخ: ۱۷؍اکتوبر ۲۰۰۱ء

محترم عالیجناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

بعد آداب وتسلیمات ہمیں یہ عرض کرتے ہوئے بڑی مسرت ہورہی ہے کہ آج ''ایشین ٹورز اینڈ ٹراولز'' بفضلہ تعالیٰ اور آپکی دعاؤں سے ہیڈ آفس بمبئی کے علاوہ بھیونڈی، پونے، اورنگ آباد، لاتور، حیدرآباد اور گورکھپور جیسے چھ بڑے شہروں میں اپنی برانچ آفس قائم کرچکا ہے اس کے علاوہ ۱۴۰ شہروں میں ایجنسی دی گئی ہے۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ حکومت ہند وحکومت سعودی عربیہ کے درمیان نئے معاہدہ کے تحت اب انھیں ٹورز آپریٹر کو حج ویزہ لگانے کی اجازت ہوگی جو ان حکومتوں سے منظور شدہ ہوں گے اور الحمد للہ ہمارا ادارہ ان دونوں حکومتوں سے منظور شدہ ہے اور عازمین کرام کی خدمت میں ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتا ہے۔

آپ حضرات کی نیک دعاؤں اور حوصلہ افزائی کا ثمرہ ہے کہ اللہ نے عازمین کرام کی سہولت کے پیش نظر ہمیں ''تحریک حج'' جیسی مبارک اسکیم کے اجراء کی توفیق عطا فرمائی۔ اور بتوفیق اللہ ہم نے آل انڈیا پیمانے پر ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء کے لیے اس اسکیم کا اجراء کیا جو متوسط درجہ کے عازمین کے لیے یقیناً باعث مسرت ہوگی جس کے تحت ۳۰ ردسمبر ۲۰۰۱ء تک بکنگ کرانے پر پاسپورٹ مفت بنا کر دینے اور تین ہزار روپئے کی خصوصی رعایت کا اعلان کیا ہے۔ نیز رقم کی ادائیگی ۲۵ آسان قسطوں میں ادا کرنی ہے۔

تحریک حج اسکیم کا سب سے عظیم مقصد عازمین کرام کے نامۂ اعمال میں ابھی سے اجر وثواب کا لکھا جانا ہے کیوں کہ ایک حدیث کا مفہوم ہے جب انسان کسی نیک عمل کا ارادہ کرتا ہے تو ارادہ کرتے ہی اس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے اور اگر خدانخواستہ عزم وارادہ کے بعد اس عمل کی تکمیل سے قبل انتقال ہوجاتا ہے تو اس کو اس عمل کا پورا پورا اجر دیا جاتا ہے۔

تحریک حج اسکیم کا دوسرا مقصد آج کے دور میں حج جیسی عبادت کو ایک متوسط

طبقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے لیے آسان بنانا ہے تاکہ لوگ کثیر تعداد میں فریضۂ حج ادا کرسکیں۔ نیز مسلم جوانوں میں حج بیت اللہ کا شوق وجذبہ بیدار ہو اور وہ اس اسکیم کے تحت عالم جوانی میں حج کرسکیں۔

اس اسکیم کی تفصیلی معلومات کے لیے ہماری کتاب ''تحریک حج'' حاضر خدمت ہے مطالعہ فرمائیں اور موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے دیرینہ تمنا کی تکمیل کے لیے جلد بکنگ کرائیں اور متعلقین کو بھی اس اسکیم سے روشناس کراتے ہوئے ان کے اس مقدس سفر میں معاون بن کر اجر وثواب کے مستحق بنیں۔

والسلام

طالب دعاء

نصیر احمد خان

''ایشین ٹورز اینڈ ٹراولز''

﴿۱۴۶﴾

تاریخ: ۱۹ را کتوبر ۲۰۰۱ء

باسمہ تعالیٰ سبحانہ

گرامی قدر عالیجناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحمد للہ آپ کی توجہ اور دعاؤں کے طفیل ہمارا ''تحریک حج انعامی سلسلہ'' کا پروگرام بے حد کامیاب رہا۔ حسب توفیق حضرت والا کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مصروفیات اور قیمتی اوقات میں سے ہمارے لیے وقت نکال کر اس تعلیمی وتربیتی پروگرام میں شرکت فرمائی۔ اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

امید کہ آئندہ بھی ہمیں آپ کا بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔ ساتھ ہی ساتھ آئندہ ''تحریک حج انعامی سلسلہ'' کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے ہمیں آپ کی گرانقدر رائے اور مفید مشوروں کی ضرورت ہے۔ بندۂ ناچیز کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت اخلاص کے ساتھ عازمین حج بیت اللہ کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

مصروفیات اور ہمہ ہمی کے باعث ہم آپ کی مکمل اور صحیح خدمت نہیں کر سکے اسکے لیے ہم معافی کے خواستگار ہیں۔ اور جو بھی کوتاہی ہوئی ہوا سے درگذر فرما کر عنداللہ ماجور وممنون ہوں۔

والسلام

طالب دعاء

نصیر احمد خان

''ایشین ٹورز اینڈ ٹراولز''

۱۴۷

بتاریخ: ۹/ جولائی ۲۰۰۵ء

ترجمان دین وشریعت، ادیب عصر حضرت مولانا صدر الحسن مدنی ندوی صاحب حفظکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج عالی بعافیت ہوں گے۔ آپ آسمان علم وادب کے تابندہ ستارے ہیں اور امت مسلمہ کی نئی نسل کے لیے نمونہ عمل ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم دین وشریعت ہی سے نہیں نوازا بلکہ عصری علوم وفنون پر بھی مہارت تامہ سے سرفراز کیا۔ آپ کی

نگارشات اخبارات ہی کی زینت نہیں بنتیں بلکہ آپ کی متعدد تصانیف اہل علم وفن کے حلقہ میں داد تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ آپ علم وفن کے جس مقام پر فائز ہیں وہ اعیان واشراف کے لیے بھی باعث رشک ہے۔ انشاء اللہ آخرت میں بھی بلند مقامی سے شرف یاب ہوں گے۔ آپ کی صحت اور عمر درازی کے لیے ہمارے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ آپ سے جو ہمارا مخلصانہ اور قلبی تعلق ہے وہ ہمارے لیے باعث اعزاز وافتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کے لیے سربلندی عطا فرمائے۔ آمین۔

ایشین ٹورز سے حضرت والا اچھی طرح واقف ہیں ہی جو آپ کی دعاؤں سے تقریباً بارہ سالوں سے مہمانان حرم کی پرخلوص خدمات ایمانداری اور دیانت داری کے ساتھ انجام دے رہا ہے۔ وہ صرف حج وعمرہ اور زیارت کے شعبہ میں ہی اپنی کارکردگی نہیں دکھا رہا ہے بلکہ اس نے اصلاح معاشرہ، نئی نسل میں تعلیمی بیداری، مہاراشٹر کے مختلف اضلاع میں کیریئر گائڈنس پروگرام کا انعقاد، بہترن پرنسپل ایوارڈ اور مثالی عالم دین ایوارڈ جاری کر کے قوم وملت کے لیے بےلوث مذہبی وعلمی خدمات انجام دینے والی شخصیت کی قدردانی نیز غریب ویتیم بچیوں کی اجتماعی شادی کی تحریکیں بھی اس نے کامیابی کے ساتھ چھیڑ رکھی ہیں۔ اور اس کی ان تحریکات کی بنیاد پر سماج ومعاشرہ کے باشعور طبقہ کو بھی اس بات کا حوصلہ مل رہا ہے کہ وہ بھی اس کے نقش قدم پر رواں دواں ہوتا کہ ہمارا معاشرہ پاکیزگی کی راہ پر چلے۔ نیک اور خدارسیدہ ماحول میں تبدیل ہو جائے۔

ایشین ٹورز اینڈ ٹراولز نے انھیں خدمات اور سرگرمیوں کو اجاگر کرنے کے لیے ایک خصوصی کتابچہ شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔ تاکہ اس کی بارہ سالہ خدمات اور حسن کارکردگی عوام الناس کے سامنے آئے اور وہ زیادہ سے زیادہ اس سے جڑ سکیں۔

ایشین ٹورز اینڈ ٹراولز آپ کا محبوب ادارہ ہے جس کی ترقی اور عروج کے لیے

جناب والا کافی فکر مند رہے ہیں۔ اپنے اقرباء، اعزا اور دوست احباب کو ایشین ٹورز ہی کے ذریعہ حج وعمرہ کرنے کی ترغیب دلاکر آپ نے ہمارے لیے ترقی کی راہیں ہموار کی ہیں۔ عمرہ مبارکہ میں ہمیں آپ کی خدمت کا موقع ملا یہ ہمارے لیے اعزاز کی بات تھی۔ آپ کی علمی وتحقیقی خدمات کا اعتراف خلوص دل سے کرتے ہوئے آپ کو ''علی میاں ندوی مثالی عالم ایوارڈ'' دے کر ہمیں بے انتہاء خوشی ومسرت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اور بھی ہمیں آپ کی خدمت کا موقع عنایت فرمائے آمین۔ ایشین ٹورز کی سرگرمیوں اور کارکردگی سے جناب والا پوری طرح آشنا ہیں۔ حضرت والا سے مؤدبانہ التماس ہے کہ ایشین ٹورز کے بارے میں جو آپ کے ذاتی تاثرات ہیں وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ ان کو خصوصی کتابچہ میں شائع کرکے ہمیں خوشی ومسرت کا احساس ہو۔ امید قوی ہے جناب والا اپنے ذاتی تاثرات سے نوازتے ہوئے ہمیں ممنون ومشکور فرمائیں گے۔ والسلام

طالب دعاء

نصیر احمد خان

''ایشین ٹورز اینڈ ٹراولز''

﴿۱۴۸﴾

تاریخ: ۱۶/۲/۱۹۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ بعافیت ہونگے۔

اس سے قبل ۲،۳/اپریل ۹۴ء کو پٹنہ میں آئی اوایس کے تحت منعقد ہونے والے

سیمینار کے سلسلہ میں جناب والا کو خط تحریر کیا جاچکا ہے توقع ہے کہ ملا ہوگا۔ انشاء اللہ سیمینار میں متعلقہ موضوعات پر نہایت سنجیدہ فضاء میں گفتگو وبحث اور تبادلہ خیالات کا اہتمام ہوگا۔

آپ کو بھیجے گئے مطبوعہ انگریزی فولڈر میں سات سوالات پیش کیے گئے ہیں۔

الف۔ اجتہاد کی سطح، معیار، نوعیت اور قسم کیا ہیں؟

ب۔ کن میدانوں میں اجتہاد کی ضرورت ہے؟

ج۔ کیا اجتہاد صرف ایک محدود زمانہ کے لیے ہے یا بدلتے ہوئے حالات اور وقت کے ساتھ متعلق ہے؟

د۔ کیا اجتہاد کی شرطوں کا موجودہ زمانہ میں تشخص وتعین کیا جاسکتا ہے؟

ر۔ کیا ایک شخص ایک میدان میں بحیثیت مجتہد تسلیم کیا جاسکتا ہے اور دوسرے میدانوں میں نہیں؟

س۔ اجتماعی اجتہاد کو مؤثر بنانے کے لیے کون سے طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں؟

ش۔ آج وہ کون سے مسائل ہیں جن میں اجتہاد کی حاجت ہے؟

مذکورہ بالا عمومی سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے مسائل کے لحاظ سے موضوعات کی ایک فہرست ارسال کی جارہی ہے آپ سے گذارش ہے کہ فہرست میں مذکورہ ابتدائی چار موضوعات کو چھوڑ کر کسی بھی موضوع پر مقالہ تحریر فرمائیں اور ساتھ ہی اس کی تلخیص بھی۔ اپنا مقالہ ۲۵/مارچ تک لازماً آئی اوایس کے دہلی دفتر کو ارسال فرمادیں۔ اور ٹکٹ کے لیے پتہ پر رجوع کریں۔

والسلام

اقبال حسین

﴿۱۴۹﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ: ۲۵/۲/۱۹۹۴ء

مکرمی ومحترمی، زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو،

۲،۳/اپریل ۱۹۹۴ء کو پٹنہ میں منعقد ہونے والے ''اجتہاد سیمینار'' کے سلسلے میں گذشتہ دنوں انگریزی زبان میں ایک فولڈر آپ کی خدمت میں بھیجا گیا تھا جس میں اجتہاد کے مراتب درجات واقسام، تجزی اجتہاد، ہر دور میں مجتہد کا وجود اور موجودہ عہد میں محتاج غور وفکر مسائل جیسے موضوعات پر مقالہ تحریر کرنے کی گذارش کی گئی تھی۔ پھر دوبارہ موضوعات کی ایک طویل فہرست ارسال کی گئی، ذمہ داران سیمینار نے غور وفکر کے بعد گذشتہ دونوں قسم کے موضوعات کو باہم مربوط کرتے ہوئے سیمینار کی مختلف نشستوں کے لیے درج ذیل مرکزی عناوین اور موضوعات طے کئے ہیں اب انشاء اللہ حسب تفصیل ذیل سیمینار کی کارروائی انجام پائیگی۔

پہلی نشست! تصور اجتہاد، (حقیقت، اہمیت، ضرورت، نصوص کی تعبیر وتشریح)

دوسری نشست! تاریخ اجتہاد، از آغاز تا انیسویں صدی (مسلم معاشرہ میں پیدا ہونے والے وہ مسائل جن پر فقہاء نے رہنمائی کی)

تیسری نشست! تاریخ اجتہاد، بیسویں صدی میں (بین الاقوامی سطح پر امت مسلمہ کو درپیش وہ مسائل جن پر فقہاء نے رہنمائی کی یا کرنا باقی ہے)

چوتھی نشست! موجودہ عہد میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل (وہ مسائل جن پر

اجتہاد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے)

پانچویں نشست! طریقہ اجتہاد

آنجناب سے گذارش ہے کہ ان موضوعات میں سے کسی ایک پر اپنا قیمتی مقالہ تحریر فرما کر ارسال کرنے کی زحمت فرمائیں۔ ہم آپ کے علمی تعاون کے لیے ممنون ہونگے۔

والسلام

اقبال حسین

(او آئی ایس)

﴿۱۵۰﴾

تاریخ: ۱۵/۲/۲۰۱۴ء

مکرم ومحترم ڈاکٹر محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں نگے۔

روز نامہ شمع رہبر نے بہت کم عرصہ میں اپنی ایک شناخت بنائی ہے جس کا سہرا یقینی طور پر آپ جیسے اردو کے محبین اور بہی خواہوں کے سر جاتا ہے۔ آپ حضرات کی سرپرستی کی بنا پر ہی ہم اس مشکل راہ پر پورے ثبات ویقین کے ساتھ گامزن ہیں۔ آپ کو یقیناً اس سے مسرت ہوگی کہ اب یہ روز نامہ کلر میں شائع ہورہا ہے اور اس کے صفحات میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

آپ سے استدعا ہے کہ اپنی مصروفیت کے باوجود اس روز نامہ کے لیے مضامین تحریر فرمائیں تاکہ قارئین آپ کے افکار وخیالات سے واقف ہوں اور ہمارے

اس روزنامہ کو وقار نصیب ہو۔

والسلام

ضمیر احمد قادری

مدیر اعلیٰ روزنامہ شمع رہبر اورنگ آباد

﴿۱۵۱﴾

فضيلة الأستاذ/ الدكتور محمد صدر الحسن حفظه الله ورعاه

اورنک آباد

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد؛ فيسرنا أن نفيدكم بأن قسم اللغة العربية بجامعة عليكره الاسلامية ينوى عقد موتمر قومى حول "النزعات الجديدة فى الشعر العربى المعاصر" ليومين ۱۰.۱۱/مارس عام ۲۰۰۴ الميلادى.

وعلما بأن سيادتكم من العلماء البارزين فى مجال اللغة والأدب، يسرنا أن نوجه اليكم الدعوة للاشتراك فيها راجين تقديم مقالة حول احدى العناوين المذكورة فى الملحق.

ونظرا الى قلة الوارد لدينا نرجوا من سيادتكم أن تطلبوا من جامعتكم أن تتحمل نفقات السفر ذهابا وايابا. واننا واثقون من أن مساهمتكم سوف يساعدنا نجاح الموتمر. والله ولى التوفيق.

الدكتور صلاح الدين العمرى

داعى الموتمر

﴿۱۵۲﴾

التاريخ ۱۲/۱/۲۰۰۴

حضرة الأستاذ/ الدكتور محمد صدرالحسن الندوى المدنى الموقر

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

كما أنكم مطلعون عليه بأن قسم اللغة العربية بجامعة عليكراه الاسلامية، عليكراه، يصدر مجلة عربية باسم "مجلة المجمع العلمى الهندى" ونفيد معاليكم أن العدد الثالث والعشرين من المجلة سوف يرسل الى المطبع فى مستقبل قريب باذن الله. وكما انتم من احد العلماء البارزين فى مجال اللغة العربية وآدابها فانه يسرنا أن نلتمس منكم أن تشرفونا بارسال مقالتكم تزيينا وتزويدا قيمتها العلمية الأدبية.

ولكم منا أزكى التحيات وأطيب التمنيات.

الدكتور كفيل احمد قاسمى

رئيس قسم اللغة العربية

جامعة عليكراه الاسلامية، عليكراه

﴿۱۵۳﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ: ۱۹۹۲ء/۱۱/۲۷

اقبال رحمانی، کمانی مسجد روم ۲

ایولہ 423401

ضلع ناسک M.S

محترمی ومکرمی منبع الاخلاق والشیم معدن جود وکرم حضرت مولانا محمد صدر الحسن صاحب مدنی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اے کہ غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل

می بیمنت عیاں و دعا می فرستمت

امید ہے مزاج عالی بخیر ہوں گے۔ حضرت خلیق ایلولی صاحب کی نعت روانہ کررہا ہوں۔ اگر مضمون کے ساتھ نعت بھی آجائے تو مناسب ہوگا۔

آں محترم کے اخلاق کریمانہ اور سادگی ورجوع الی اللہ وفکر آخرت سے میں بہت متاثر ہوا اللہ تعالیٰ آں محترم اور اہل خانہ وبچوں کو صدا خوش وخرم وشادماں وآباد رکھے اور اپنی رضا سے سرفراز فرمائے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ناظم صاحب ومجیب الدین صاحب وقاری غلام رسول صاحب۔ مولوی نسیم صاحب۔ مولوی نصیر صاحب وجملہ احباب کی خدمت میں خادم کا سلام کہیں اور دعا کی درخواست کریں۔

اہلیہ۔ بچے۔ بچیاں سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مولوی یٰسین، مولوی منیر احمد صاحب سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

فقط

دعا گو ودعا خواہ

محبّ الفقرا

اقبال رحمانی

مدرس مفتاح العلوم کوپرگاؤں

﴿۱۵۴﴾

تاریخ: ۱/۱/۲۰۰۴ء

محترم المقام جناب حضرت مولانا صدر الحسن صاحب ندوی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے نہایت مسرت ہورہی ہے کہ حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی سرپرستی میں ان ہی کے دست مبارک سے دو سال قبل ۲۱/جون ۲۰۰۱ء کو بھٹکل کرناٹک میں مفکر اسلام علیہ الرحمہ کی طرف منسوب مولانا ابوالحسن علی ندوی اسلامک اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا جہاں اس وقت الحمد للہ مختلف علمی، دعوتی اور تحقیقی منصوبوں پر کام ہورہا ہے، غیر مسلم تعلیم یافتہ لوگوں کے درمیان تعارف اسلام کے نام سے توحید ورسالت کے امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں، اکیڈمی کے تحت ہونے والے گذشتہ سال کے اس کے پہلے امتحانات میں پورے ملک سے تین سو اکیس غیر مسلم برادران وطن نے حصہ لیا، ان کے جوابات حیرت انگیز لیکن بہت ہی مسرت آمیز اور مثبت تھے، اس کے علاوہ اور ہائی اسکول اور کالجس کے مسلم طلباء کے اوپن اسلامک کورسیس جاری ہیں، جس کے کرناٹک، مہاراشٹرا وکیرلہ وگجرات وغیرہ میں اس وقت اکیڈمی کے اٹھائیس سینٹر ہیں اس کے تحت گذشتہ سال دوسرے سالانہ امتحانات میں ایک ہزار چھ سو پینتیس طلباء نے حصہ لیا، اسی طرح کنڑی زبان میں جس کے بولنے والے اس وقت پورے صوبے میں پانچ کروڑ سے زائد ہیں تعارف اسلام پر مشتمل دنیا کا سب سے پہلا ویب سائٹ www.islamdharma.com کے نام سے قائم کیا گیا، دینی مدارس کے فارغین

اور علماء کے لیے اکاڈمی کے زیر اہتمام ان کو دعوتی میدان میں زیادہ کارآمد بنانے کے لیے بنیادی عصری علوم کے کلاسیس بھی جاری ہیں، ان سب کی مزید تفصیلات اس خط کے ساتھ منسلک ہے، اکاڈمی کے کتب خانے کے تحت ایک دارالمطالعہ بھی ہے جہاں اس وقت ملک وبیرون سے ۱۱۰ر سے زائد مجلات ورسائل عربی، انگریزی اور اردو وغیرہ میں اعزازی طور پر آرہے ہیں جس سے الحمدللہ علماء اور اہل علم کی بڑی تعداد مستفید ہورہی ہے، اس کے علاوہ کتب خانے میں بھی الحمدللہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف علمی ودینی کتابیں جمع ہوگئی ہیں۔

اکاڈمی انشاء اللہ جلد ہی دوتین ماہ کے اندر اپنی خود کی وسیع عمارت میں منتقل ہونے والی ہے جہاں ایک مستقل کتب خانے کی علیحدہ اور خوبصورت عمارت بھی ہوگی، ہمارا ارادہ ہے کہ مفکر اسلام کی طرف منسوب اس تاریخی کتب خانے میں برصغیر کے نامور اور جید علماء کے خود ان کے ناموں کے ساتھ الگ الگ شعبے قائم کیے جائیں، اس سلسلے میں الحمدللہ کام شروع ہوچکا ہے اور ہندوپاک کے مختلف علماء نے اپنی تمام کتابوں کے مختلف زبانوں میں شائع سیٹس ہماری درخواست پر اکیاڈمی کے لیے ہدیۃً ارسال فرمائے ہیں، ہماری درخواست ہے کہ آنجناب بھی اپنی تالیفات اور اپنے ادارے سے مختلف زبانوں میں شائع جملہ کتابوں کا ایک سیٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آنجناب کے نام کے ساتھ ہمارے کتب خانے میں اس کا علیحدہ نظم کیا جاسکے، کتابوں کے ارسال کے سلسلے میں ڈاک خرچ یا ٹرانسپورٹ خرچ اکاڈمی برداشت کرسکتی ہے، مفکر اسلام سے آپ کے خصوصی تعلق کی وجہ سے ہمیں امید ہے کہ ضرور توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے، خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام

محمد الیاس ندوی بھٹکلی

جنرل سکریٹری اکیڈمی

﴿۱۵۵﴾

تاریخ: 18-04-2011

محترم المقام جناب ڈاکٹر مولانا صدر الحسن ندوی صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج بخیر ہونگے

عرض خدمت کہ آنجناب کی خدمت میں عالمی رابطہ ادب اسلامی کی طرف سے انشاء اللہ ۲۳ر۲۴ر مئی ۲۰۱۱ء کو ہونے والے کل ہند سیمینار کا دعوت نامہ پہونچ گیا ہوگا، اس موقع پر انشاء اللہ مولانا ابوالحسن علی ندوی اسلامک یونیورسٹی کے پہلے بلاک کا افتتاح اور اکیڈمی کے زیر اہتمام کل ہند سطح پر منعقد ہونے والے اسلامیات کے امتحانات میں ۵۷ر ہزار سے زائد شریک طلباء کے لیے تقسیم انعامات کا سالانہ جلسہ بھی زیر صدارت حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی مدظلہ العالی منعقد ہوگا۔

امید کہ آنجناب اس موقع پر ضرور شرکت فرما کر ممنون فرمائینگے اور اپنی آمد کی حتمی تفصیلات سے بھی مطلع فرمائینگے، خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام

محمد الیاس ندوی

جنرل سکریٹری اکیڈمی بھٹکل

Ph:(08385) / 228498 / Fax:226381

Mob: 9620104757 / 9343410190

﴿۱۵۶﴾

تاریخ: ۲رشعبان ۱۴۲۳ھ

۲۰۰۲/۱۰/۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی زیدت الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقیناً یہ بات آپ کے علم میں ہوگی کہ ''مولانا سید ابوالحسن ندوی میموریل سینٹر'' کے زیر اہتمام ہر ماہ باذوق حضرات کا ایک علمی مذاکرہ ہوتا ہے جس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی کسی اہم تصنیف پر اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ اس ماہانہ مجلس مذاکرہ میں ملک کے کئی ممتاز علماء خطاب کر چکے ہیں جن میں حضرت مولانا محمد رابع ندوی صاحب، مولانا رضوان القاسمی صاحب اور پروفیسر اجتباء ندوی صاحب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کی تصنیفات کا جن لوگوں نے مطالعہ کیا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں دانشور طبقہ کو کافی جھنجھوڑا ہے اور ان کے فکر وعمل میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیے سینٹر نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ کی اہم علمی نگارشات کی افادیت کو عام کرنے کے لیے ان کو دانشور حضرات تک پہونچایا جائے اور ان لوگوں کو براہ راست حضرت مولانا کے علمی سرمایہ سے استفادہ کرنے کا موقع دیا جائے۔ فی الوقت حضرت مولانا کی اہم تصنیف ''مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی'' پیش خدمت ہے، ہم آپ سے خواہش کرتے ہیں کہ کتاب کے مطالعہ کے بعد اس پر اپنی رائے ضرور تحریر فرمائیں۔ والسلام

راشد نسیم ندوی

ادارہ علم، عقب ملّے پلی مسجد حیدرآباد۔۱

﴿۱۵۷﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵/۷/۰۴

مکرمی جناب محترم مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی ومدنی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر الحمدللہ بخیر ہے۔ تلاش بسیار کے بعد مطلوبہ کتاب کا ایک نسخہ ہاتھ آیا۔ جو ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ لگتا ہے کہ ناشر صحیح طور پر تقسیم نہیں کر پا رہے ہیں۔ حیدرآباد کے مشہور مکتبوں پر کتاب دستیاب نہیں۔ حالانکہ کتاب اہم اور مشہور ہے۔

دعاؤں کی درخواست کے ساتھ تحریر ختم کر رہا ہوں امید ہے کہ ملنے کی رسید روانہ فرمائینگے۔ میرے لائق کوئی بھی خدمت ہو تو بلا تامل ارشاد فرمائیں انشاء اللہ تعمیل ہوگی۔

والسلام

سید راشد نسیم

حیدرآباد

﴿۱۵۸﴾

بسمہ تعالیٰ

علی گڑھ

۹۸/۱۲/۲۶ء

عزیز مکرم سلام مسنون!

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

الحمدللہ یہاں خیریت ہے۔ یونیورسٹی کھل گئی ہے اور پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔

آپ کا کام امید ہے خاصہ ہو چکا ہوگا۔ اللہ پاک کامیاب کرے۔ آپ کا پچھلا خط مل گیا تھا۔ ایک زحمت دے رہا ہوں۔ مجھے ہندی علماء کے کچھ مخطوطات کے نام چاہیے۔ خیال ہے کہ فروری ۱۵ کے بعد کسی دن مقرر کر کے ایک سیمینار Indo-Arab سے متعلق ہو اور ہندی علماء کی عربی کاوشوں کا جو مخطوطات کی شکل میں ہوں؛ تعارف و تجزیہ پیش کیا جائے۔ امید ہے نعت شریف کے سلسلے میں بہت سارے معاونین کا علم ہوا ہوگا۔ مجھے ان کے نام اور کس کس لائبریری میں موجود ہیں ان کا پتہ دیجیے۔ شروح سے متعلق بھی خطی کتابوں کے نام درکار ہیں۔ آپ کے دوست جو شروح پر کام کر رہے ہیں ان سے بھی مدد لیجیے۔ امید ہے آپ جلد ہی چند اہم مخطوطات کے نام بتائیں گے۔ ابھی صرف بلاغت' نحو اور انشاء سے متعلق ادبی کتب کا ہی جائزہ مقصود ہے۔

امید ہے آپ توجہ فرمائیں گے اور جلد ہی مجھے کچھ اطلاع بہم پہنچائیں گے۔

احباب کو سلام شوق کہیے۔

رابطہ ادب اسلامی کا سیمینار بنگلور میں ہو رہا ہے۔ فن قصہ سے متعلق بھی کوئی اچھا مواد ہو تو لکھئے۔ والسلام

خیر طلب

عبدالباری

﴿۱۵۹﴾

بسمہ تعالیٰ

علی گڑھ

۲۰/۶/۹۶ء

محبی و مخلصی سلام مسنون!

امید کہ آپ ہر طرح خیر و عافیت سے ہوں گے۔

ادھر کچھ عرصہ سے خیریت معلوم نہیں۔ خوش خبری یہ ہے کہ آپ کا الحمد للہ Ph.D کا داخلہ منظور ہو گیا ہے۔ ابھی Dean office سے کاغذ نہیں آیا ہے۔ چند دنوں میں آجائے گا۔ آپ تیار رہیں۔ انشاء اللہ خبر ہو جائیگی۔ عنوان وہی منظور ہوا ہے جو ہم لوگوں نے دیا تھا۔ امید ہے انشاء اللہ یکم جولائی سے صدر شعبہ اور Coordinator D.S.A. پروگرام کا چارج بھی مجھے تفویض ہوگا۔

دعا کیجیے کہ خیر و خوبی سے چلا سکوں۔

احباب کو سلام کہیے۔

خیر اندیش

عبدالباری

﴿۱۶۰﴾

بسمہ تعالیٰ

علی گڑھ

۲/۷/۹۶ء

محبی و مخلصی سلام مسنون!

امید کہ آپ ہر طرح بخیر ہوں گے۔

ایک لفافہ قبل لکھ چکا ہوں۔ ملا ہوگا۔ آپ کے Ph.D داخلے کی منظوری آگئی ہے۔ ۱۷ر جولائی داخلہ لینے کی آخری تاریخ ہے۔ وقت پر سارا کام مکمل کرا لیجیے۔ بقیہ باتیں عند الملاقات ہوں گی۔

بھائی راشد ندوی صاحب رٹائر ہو چکے ہیں۔ میں نے یکم جولائی سے صدر شعبہ اور D.S.A کے Coordinator کا چارج لے لیا ہے۔

دعا کیجیے کہ بہتر طریقے سے سنبھال سکوں۔ بقیہ احوال لائق شکر ہیں۔ والسلام

عبدالباری

﴿۱۶۱﴾

بسمہ تعالیٰ

علی گڑھ

۹۵/۱۲/۱۲ء

مخلصی صدر الحسن صاحب

سلام مسنون!

امید کہ آپ ہر طرح خیر و عافیت سے ہوں گے۔

آپ کا Ph.D. فارم جمع کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ سب ٹھیک رہے گا۔ فارم میں کوئی تذکرہ آپ کے کاشف العلوم میں استاد ہونے کا نہیں آیا ہے۔ آپ چاہیں تو بغیر تذکرے کے چل سکتا ہے۔ لیکن احتیاطاً اگر اپنے مدرسے سے No objection certificate حاصل کر کے مجھے بھیج دیں تو بہتر ہے۔ ضرورت ہوگی تو لگا دیں گے۔ ابھی درخواستیں تو رکھی ہوئی ہیں۔ شاید ابھی یہ کام کچھ دنوں بعد ہو سکے۔

یونیورسٹی تو کھل گئی ہے۔ لیکن ابھی لڑکوں کو بلانے کا خطرہ نہیں لیا ہے۔ ایک ایک فیکلٹی کے حساب سے لڑکوں کو آہستہ آہستہ بلائیں گے۔

دعا کیجیے کہ آئندہ تعلیمی سلسلہ ٹھیک طور پر چلتا رہے۔ بقیہ احوال لائق شکر ہیں۔

اعظم گڑھ گیا تھا۔ آپ کے مولانا سے ملاقات ہوئی تھی لیکن آپ شاید مشغولیتوں کی بنا پر نہیں آسکے۔ پرسان حال کو سلام کہیے۔ والسلام

عبدالباری

﴿۱۶۲﴾

۷۸۶

۱۹۸۳/۳/۵ء

محترمی سلام مسنون

آپ کا پہلا خط ملا۔ اس میں آپ نے جن مخلصانہ جذبات کا اظہار فرمایا ہے ان کے سامنے میں بے حد شرمسار ہوں۔ اللہ جل شانہ آپ کو مراتب عالیہ پر فائز فرمائیں۔

دوسرا خط آپ کا موصول ہوا آپ نے مولانا مظہر الحق کریمی کے متعلق لکھا ہے اس کے لیے میں بے حد شکر گذار ہوں۔

محمد ادریس

جامع العلوم مظفر پور

﴿۱۶۳﴾

۲۰/صفر ۱۴۰۳ھ

عطوفت فرما گرامی قدر

او صلہ اللہ الی ما یتمناہ

مع الخیر رہ کر داعی الخیر ہوں۔ عنایت نامہ مرسلہ ۱۴/ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ ۲۵/ذی الحجہ کو موصول ہوا تھا جس کا لفظ لفظ آپ کی محبت وخلوص کا آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین دنیا میں کامراں وشادماں فرمائے۔ مظہر سلمہ کو لکھ دیا ہے کہ مولوی محمد صدر الحسن صاحب کی بتائی ہوئی شرطوں کے مطابق اپنی درخواست ذمہ داران ندوہ کی سفارش کے ساتھ بھیجدو۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے مشکل یہ ہوگئی ہے کہ محترم مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی کی خصوصی

کوششوں سے مظہر کی بحیثیت استاذ ندوۃ میں تقرری ہوچکی ہے اور اب ماہ محرم سے وہ باقاعدہ مدرس ہیں لکھا تھا کہ ندوۃ کی شوریٰ نے بھی اس تقرری کی منظوری دیدی ہے اب فوراً چار سال کی فرصت تو ملے گی نہیں کہ وہ مدینہ جا کر مزید تعلیم حاصل کرسکیں اور ملازمت کو خیر باد کہہ کر جانا بھی مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے لیکن کرتا کیا ہے جب مدینہ جانا طے ہوچکا ہے تو اب جو بھی ہو۔ بہرحال وہ ندوہ میں مدینہ جانے کی فکر کرہی رہے ہیں اب آپ بھی اگر وہاں کچھ کرسکتے ہوں تو حتی الوسع اپنے طور پر کوشش کریں کہ کسی طرح مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوجائے یا کسی اور ہی معیاری درسگاہ میں موقع نکل آئے۔ آپ کی محبت وخلوص سے یقین ہے کہ آپ ضرور کوشش کریں گے۔ مولانا عبداللہ عباس صاحب بھی اس پر آمادہ ہوگئے ہیں کہ مظہر کا داخلہ مدینہ یونیورسٹی میں ہوجائے۔ اب آپ بھی اگر کوشش کردیں گے تو انشاء اللہ کامیابی ہو ہی جائے گی۔ میں انتظار میں تھا کہ میرے برادر عزیز حکیم سلمان سلمہ حج سے واپس آئیں گے تو آپ کی خبر خیریت سنائیں گے اسی وجہ سے اب تک آپ کو خط نہیں لکھا تھا مگر اتفاق ہے کہ وہاں ایک دوسرے سے ملاقات نہ ہوسکی اس لیے وہ آئے ہیں تو اب یہ خط ارسال کررہا ہوں۔

آپ نے کہا بھی اور لکھا بھی تھا کہ صحت اچھی نہیں رہتی ہے اس لیے اگر اس خط کا جواب دیں تو اپنی صحت کے بارے میں ضرور لکھیں۔ آپ تو قبولیت دعا کے مقام میں ہیں، میری دعا ہی کیا مگر بہرحال اپنی خطاکار زبان سے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ زیادہ اس کے سوا اور کیا لکھوں کہ مظہر کا خیال رکھیے کہ آپ کے ساتھ وہ بھی دیار حبیب کی برکتوں سے سرفراز ہوسکے۔

فقط والسلام

لاشی محمد ادریس کان اللہ لہ

مدرس مدرسہ جامع العلوم چندوارہ، مظفرپور

﴿۱۶۴﴾

بسمہ تعالیٰ

برادر محترم جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل ہی مولانا اشتیاق صاحب سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے آپ کا سلام پہونچایا۔ جزاہ اللہ خیرا۔ تقریباً سال تمام ہونے کو ہے۔ نومبر میں آپ سے اعظم گڈھ میں ملاقات ہوئی تھی اور میں نے اس کے کچھ ہی دنوں بعد آپ کی خدمت میں انتردیشی روانہ کیا تھا مگر ادھر سے کوئی جواب نہ ملنے پر میں نے یہ سوچ کر صبر کرلیا کہ پتہ شاید پھر غلط ہوگیا۔ مگر کل جب مولانا اشتیاق صاحب سے ملاقات پر تذکرہ آیا اور میں نے ان سے پتہ معلوم کیا تو وہی مدرسہ کاشف العلوم اورنگ آباد۔ اس لیے اب آج پھر ایک کوشش کررہا ہوں شاید کامیاب ہوجائے اور آپ حضرات کے حالات سے واقفیت ہوتی ہے۔

یہاں الحمدللہ حالات اچھے ہیں۔ اعظم گڈھ سے ذرا اور آگے مظفرپور (تھنوی) میں مولانا تقی الدین صاحب کا ایک قائم کردہ مدرسہ ہے جس کے سالانہ جلسہ میں ۱۶/اکتوبر کو حضرت مولانا علی میاں صاحب، مولانا صدیق صاحب اور حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب گورینی دامت برکاتہم کا اجتماع تھا سوئے قسمت میں وہاں پہونچ نہ سکا۔ دوسرے روز حضرت مولانا علی میاں صاحب اور استاذ محترم حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب مؤ بھی آئے اور بہت ہی مختصر قیام کے بعد اعظم گڈھ کے لیے روانہ ہوگئے۔

مدارس پر ہونے والا فقہی سیمینار غالباً ملتوی ہوگیا۔ معلوم نہیں اب کی بار ہونے والا زیر بحث موضوع کیا تھا۔ اپنے مدرسہ سے چونکہ کوئی شرکت کرنے والا نہیں، اس لیے علم نہیں ہو پاتا۔

دیگر گھریلو حالات اچھے ہیں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اور اگر بار خاطر نہ ہو۔ فرصت ملے تو جواب کا بھی خواہشمند ہوں۔

والسلام

خورشید احمد اعظمی ندوی

۱۸؍اکتوبر ۹۳ء

﴿۱۶۵﴾

24-9-93

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر محترم گرامی قدر جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے۔ اعظم گڈھ کی ملاقات کے بعد آپ کی یاد برابر آیا کرتی رہی لیکن خط لکھنے کا معاملہ یوں ٹلتا رہا کہ آپ کا کارڈ کتابوں کے درمیان دب کے رہ گیا تھا۔ ابھی حال ہی میں بعض کتابوں کی تلاش اور ورق گردانی کے دوران مفقودہ کارڈ ملا۔ بیحد مسرت ہوئی کہ کم ازکم اب مراسلت کا باب شروع ہو سکے گا۔

اعظم گڈھ کے فقہی سیمینار کی بعض مجلسوں میں شرکت کے بعد اس کی افادیت کا شعور اور شرکت کی خواہش کا تصور بار بار ابھرتا رہا۔ لیکن اس کے لیے کیا صورت ہوگی کچھ سمجھ میں نہ آیا اور نہ ہی اس سلسلے میں کبھی کسی کے سامنے لب کشائی کی جرأت ہوئی۔ یہ تو نہ معلوم کیوں اور کیسے، اس وقت آپ کے سامنے یہ بات ذکر میں آگئی۔ بہر کیف اگر اس سلسلے میں کچھ مفید مشورے دے سکتے ہوں تو ضرور نوازیں۔

اور آپ کے یہاں کیا حال ہے؟ ہمارے یہاں ششماہی امتحان پچھلے ہی ہفتہ

اختتام پذیر ہو چکا ہے اور اس کے چند روز کی چھٹی بھی ختم ہو چکی ہے۔ اور اب دوبارہ پڑھائی کا آغاز ہو چکا ہے۔

امید کہ آپ کی زیر ادارت ''منشور کاشف'' پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہوگا۔ اور دیگر مصروفیات کیا ہیں اگر ممکن ہو تو تفصیلی طور پر آگاہ فرمائیں تا کہ ہم لوگوں کو بھی کچھ کرنے کا حوصلہ ملے۔

خط کا انتظار رہے گا۔ گرکوئی متعارف ہو تو سلام عرض فرمادیں۔

والسلام

مخلص

خورشید احمد اعظمی

﴿۱۶۶﴾

مکرمی! ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی

تسلیمات

آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے بے انتہا مسرت ہو رہی ہے کہ شعبۂ اردو ''اورنگ آباد کالج فار ویمن'' کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سیمینار کا انعقاد بتاریخ ۲۹۔۳۰ جنوری ۲۰۰۵ء عمل میں آرہا ہے۔ اس سیمینار کا عنوان ہے:

مولانا ابوالکلام آزاد کے علمی وادبی نظریات

مولانا کی پوری زندگی عوامی جدوجہد اور ملک کے تعمیری کاموں میں گزری ہے۔ ان کی علمیت، تقریر وتحریر کے موثر انداز، فکر ونظر کی جامعیت اور ان کے راسخ العقیدہ ہونے کا بڑے بڑے علماء وشعراء اور سیاست دانوں نے اعتراف کیا ہے۔ انھوں نے اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لیے کہیں سیاسی راہ نمائی اور کبھی مدبر قوم کی حیثیت سے نہ

صرف اپنے عہد کو متاثر کیا بلکہ آج کے انسان کو بھی مفکرانہ نظر بخشی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سیمینار اسی فکر کے زیر اثر عمل میں آرہا ہے، آج کے علمی و ادبی اور سیاسی حالات شدید متاثر کن ہیں چنانچہ مولانا کے افکار و نظریات کی روشنی میں ان مسائل کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے جو انسان کو درپیش ہیں۔

لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اس سیمینار میں مولانا ابوالکلام آزاد اور تفسیر قرآن کے موضوع پر اپنا مضمون یا مقالہ پیش کر کے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ براہ کرم اپنے مقالے کی تلخیص ۱۰ ر جنوری تک کالج کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی منظوری سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد عمر

پرنسپل اورنگ آباد کالج فار ویمن، اورنگ آباد

﴿۱۶۷﴾

Date:15-12-2008

محترمی و مکرمی مولانا محمد صدرالحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ ملت اسلامیہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں دشمنان اسلام کے نشانہ پر ہے۔ TV چینل دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں میں دہشت پیدا کر کے ملت اسلامیہ کو دہشت گرد بتلا کر اسلام کو دہشت گردوں سے جوڑ رہی ہے۔

ملت کو اس کی اصل داعیانہ حیثیت سے ہٹا کر مدافعانہ حیثیت میں لا کھڑا کر دیے ہیں۔ دینی مدارس میں اسلامی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو ''جہادی'' کی

اصطلاح سے نوازر ہے ہیں۔ ائمہ اور علماء کو بدنام کر کے انھیں قید و بند کی آزمائشوں سے دو چار کر رہے ہیں۔

ابتداء میں ان قوتوں نے جماعت اسلامی کو نشانہ بنایا۔ اس کے نظریہ سیاسی کو ہوا بنا کر پروپگنڈہ کیا گیا۔ ملت کا ایک بڑا طبقہ شعوری یا غیر شعوری طور پر اس پروپگنڈے سے متاثر ہو کر جماعت سے اپنے آپ کو دور رکھنے میں عافیت محسوس کرنے لگا۔

اب جو لوگ خالص دینی تعلیم کے مدرسہ چلا رہے ہیں دشمنان اسلام کی نظر ان پر ہے۔ پہلے مرحلے میں مدرسہ کے طلباء کو شدت پسند اور اعتدال پسند کی اصطلاحوں میں بانٹا گیا۔ اب تو راست انھیں جہادی کا خطاب دیا جارہا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس گہری سازش کو سمجھ کر ملت کے تشخص اور افراد ملت کے تحفظ کی خاطر ہم آگے آئیں۔ علماء کرام جنھوں نے اپنی عمر عزیز کے دس دس سال آخرت کی کامیابی کے لیے حصول علم میں لگائے ہیں انہی سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ آخرت کی کامیابی کے لیے اپنے علم کا بہتر سے بہتر استعمال کریں گے۔ جس طرح آج باطل قوتیں اور باطل نظریات کی حامل جماعتیں اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف متحد ہوئی ہیں اسی طرح ہمیں بھی جماعتی، مسلکی، گروہی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ان کے خلاف متحد ہو کر صف آراء ہونا وقت کی اہم ضرورت ہی نہیں ہے بلکہ یہ ہمارا دینی اور مذہبی فریضہ بھی ہے۔

جماعت اسلامی ہند اپنے قیام کے دن سے ہی ملت کے ہر طبقہ فکر سے ربط میں ہے اور انھیں یکجا کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ۱۸ ر دسمبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات نہرو بھون میں علماء ائمہ کی ایک روزہ کانفرنس کا انعقاد ہے۔ جس میں محترم مولانا رفیق قاسمی مرکزی سکریٹری شعبہ اسلامی معاشرہ جماعت اسلامی ہند اور ممبر مسلم

پرسنل لاء بورڈ تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملت اسلامیہ کے مختلف مسالک کے ذمہ داروں کو تبادلہ خیال کی غرض سے ایک عشائیہ پر مدعو کیا گیا ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ براہ کرم ۱۷ر دسمبر بروز بدھ شام ۷:۰۰ بجے مرکز اسلامی یونس کالونی میں ترتیب دیے گئے اس عشائیہ کی دعوت قبول فرما کر ملت کے مسائل پر غور خوص کر کے ملت کی بے وزنی کو دور کرنے اور اس کے تحفظ و بقاء کے سلسلے میں کوئی لائحہ عمل مرتب کرنے میں مدد فرمائیں۔ والسلام

آپ کا بھائی

جاوید مکرم

امیر مقامی

﴿۱۶۸﴾

محترمی و مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں اور آپ انسانیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہوں۔

محترم المقام! موجودہ زمانے میں انسانی سماج جس اخلاقی پستی اور زبوں حالی کا شکار ہے آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ زندگی کے تمام ہی شعبوں میں انحطاط اور پژمردگی چھائی ہوئی ہے۔ طبقاتی، لسانی اور علاقائی بنیادوں پر انسانی سماج تقسیم ہوتا جا رہا ہے۔ ان تمام مسائل کا واحد سبب انسان کی خدا فراموشی اور خود فراموشی ہے۔ ان حالات میں سماج کے تمام ہی اصحاب حل و عقد اور باشعور و باضمیر افراد کا یہ کام ہے کہ وہ صورت حال کی بہتری کے لیے فکرمند ہوں اور دنیائے انسانیت کو دونوں جہانوں کی ہلاکت سے

بچانے کے لیے مضطرب اور بے چین ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ انسانی تاریخ کے وہ عظیم الشان پیغمبر اور رسول ہیں جنھوں نے انسانیت کو بلند ترین اخلاق کا درس دیا اور انسان کو انسانیت کے اعلیٰ ترین مرتبہ و مقام پر پہنچا دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے خالص الٰہی تعلیمات کی روشنی میں انسانیت کی رہنمائی فرمائی۔ موجودہ دور کے انسان کی بھی ہدایت و رہنمائی اسی سرچشمۂ نبوت سے ممکن ہے یہی نجات اور فلاح کا واحد راستہ بھی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی شخصیت پورے عالم انسانی کے لیے خدا کا عظیم تحفہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ﷺ کی حیات بخش اور نجات دہندہ تعلیمات کو موجودہ دور کے انسانوں تک دل سوزی اور پورے خلوص کے ساتھ پہنچایا جائے۔ یہ تعلیمات ہمارے پاس اللہ کی امانت ہیں اور محمد ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے ہم پر آپ کا حق بھی ہے۔

لہٰذا اس اہم ضرورت کی تکمیل کے لیے جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹر "محمد ﷺ سب کے لیے" ایک عظیم دعوتی مہم ریاست گیر سطح پر مورخہ ۱۷ر تا ۲۸ر فروری ۲۰۱۰ء منعقد کرنے جا رہی ہے جس کے ذریعے انشاء اللہ جماعت ریاست کے تقریباً دو کروڑ انسانوں تک محمد ﷺ کا تعارف اور پیغام پہنچانے کے لیے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لائے گی۔ اس تاریخی موقعہ پر جماعت چاہتی ہے کہ آپ اس مہم کی استقبالیہ کمیٹی میں شرکت کی دعوت کو قبول فرمائیں۔

والسلام

آپ کا دینی بھائی

محمد جاوید مکرم صدیقی

(امیر مقامی جماعت اسلامی ہند اورنگ آباد)

﴿۱۶۹﴾

باسمہ تعالیٰ

۲۵ر صفر ۱۴۰۳ھ (ریاض سعودی عرب)

برادر مکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید مع خیر ہوں گے۔ درخواست اور خط عرصہ ہوا ملا تھا لیکن اس انتظار میں جواب نہیں دیا کہ درخواست جمع کر سکوں، دارالافتاء شہر کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں سفر کے لیے شدِ رحال کرنا پڑتا ہے اس لیے اس قدر تاخیر ہوئی۔ ۲۲ کو آپ لوگوں کی درخواستیں جمع کردی اور ۲۳ کو پھر جا کر تاکید کرلی نمبر پر لگ گئی ہیں اب کب تک کتابیں جائیں گی یہ نہیں کہا جاسکتا لیکن دیر سویر پہونچ ہی جائیں گی۔ پشت پر آپ لوگوں کی درخواستوں کا نمبر لکھ رہا ہوں۔

آپ لوگوں کی جامعہ اسلامیہ کی تعریفات درخواست کے ساتھ جمع کیں اس لیے کہ ندوہ کی سند پر ''مستوی جامعی'' کی کتابیں ملتی ہیں یہ تعریفات نقصاندہ ثابت ہوئیں، اور جو احباب درخواست بھیجیں ان سے بھی کہہ دیں کہ درخواست کے ساتھ صرف ندوہ کی سند لگا کر بھیجیں، لیکن براہ راست مستودع کے پتہ پر بھیجدیں اور بہتر ہے کہ اپنے اپنے گھر کا پتہ اس پر لکھیں تاکہ کتابیں گھر پہونچیں۔ امید ہے میرے پاس درخواست بھیجنے کا مشورہ نہیں دیں گے۔

روضہ پر حاضری ہو تو سلام عرض کریں۔ اور احباب و پرسان حال سے بھی سلام کہیں۔

والسلام

سعید

﴿۱۷۰﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ: ۲۵/۹/۲۰۰۵ء

گرامی قدر جناب مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بخیر ہو۔

آپ کا رسالہ الکوثر ملا۔ پرچہ دیکھ آپ کی یاد آئی۔ اور اس یاد کی وجہ سے چند سطریں لکھنے کے لیے بیٹھا ہوں۔

الکوثر ظاہری اور باطنی دونوں خوبیوں سے بھرپور ہے۔ اکثر مضامین اچھے ہیں۔ خدا کرے یہ کارواں آپ کی نگرانی وسرپرستی میں منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہے اور کبھی تھکن کا شکار نہ ہو۔

آپ نے پرچہ نکالنا شروع کیا ہے، بہت بہت مبارک، البتہ اس کے علاوہ ایک اور ضرورت تھی وہ نئی نسل اور نوخیز پود کی تربیت، ہمارے بڑے اٹھتے چلے جارہے ہیں اور ہندوستان علمی اور دینی ممتاز شخصیتوں سے تقریباً خالی ہوتا جارہا ہے اور ابھی یہ حال ہے تو آئندہ چند سالوں کے بعد کیا عالم ہوگا' اس لیے پرچہ دیکھ کر میرے ذہن میں ایک بات آئی کہ اگر آپ اپنے ادارہ معہد الدراسات الاسلامیہ کو مزید وسعت دیں اور اپنے تجربہ اور علمی وتحقیقی کاموں سے وابستگی کی روشنی میں نوفارغین فضلاء میں سے چند کو منتخب کرکے ان کی علمی تربیت فرمائیں تو بہت ہی زیادہ اچھا ہوتا، ادھر جو مدارس کی حالت ہے اس پس منظر میں نوجوان علماء کی تربیت کا مسئلہ بہت اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف شخصیات نے مختلف علاقوں میں کام شروع کیا ہے، اگر بغیر کسی لیبل کے

یونہی تربیتی نقطۂ نظر سے فارغین کو علمی وتحقیقی کام سے آشنا کردیں تو اس وقت کے ایک اہم فریضہ کی تکمیل ہوتی۔ یہ تفصیل طلب موضوع ہے اور بہت کم وقت لے کر بیٹھا ہوں۔ اس لیے اس موضوع کو آئندہ پھر کبھی کے لیے چھوڑتا ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہماری گذارش پر آپ نے اپنی فقہی کتابیں ارسال کی تھی جن کا تعارف کتاب میں شامل ہے۔ آئندہ ابنائے ندوہ کی علمی خدمات کے موضوع پر اسی انداز میں کام کرنے کا ارادہ ہے اس لیے دیگر ساری تصانیف بھیج دیں یا کم از کم ان کا مختصر تعارف تیار کر کے بھیجیں تو مہربانی ہوگی۔

کتاب مل چکی ہوگی۔ مگر اب تک آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار نہیں کیا۔ کیا بہتر ہوتا کہ آپ کے تاثرات الکوثر کی زینت بنیں تا کہ میرے علاوہ آپ کے قارئین بھی اس سے مستفید ہوں، آپ کو خوشی ہوگی کہ اس کا دوسرا ایڈیشن آچکا ہے اور میں ندوۃ العلماء آچکا ہوں یہاں دارالافتاء میں فتاویٰ کی ترتیب وتحقیق کا کام میرے سپرد ہے۔

مزید کبھی اطمینان سے لکھوں گا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام

منور سلطان ندوی

دارالافتاء ندوۃ العلماء، لکھنؤ

﴿۱۷۱﴾

۲۸/۴/۹۳ء

محمد شاہ جمال ندوی

دار السلفیہ، بمبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم جناب مولانا صدر الحسن ندوی صاحب زیدکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ اللہ کا شکر ہے میں خیریت سے ہوں۔

عرض ہیں کہ میں نے اپنے جس معاملہ کے لیے نیک تمناؤں کے ساتھ اقدام کیا تھا وہ غیر معمولی طول پکڑ رہا ہے۔ نیز نتیجہ بھی کچھ امید افزاء نہیں معلوم ہو رہا ہے۔ ویسے مجھے جب تک صراحۃً کسی بات کی خبر نہ دی جائے میں کیسے اپنے معاملہ کا رخ ادھر سے دوسری طرف پھیر دوں۔ محض اس بنا پر بکوشش تمام مسٹر بیگ صاحب کو پہلی اور دوسری مئی کے لیے اورنگ آباد بھیجنے پر آمادہ کر سکا ہوں۔ موصوف اورنگ آباد جا کر سب سے پہلے آپ سے ملیں گے، اس کے بعد آپ دونوں مشورہ کر کے جب اور جس طرح مناسب سمجھیں بچی کے والد اور دیگر لوگوں سے واضح اور تفصیلی گفتگو کریں۔ ہر معاملہ بالکل واضح ہے۔ اس سلسلہ میں کسی قسم کی پیچیدگی، مبہم اور غیر واضح بات میرے لیے ناقابل قبول ہوگی۔ آپ مجھ کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں ایک خلیق اور باشرع آدمی ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میری طرف سے کسی بات کو مخفی نہ رکھی جائے۔ اور نہ ہی مبالغہ آرائی کی جائے۔ بالکل صورتحال سے باخبر کردیں اس لیے کہ آگے ہم کسی کو رضامندی اور آمادگی پر زبردستی مکلف نہیں کرنا چاہتے۔ آپ لوگوں سے بھی عرض ہے کہ میرے اس معاملہ کی بابت غور وفکر

کر کے مربی کی حیثیت سے مجھے جو بھی مشورہ دیں گے اسے میں اپنے لیے باعث سعادت وخیر سمجھونگا۔

اس سلسلہ میں آپ کو اور دیگر لوگوں کو میری طرف سے غفلت اور بے توجہی بھی محسوس ہوئی ہوگی لیکن واقعہ ایسا نہیں ہے۔ مشغولیت کا یہ حال ہے کہ دفتری اوقات میں خارجی کاموں کے لیے وقت بمشکل ہی مل پاتا ہے جس وجہ سے کہنے کے مطابق کرنے میں تقدیم وتاخیر ہو جاتی ہے۔ بہر حال میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ معاملہ زیادہ دنوں تک معلق نہ رہے مجھے کوئی جواب تو ملنا ہی چاہیے۔ اگر رضا مندی کی صورت میں کوئی چیز باعث رکاوٹ اور مانع ہے تو اس کی استفسار کرنی چاہیے اور نفی کی صورت میں تو جواب بہت پہلے ہی مل جانا چاہیے تھا۔ اسقدر تاخیر کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی۔

بہر حال آپ دونوں سے یہی گذارش ہے کہ بچی کے والد اور دیگر لوگوں سے اس معاملہ میں گفت وشنید کے بعد بیگ صاحب کی معرفت مجھے تفصیلی معلومات تحریری طور پر بھیجیں۔

گرامی قدر مجھے آپ کی قدر ومنزلت کا خوب لحاظ ہے اس کے باوجود میں نے معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر آپ کو دانستہ زحمت دی ہے اس لیے معافی کا خواستگار ہوں۔

دوسری اہم بات یہ کہ میں نے وعدہ کے مطابق ایک کارٹون کتابیں آپ کی خدمت میں بذریعہ ٹرانسپورٹ ارسال کیا ہے۔ یہ کارٹون ہفتہ عشرہ میں آپ تک پہونچ جائیگا۔ امید کہ پہونچنے پر منسلک بلٹی کے مطابق 82.00 روپئے دے کر چھڑا لیں گے۔

آپ سے وعدہ کے مطابق ہر کتاب کے دو دو نسخے ہیں ایک آپ کے لیے اور ایک مکتبہ عام جامعہ کاشف العلوم اورنگ آباد کے لیے ہے۔ البتہ کارٹون میں خالی جگہ پر کرنے کے لیے کچھ کتابیں زائد تعداد یعنی پچیس اور پچاس کی تعداد میں ڈال دی گئیں ہیں

۔ یہ کتابیں وقف للہ ہیں آنے جانے اور ملنے والوں میں تقسیم کر دیں۔ کتابوں کی لسٹ منسلک کی جارہی ہے امید کہ وصولیابی سے فوری مطلع فرمائیں گے۔

دعاؤں کا متمنی

محمد شاہ جمال ندوی

﴿۱۷۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی ومکرمی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب مدنی ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج شریف بعافیت ہوں گے میں آپ کا ادنیٰ شاگرد خیریت سے ہوں آپ کو یاد ہو یا نہ ہو مدرسہ فلاح المسلمین تیندوہ رائے بریلی میں آپ کا شاگرد رہ چکا ہوں، بہت دنوں سے آپ کو خط لکھنے کا ارادہ ہے مگر ذہنی انتشار کی وجہ سے اب تک نہیں لکھ سکا۔ آج جبکہ میں آپ سے بالکل قریب یعنی مالیگاؤں میں ہوں آپ خوب یاد آتے ہیں، ندوہ کا وہ زمانہ بھی یاد آتا ہے جب میں آپ کو عربی میں تقریریں سنایا کرتا تھا۔ آپ ہمیں چوبیس گھنٹے کا ٹائم ٹیبل بتاتے تھے اور ہم سب آپ کی الفت ومحبت اور ہم سے آپ کی دلچسپی پر والہانہ گرتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ہمارا یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک جاری نہ رہا گردش ایام نے آپ کو دور اور بہت دور اورنگ آباد کی سرزمین میں اٹھالایا اور ہم آپ کی حسن تربیت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئے۔

میرے مشفق استاد آج ہم آپ سے قریب ہیں ہم آپ سے دوبارہ استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ ندوہ سے باقاعدہ تعلیمی سلسلہ تو گذشتہ سال ہی منقطع ہو چکا ہے یعنی

فضیلت مکمل کرلی ہے۔اب جبکہ میں بحیثیت ایک خادم جامع محمدیہ و مدرسہ عائشہ صدیقہ منصورہ مالیگاؤں کے ادارہ مجلّہ صوت الحق میں کام کررہا ہوں آپ سے رابطہ رکھ کر ہر معاملے میں آپ سے رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ پرامید ہوں کہ عاجز کی اس درخواست پر خصوصی توجہ مبذول فرمائیں گے اور ''مجلّہ صوت الحق'' کے لیے چھوٹے بڑے مشوروں سے نوازیں گے۔گستاخی معاف فرمائیں گے اس وجہ سے کہ ایک شاگرد کو اپنے استاذ اور مشفق استاذ سے ہر چھوٹی بڑی بات کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کا حق ہے۔

امید کہ خط موصول ہونے پر جواب سے محروم نہیں فرمائیں گے۔والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد شاہ جمال ندوی
مدیر مجلّہ صوت الحق
مالیگاؤں ناسک
۲۹۔۸۔۱۹۹۲ء

﴿۱۷۳﴾

مکرمی مولانا محمد صدرالحسن ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بفضل تعالیٰ خیریت سے ہونگے۔

آپ واقف ہیں کہ انسٹی ٹیوٹ آف آبجکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی، اسلامیات کے میدان میں اپنے تحقیقی کام میں مصروف ہے۔اسلامیات کے ایک اہم موضوع پر منعقد ہونے والی یہ چار روزہ ورکشاپ اسی سلسلے کی ایک اور کاوش ہے۔اس ورکشاپ میں ملک کے ماہرین سماجی علوم اور علماء کے علاوہ بیرون ملک کے حسب ذیل دانشور حصہ لے رہے

ہیں۔

۱۔ڈاکٹر طہٰ جابر العلوانی (صدر انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ) امریکہ

۲۔ڈاکٹر نثار محمد احمد عارف (پروفیسر قاہرہ یونیورسٹی) مصر

۳۔ڈاکٹر فتحی حسن فیاض مالکوی (پروفیسر یرموک یونیورسٹی) جارڈن

آپ کی شرکت دور جدید میں اسلام سے متعلق اس اہم موضوع کے افہام وتفہیم میں بیحد مدد ثابت ہوگی۔آپ سے شرکت کی پرخلوص درخواست ہے۔نیازمند

(پروفیسر محمد رحمت علی)

ورکشاپ کی تفصیلات

۱۔موضوع: Islamization of Knowledge and Research Methodology in Islamic Perspective (معارفۃ اسلامیہ اور تحقیقاتی طریقۂ کار اسلامی تناظر میں)

۲۔تواریخ: ۹رجنوری ۹۶ء سے ۱۲رجنوری ۱۹۹۶ء

۳۔اوقات: صبح ۱۰ربجے سے شام ۵ربجے تک

۴۔مقام: جامعہ ہمدرد (کانفرنس روم، وائس چانسلر آفس) ہمدرد نگر، نئی دہلی۔

﴿۱۷۴﴾

بسمہ تعالیٰ

عالی جناب مولانا محمد صدرالحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نونہالان ملت کا تقریباً ۹۰ فی صد طبقہ عصری مدارس میں زیر تعلیم ہے اور دس فی

صد دینی مدارس میں جو اسلامی علوم و افکار کے حصول میں کوشاں ہے۔ لیکن اس کے برعکس عصری مدارس میں زیر تعلیم طلباء اسلامی افکار سے ناواقف اسلامی تہذیب سے تہی دست، خواتین اسلام سے ناآشنا اور اسلامی تاریخ سے بے بہرہ اور نابلد رہ جاتے ہیں۔

ان ہی باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے علامہ شبلی اردو ہائی اسکول کے ذمہ داروں نے اپنے دور تاسیس ہی سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اس ادارہ میں عصری علوم کے ساتھ ساتھ اس قدر دینی تعلیم کا نظم کر دیا جائے کہ طلباء اسلام کے بنیادی ارکان فرائض اسلام، اسلامی تہذیب اور اسلامی آداب سے واقف اور آشنا ہو سکیں تا کہ مستقبل میں مسلم معاشرہ بنانے میں نمایاں کردار ادا کر سکیں اور اسلام کی کما حقہ خدمت کرنے اور اپنے آپ کو ایک سچا اور اچھا مسلمان تصور کرتے ہوئے قوانین اسلام پر بقدر استطاعت عمل پیرا ہوں۔

چنانچہ اسی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ادارہ کے ذمہ داران نے باقاعدہ ایک نصاب ترتیب دیا ہے۔ اس نصاب میں حتی الامکان اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ عصری مدارس میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی صلاحیت اور ان کے تعلیمی معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے اسباق تیار کیے جائیں جن کو طلباء و طالبات آسانی سے سمجھ سکیں نیز زیادہ نصاب کا بار بھی نہیں ڈالا گیا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس تیار شدہ نصاب کا بغور مطالعہ فرمائیں نیز اس میں جن چیزوں کی ضرورت آپ محسوس کریں ان کو پشت پر درج فرمائیں اور غلطیوں کی نشاندہی فرما دیں تا کہ اصلاح کر لی جائے اسی طرح اگر کسی قسم کی ہدایات دینی ہوں تو اس کو بھی درج فرما دیں ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے اللہ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ اگر آنجناب جلد از جلد اس کام کو مکمل کر دیں تو نوازش ہوگی۔

محمد نظام الدین ملی

(۱۷۵)

۹۶/۹/۱۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت گرامی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑی مسرت کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ یکم ستمبر ۹۶ کو ہوئے سیرت رسولؐ نالج ٹیسٹ ”کے نتائج و تقسیم انعامات کا عظیم الشان جلسہ“ مورخہ ۲۲ ستمبر ۹۶ء بروز اتوار بوقت گیارہ بجے دن بمقام فاطمہ گرلس ہائی اسکول ناگسین کالونی نزد جنسی پولیس اسٹیشن اورنگ آباد منعقد ہونے جا رہا ہے۔

آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اس جلسہ میں بحیثیت ”مہمان خصوصی“ تشریف لا کر ہمارے جلسہ کو رونق بخشیں گے۔ امید کہ ہماری دعوت قبول کریں گے، مایوس نہیں کریں گے۔ شکریہ

فقط والسلام

محمد صادق ندوی

(مقامی صدر اورنگ آباد آل انڈیا اسلامک ٹیچرس اسوسی ایشن)

(۱۷۶)

اللہ کے نام سے

محترمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی السلام علیکم

ہندو پاک کے معروف شاعر جناب حمایت علی شاعر کی اورنگ آباد آمد کے موقع

پر زیر سرپرستی جناب عبد العظیم صاحب ایک استقبالیہ وادبی نشست کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ جس میں جناب حمایت علی شاعر اورنگ آباد کے ثقافتی، ادبی، تعلیمی پس منظر پر روشنی ڈالیں گے نیز محترمی آغا مرزا بیگ صاحب کی کتاب ''حقیقت ملک عنبر'' کی رسم اجرائی بھی فرمائیں گے۔

نشست کی صدارت مستند افسانہ نگار جناب جوگیندر پال فرمائیں گے۔

آپ سے شرکت کی پر خلوص درخواست ہے۔

پروگرام

تاریخ ۱۱/ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ　　وقت: سہ پہر تین بجے

مقام: ڈاکٹر ذاکر حسین جونیر کالج، شاہ گنج، اورنگ آباد

الداعی

رئیس احمد

پرنسپل، ڈاکٹر ذاکر حسین جونیر کالج، شاہ گنج، اورنگ آباد

﴿۱۷۷﴾

تاریخ: ۹۲/۹/۱۶

بسمہ تعالیٰ

محترمی عالی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب مدنی۔ زید مجدکم　السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عرض ہے کہ حسب روایت بضمن ماہ ربیع الاول ڈاکٹر ذاکر حسین ہائی اسکول وکالج کا مشترکہ تقریری ونعتیہ مقابلہ مورخہ ۱۸/ستمبر ۹۲ء بعد نماز جمعہ متصلاً منعقد ہونے جا رہا ہے۔

جناب والا سے ادباً درخواست ہے کہ اس مبارک جلسہ میں بحیثیت ''مہمان

خصوصی'' دعوت قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ۔ فقط والسلام

رئیس احمد صدیقی

صدر مدرس

ڈاکٹر ذاکر حسین ہائی اسکول، اورنگ آباد

﴿۱۷۸﴾

باسمہ تعالیٰ

محترمی مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

مکرمی السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالیہ دور میں مسلمانوں کو درپیش مسائل میں سب سے سنگین مسئلہ تحفظ مساجد کا بن چکا ہے۔ پچھلے سال پربھنی کی مسجد پر بم حملہ کے بعد پورنا اور جالنہ کی مساجد پر بم حملوں نے ثابت کیا کہ یہ فرقہ پرست عناصر کی الیکشن کے پیش نظر ووٹ بینک کی تیاری کے خاطر کیے گئے ہیں۔ نہایت دکھ اور تشویش کی بات یہ ہے کہ پولس اور انتظامیہ جان بوجھ کر اصل مجرموں اور ان کے پشت پناہوں کو گرفتار کرنے سے گریز کر رہا ہے۔ مضحکہ خیز مفروضات پیش کیے جا رہے ہیں جس کا مقصد اصل مجرموں سے توجہ ہٹا کر مسلمانوں پر ہی یہ الزامات عائد کرنے کا ہے۔

حکومت کی معنی خیز خاموشی اور بے نیازی ان سازشیوں سے ملی بھگت کی غمازی کرتی ہے۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ ہم اپنے بنیادی دستوری حقوق کا استعمال کرتے ہوئے پر امن احتجاجی راستہ اپنائیں۔ اور تحفظ مساجد کے بارے میں لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

اس خصوص میں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت ضلع اورنگ آباد کی جانب سے مرہٹواڑہ سطح پر ایک روزہ کنونشن مرکز اسلامی یونس کالونی، اورنگ آباد میں منعقد کیا جارہا ہے۔مسائل کی سنگینی کی پیش نظر آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔

الداعی

اکبر پٹیل (ایڈوکیٹ)

ضلع صدر آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت، اورنگ آباد

مقام

مرکز اسلامی، یونس کالونی، اورنگ آباد

تاریخ: ۵؍ستمبر ۲۰۰۴ء، بروز اتوار، بوقت ۱۲ تا ۴؍ بجے

﴿۱۷۹﴾

التاریخ: ۲۳/۶/۹۸ء

معظمی ومحترمی! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب دامت برکاتہم گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے کافی علیل ہیں، ذیابطیس کا مرض تو پہلے سے تھا، کیلشیم کی کمی کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی میں کمزوری کے ساتھ ساتھ کینسر کے مرض نے مزید ضعف میں مبتلا کر دیا ہے، علاج کی غرض سے دہلی میں مقیم ہیں، علاج جاری ہے، افاقہ بھی محسوس ہو رہا ہے۔

دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں شفاء وصحت نصیب فرمائے اور امت کی نوع بہ

نوع خدمت کے لیے تادیر انھیں قائم رکھے۔ (آمین)

والسلام

طالب دعا

امین عثمانی

﴿۱۸۰﴾

تاریخ: 27-6-1998

محترمی ومکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بعافیت ہوں گے۔

مسئلہ کفاءت سے متعلق موضوع پر آپ کا نہایت علمی ممتاز گرانقدر عربی مقالہ موصول ہوا، اگر یہ مقالہ آپ اردو میں بھیج سکیں تو میں بہت مشکور ہوں گا۔کوشش فرمائیں کہ مقالہ نومبر تک پہونچ جائے تاکہ اشاعت ممکن ہو سکے۔

حضرت قاضی صاحب مسلسل بیمار ہیں۔دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے (آمین)

امین عثمانی

﴿۱۸۱﴾

4/4/96

مکرمی ومحترمی! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بعافیت ہوں،

۱۳/مارچ ۱۹۹۶ء کو خط مع مجلّہ عدلیہ کے دس قواعد فقہیہ برائے تشریح اکیڈمی کی جانب سے رجسٹرڈ ارسال کیا گیا تھا۔ غالباً موصول ہو گیا ہوگا، اس سلسلے میں گذارش ہے کہ تحریر اردو میں ہو اور صفحات کی کوئی قید نہیں ہے (تشریح خواہ ایک صفحہ کی ہو یا چند صفحات کی)

توقع ہے کہ اس کام کے لیے اپنا قیمتی وقت ضرور فارغ فرمائیں گے۔

والسلام

امین عثمانی

﴿۱۸۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معظمی و محترمی! مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے!

شاید آپ کو یاد ہو کہ حیدرآباد سیمینار میں حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاسمی (سکریٹری جنرل اسلامک فقہ اکیڈمی) صاحب نے ایفا کو مالی دشواریوں سے بچانے اور اس کی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے عمومی طور پر مالی تعاون کی درخواست کی تھی۔ اور اس کے بعد وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں خطوط بھی لکھے جاتے رہے۔ لیکن اب اس بات کی زیادہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ آپ کی توجہ اس اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرائی جائے تا کہ جناب والا اپنے حلقے اور شہر سے جس قدر بھی بہ سہولت ممکن ہو اسلامک فقہ اکیڈمی کو مخلصین سے تعاون کرائیں۔ توقع ہے کہ آپ کے توسط سے یہ کام کسی نہ کسی درجہ میں ضرور انجام پائیگا۔ اس سلسلہ میں مطبوعہ ٹوکن ارسال خدمت ہے لیکن اگر اس میں کوئی

دشواری محسوس ہو تو انفرادی حیثیتوں میں بھی ڈرافٹ ''اسلامک فقہ اکیڈمی'' دہلی کے نام بھیجا جا سکتا ہے۔

والسلام

امین عثمانی

﴿۱۸۳﴾

تاریخ: ۱/۱۰/۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی و محترمی زید عزکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پانچویں فقہی سیمینار (جامعۃ الرشاد، اعظم گڑھ) کی علمی تیاری سے متعلق چند علماء پر مشتمل ایک خصوصی علمی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جناب والا اس کے ایک اہم رکن ہیں، لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم ۲۷/اکتوبر کی صبح سے ۲۹/اکتوبر تک کے لیے آپ اپنا وقت فارغ فرمائیں اور جامعۃ الرشاد، اعظم گڑھ پہونچنے کی سعی فرمائیں تاکہ علمی کاموں کی انجام دہی میں سہولت و آسانی ہو۔

والسلام

امین عثمانی

﴿۱۸۴﴾

التاریخ: ۲۵رشوال المکرّم ۱۴۱۸ھ

۹۸/۲/۲۳ء

مکرمی ومحترمی! زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلامک فقہ اکیڈمی کے گیارہویں فقہی سیمینار کا انعقاد انشاء اللہ آئندہ سال ہجری میں متوقع ہے، اس سیمینار میں زیر بحث آنے والے موضوعات میں ''نکاح میں ولی کی شرط'' کا موضوع بھی ہے، یعنی رشتۂ نکاح کے سلسلہ میں ولی کے اختیارات وحدود اور بالغ لڑکے ولڑکی کے اختیارات وحدود کیا ہیں؟ اس موضوع پر بحث وتحقیق کو جامع بنانے کی غرض سے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کے لیے گرامی قدر علماء کرام اور ماہرین سے گذارش کی جارہی ہے۔

اکیڈمی کے لیے آپ سے یہ گذارش انتہائی باعث مسرت ہوگی کہ ''شوہر کے انتخاب کا حق۔ فقہا کرام کی آراء'' کے موضوع پر آپ اپنی گراں قدر تحقیقی تحریر سے اکیڈمی کو نوازیں، آپ کی تحریر زیر بحث موضوع پر غور وتحقیق میں معاون بھی ثابت ہوگی اور دیگر اہل علم کے لیے بھی اس سے استفادہ کا موقع فراہم ہوگا۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری اس مؤدبانہ گذارش کو ضرور شرف قبولیت بخشیں گے اور اپنی منظوری سے ہمیں مطلع فرما کر مشکور کریں گے، اس علمی تعاون کے لیے ہم آپ کے سراپا شکر گذار ہیں۔

والسلام

محمد فہیم اختر ندوی

﴿۱۸۵﴾

بخدمت جناب مولانا صدرالحسن ندوی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو،

آپ کے بھیجے ہوئے عرض کے مقالات آج کی ڈاک سے موصول ہوگئے، بہت مشکور ہوں، ترقیاتی قرضوں سے متعلق مولانا عتیق احمد صاحب کا خط آپ کو ملا ہے، اس سلسلہ میں یہ وضاحت مناسب ہوگی کہ ترقیاتی قرضوں سے متعلق معروف اصحاب افتاء کے دستیاب فتاویٰ اور تحریریں یکجا کرنے کی ذمہ داری مجلس علمی نے جناب مولانا عبید اللہ صاحب اسعدی کے سپرد کی ہے، وہ مذکورہ تحریریں یکجا کرکے اکیڈمی کو ارسال کردیں تب ان کا مطالعہ کرکے مختلف آراء اور دلائل کا خلاصہ اور جائزہ پیش کرنے کی ذمہ داری آنجناب کے سپرد کی گئی ہے۔ مولانا عبیداللہ اسعدی صاحب کی جانب سے اب تک اکیڈمی کو تحریریں موصول نہیں ہوئی ہیں، اکیڈمی کے مجلّات میں اس موضوع پر ضمناً بہت ہلکی سی بحث آئی ہے، تفصیلات ان میں نہیں ہیں، انشاء اللہ وصول یابی پر جلد ہی ارسال کردی جائیں گی۔

والسلام

محمد فہیم اختر ندوی

﴿۱۸۶﴾

تاریخ: ۹۴/۸/۱۰ء

مکرمی ومحترمی جناب مولانا صدرالحسن ندوی صاحب، زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو، آنجناب کا جو بیش قیمت تعاون اکیڈمی کو حاصل رہا ہے وہ یقیناً اکیڈمی کے لیے باعث مسرت ہے، اور ہمیں قوی امید ہے کہ اسی طرح برابر آپ کا تعاون اکیڈمی کو حاصل رہے گا، ساتویں فقہی سیمینار منعقدہ ۴ر تا ۷ر نومبر ۹۴ء بمقام دار العلوم ماٹلی والا بھڑوچ گجرات کے لیے آپ کا مقالہ اب تک موصول نہیں ہوسکا ہے۔ ہماری آپ سے خصوصی گذارش ہے کہ اپنی قیمتی تحریر سے ضرور اکیڈمی کو نوازیں، ہمیں آپ کے مقالہ کا شدت سے انتظار رہے گا۔

والسلام

طالب دعا

محمد فہیم اختر ندوی

﴿۱۸۷﴾

مکرمی ومحترمی! مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔

آپ کو اس اطلاع سے بے حد مسرت ہوگی کہ اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کا پندرہواں فقہی سیمینار مورخہ ۱۱ تا ۱۳ر مارچ ۲۰۰۶ء مطابق ۱۰ تا ۱۲ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بروز ہفتہ، اتوار، پیر کو ہندوستان کے تاریخی شہر میسور کی ایک اہم دینی درسگاہ ''جامعہ صدیقیہ میسور'' میں منعقد ہو رہا ہے، اس سیمینار میں تین اہم موضوعات: ''طب وقضاء کے احکام پر جنیٹک سائنس کا اثر''، ''بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کا حکم'' اور ''میڈیکل انشورنس'' پر بحث ہوگی۔

آپ سے التماس ہے کہ ان مسائل کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سیمینار میں

ضرور شرکت فرمائیں اور استفادہ کا موقع دیں، نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیمینار کو کامیاب فرمائے اور درست فیصلے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

عبید اللہ اسعدی

﴿۱۸۸﴾

مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۶ء

محترمی و معظمی:

جناب مولانا سید صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مع الخیر ہونگے۔ ضروری عرض یہ ہے کہ ہمارے شہر اورنگ آباد دکن کے قیام کے ۴۰۰ چار سو سال ۴ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو مکمل ہوگئے۔ دیگر شہروں کے مقابلے میں شہر خجستہ بنیاد کے تعلق سے ہر جانب سے سرد مہری ونظر اندازی گذشتہ کئی سالوں سے جاری رہی۔ اس شہر کی ایک تاریخی، تمدنی، تہذیبی، ادبی، شعری، تفریحی، لسانی (اردو) اور آثار قدیمہ کی اہمیت نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا میں اہم مقام کی حامل ہے۔ یہ شہر قدیم سے نہ صرف علاقائی حکومتوں کا پائے تخت رہا بلکہ اس شہر کو متحدہ ہندوستان کا پایہ تخت ہونے کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ آج بھی یہ شہر ریاست مہاراشٹرا کا تیسرا پائے تخت ہے۔ اس کے باوجود اس کی شہرت واہمیت سے سرد مہری شہریان اورنگ آباد ومحبان اردو کے لیے بہت تکلیف دہ اور قابل افسوس رہی ہے۔ چنانچہ اس تعلق سے شہریان اورنگ آباد نے بلا لحاظ مذہب وقوم ایک اہم ترین انجمن دی اسوسی ایشن آف سیٹی زنس اورنگ آباد کے نام سے قائم کی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کی تمام اہم شخصیات بشمول ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی،

دلت اور دیگر ذاتوں کی ایک پیرنٹ باڈی بھی اسی اسوسی ایشن کی سرپرستی، ہدایات، آراء کے لیے بطور ایڈوائزری کونسل قائم کی ہے۔ اسوسی ایشن کا افتتاحی پروگرام ۳ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو سنت ایکناتھ رنگ مندر میں یادگار جشن چار سو سالہ کے بینر تلے انتہائی تزک واحتشام اور تاریخی کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ اس اہم جلسہ جشن ۴۰۰ سالہ کی صدارت ڈویژنل کمشنر شریمان کے بھی بھوگے آئی اے ایس نے کی جبکہ مہمانان خصوصی کے طور پر محترمہ فوزیہ تحسین خان ایم ایل سی، پولس کمشنر جناب ادھوکا مڑے آئی پی ایس اور کنوینر جشن چار سو سالہ جناب ڈاکٹر ایم اے عزیز ایم ایل سی وصدر مسلم وقف بورڈ مہاراشٹرا اسٹیٹ بہ نفس نفیس موجود رہے۔ ان ذمہ داران کے علاوہ شہر کے ایم پی (شیوسینا) جناب چندرکانت کھیرے جی، شری نسیم صدیقی اور دیگر اہم ترین لیڈران آخر تک موجود رہے۔ اس رنگین افتتاحی شام کے بعد مختلف اسکولوں، کالجوں، اداروں، یونینوں اور شہریان کی جانب سے جشن چار سو سالہ کے پروگرامس بھی جاری ہیں۔

اسی تناظر میں آں محترم سے گذارش ہے کہ وقت کی اہم ترین انجمن کی دامے، درمے، سخنے وقدمے تعاون وسرپرستی فرمائیں۔ اپنے زرین خیالات، آراء وقیمتی مشوروں سے نوازتے ہوئے، اس کے اجلاسوں اور میٹنگوں میں شرکت سے اس کی متحدہ طاقت کو مضبوط فرمائیں تو احسن ہوگا۔

آں محترم کی جانب سے ہر اس تعاون کے لیے اسوسی ایشن ممنون ومشکور ہوگی جو صالح بنیادوں پر ہو۔

فقط والسلام

طالب دعا

احمد محی الدین حکم

(صدر اسوسی ایشن آف سیٹی زنس اورنگ آباد، دکن)

﴿۱۸۹﴾

محترم مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ دیگر یہ کہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم اورنگ آباد میں طریقہ تدریس کے سلسلے میں اساتذہ کرام کی تربیتی نشستیں ۲۳ر شوال تا ۲۸ر شوال ۱۴۲۶ھ رکھی گئی ہیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ آپ ''صرف'' کے طریقہ تدریس کے بارے میں اپنے تجربات کی روشنی میں حاضرین کی رہنمائی فرمائیں گے۔

اس لیے آنجناب سے التماس ہے کہ بتاریخ ۲۴ر شوال ۱۴۲۶ھ بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح جامعہ اسلامیہ دار العلوم اورنگ آباد تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔

منصب خاں قاسمی

صدر مدرس

مدرسہ عربیہ دار العلوم اورنگ آباد (مہاراشٹر)

﴿۱۹۰﴾

تاریخ: ۲۸/۴/۱۴۲۴ھ م ۲۹/۶/۰۳ء

گرامی قدر عزیز محترم جناب ڈاکٹر مولانا صدر الحسن صاحب ندوی حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔

بندہ بحمد للہ بخیر وعافیت ہے۔ گذشتہ مئی کے اواخر میں لکھنؤ جانا ہوا تھا۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں Ph.D. کی تسجیل کرالی ہے۔ عنوان بحث ''انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں اودھ میں افتاء کے مراکز۔ اسلامی تہذیبی پس منظر'' منظور ہو چکا ہے۔ فراہمی

معلومات کے سلسلہ میں ندوہ کی لائبریری سے استفادہ کا موقع ملا۔ اسی دوران آپ کا مرتبہ رسالہ ''اورنگ زیب اور تدوین فتاویٰ عالمگیری'' بھی نظروں سے گذرا۔ رسالہ کا تعلق تو میرے موضوع سے ہے ہی، صرف Period پہلے کا ہے بہر حال میں نے اس سے استفادہ کیا۔ پسند آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جدوجہد کو مبارک بنائے۔

بحث کے خطہ میں پانچ باب ہیں جو بالتفصیل یوں ہیں:

باب اول :(تمہیدی امور سے متعلق) مختصر تاریخ افتاء۔ افتاء دورِ رسالت میں، افتاء دور صحابہ میں، افتاء دور تابعین میں، افتاء دور تبع تابعین میں، تدوین فقہ

باب دوم :افتا کے اصول وضوابط

باب سوم :خطہ اودھ کا مختصر تاریخی پس منظر۔ علمی وثقافتی تناظر میں

باب چہارم :خطہ اودھ میں مختلف مراکز افتاء اوران کی خدمات

باب پنجم :مسلم معاشرہ کی اصلاح میں مراکز افتاء کا اہم کردار

باب ششم :نتیجۂ بحث وخلاصہ

میں نے یہ تفصیل اس لیے تحریر کردی ہے کہ آپ چونکہ اس پرخار وادی سے گذر چکے ہیں اور خاص طور سے مذکورہ رسالہ کی ترتیب میں ان مآخذ سے استفادہ کیا ہے جن کی مجھے بھی ضرورت ہے۔ ان مآخذ سے استفادہ کہاں کہاں سے کیا تھا۔ یا اس سلسلے میں جن مفید مشوروں سے آپ نواز سکتے ہوں۔ ان کی ناقدری نہیں ہوگی بلکہ استفادہ کی بھرپور سعی کی جائے گی۔ امید ہے کہ رسالہ مذکورہ الصدر کا ایک نسخہ ضرور مزید استفادہ کے لیے ارسال فرمائیں گے۔ اس کے علاوہ بھی دیگر جدید وقدیم کاوشوں سے استفادہ کی راہ ہموار فرمائیں گے۔

میرے محسن ومحترم جناب مولانا عبدالقدیر صاحب زید مجدہم کی خدمت میں

ناچیز کا نیازمندانہ سلام پیش فرمادیں اور احوال سے باخبر کردیں۔ دیگر متعارفین کو بھی سلام عرض کردیں۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

والسلام

اشتیاق احمد اعظمی (دار العلوم مؤ)

30/6/03

۱۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

13/10/93

کھام گاؤں

برادرم! مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کا ارسال کردہ محبت نامہ موصول ہوا! شکریہ آپ نے یاد فرمایا۔ الحمدللہ بخیر ہوں اور فکر مند تھا کہ آنجناب کی اہلیہ محترمہ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ کا رقعہ ملا تو اطمینان ہوا۔ ویسے میں فون پر بات کرنے والا تھا مگر فی الحال حامل رقعہ جناب ماسٹر محمد اصغر صاحب اورنگ آباد جارہے تھے لہٰذا دستی رقعہ لکھدیا۔ آنجناب کو زحمت دے رہا ہوں کہ جناب مذکور موصوف بغرض علاج تشریف لے جارہے ہیں وہ گھاٹی کے دواخانہ میں علاج کرائیں گے۔ آپ ان کا تعاون فرمائیں اور اگر قیام وغیرہ کی ضرورت محسوس ہو تو جامعہ کاشف العلوم کے مہمان خانہ میں کچھ یوم قیام کرنے کی اجازت دلوائیں۔ ایسی میری امید ہے کہ آپ ہمارے دوست کا بھرپور تعاون فرمائیں گے۔

دیگر عرض ہے کہ جناب سلیم بھائی ربن والے ان کا ماہ ستمبر ۹۳ کا 'منشور' آپ

نے ماہ اکتوبر کے 'منشور' کے ساتھ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا مگر فی الحال صرف ماہ اکتوبر کا منشور ملا ہے۔ لہٰذا زحمت نہ ہوتو گذشتہ ماہ کا منشور حسب وعدہ ارسال فرمائیں۔ برادرم مولانا عبدالرشید صاحب ندوی کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

فقط والسلام

مشتاق احمد ندوی کھام گانوی

﴿۱۹۲﴾

مکرمی ومحترمی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ......امید کہ مزاج گرامی بہتر ہوں گے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس ہوش ربا گرانی کے دور میں بھی آپ علم وادب اور دین کی شمع کو روشن کیے ہوئے ہیں، آپ کا رسالہ ''الکوثر'' ظاہری و باطنی حسن سے آراستہ ہوتا ہے اور ذہن و دماغ میں بالیدگی اور علم وعمل کی تحریک پیدا کرتا ہے، میں آپ کے رسالہ کا انتہائی ذوق وشوق اور رغبت سے مطالعہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور دین ودنیا کی کامیابی کے ساتھ آپ کے رسالہ کو ترقی و پائیداری عطا کرے۔ (آمین ثم آمین)

انتہائی عاجزی اور ادب کے ساتھ آپ کے حضور ایک التجا کرنا چاہتا ہوں اور پوری امید کرتا ہوں کہ یہ درخواست رد نہ کی جائے گی، وہ یہ کہ اعزازی طور پر ہمارا ہر دل عزیز رسالہ جاری فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ نیازمند

محمد عبداللہ مخدومی

۱۵/۱/۲۰۰۷ء

لکھنؤ (یوپی)

﴿۱۹۳﴾

Date: 18-8-2001

باسمہ تعالیٰ

مکرمی ومحترمی! حضرت اقدس مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج عالی قرین عافیت ہوگا۔

حضرت والا اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ماضی کی طرح آج بھی اسلام کی اس شمع کو بجھانے اور اسلامی بے نظیر تہذیب کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی مختلف تحریکیں اور باطل تنظیمیں محنت کر رہی ہیں، لیکن دور حاضر میں اسلام کی بیخ کنی اور ملت اسلامیہ بالخصوص مسلمان بچوں کو گمراہ کرنے، اسلامی تعلیمات سے منحرف وبرگشتہ کرنے میں فتنہ عیسائیت پوری طاقت واسباب کے ساتھ سرگرم عمل ہے، اور اس کے لیے ملکی وقومی سطح پر عیسائیت دو چور دروازوں سے حملہ آور ہے۔ ایک دروازہ اظہار ہمدردی کی بنیاد پر دواخانوں (اسپتال) کا قیام، جہاں ایک مجبور اور لاچار مسلمان ان کی ظاہری ہمدردی اور مالی امداد سے متاثر ہو کر انھیں اپنا محسن وہمدرد تصور کرتا ہے اور آخر کار ان کے دام فریب میں پھنس جاتا ہے۔

دوسرا دروازہ اسکول وکالج ہیں جہاں مسلمانوں کی نوخیز نسل ان کا لقمہ بن جاتی ہے۔ اس تنظیم نے بین الاقوامی سطح پر اس دروازہ کو وسعت دی ہے اور آج دنیا بھر میں عموماً اور ہمارے ملک ہندوستان میں خصوصاً عیسائی مشنری انگلش میڈیم اسکولوں کا چلن بہت عام ہو رہا ہے۔ اور انہیں عیسائی مشنری مراکز سے فنڈس (عطیات) وصول ہوتے ہیں۔ جس کی بناء پر بڑی بڑی خوبصورت عمارتیں کھڑی کرتے ہیں۔ اسکول کی بس کی سہولت

ہوتی ہے۔ظاہری رکھ رکھاؤ یہاں کے فیشن، انگریزی معیار کو بول چال، وقت کی پابندی، اصول پسندی وغیرہ سے متاثر ہوکر مسلمان بھی اپنے بچوں کو انگریزی پڑھانے کے شوق میں ان کے حوالے کر رہے ہیں۔

جب مسلمان بچہ ان مشنری اسکولوں میں جائے گا اور وہاں تعلیم کے ساتھ جڑی ہوئی ان کی در پردہ تحریک اور ذہن سازی سے متاثر ہوگا، روزانہ اسکول پہنچتے ہی دعا (Prayer) میں ان کے مذہبی قانون کے مطابق حضرت عیسیٰ کو ''او میرے خدا یسوع مسیح (O My God Jesus)'' کہتے ہیں اپنی پاک زبان سے حلف لے کر اپنے دل ودماغ کو ناپاک بنالیتا ہے، ہفتہ واری پروگراموں میں شریک ہوکر مہمان خصوصی کے طور پر آئے ہوئے پادریوں کی تقاریر سنے گا اور مسیحی مبلغین کی پر اثر باتوں پر تالیاں پیٹے گا اور اسکول کی سالانہ تقاریب میں مختلف ڈراموں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا، جن کی بنیاد عیسائی اور غیر اسلامی تعلیمات پر مبنی ہوتی ہیں۔جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں اور انھیں سولی پر لٹکایا گیا، اسکول میں داخل ہوتے ہی سامنے گیٹ پر بلکہ ہر کلاس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سولی پر لٹکی ہوئی تصویر (پینٹنگ) ہوتی ہے۔بار بار اس منظر کو دیکھے گا، اور Jesus is the God سنتا رہے گا اور خود بھی دہراتا رہے گا تو کیا یہ بچہ اب بھی مسلمان باقی رہے گا؟ جہاں معصوم ذہنوں میں اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کیے جاتے ہیں، تثلیث کے مشرکانہ عقیدہ کا زہر مختلف حربوں سے ناپختہ ذہنوں میں انڈیلنے کی کوشش کی جاتی ہے، غیر مسلم اداروں میں وندے ماترم جیسا مشرکانہ ترانہ پڑھایا جاتا ہے حاضری پر لبیک، جی حاضر کے بجائے، جئے جئے رام، اوم شیوا رام سکھایا جاتا ہے اور اسلامی تعلیمات واخلاقیات پر بنیاد پرستی کا لیبل لگا کر اس سے دور رہنے کی تلقین کی جاتی ہے، لڑکیوں کو برقعہ پہننے اور دوپٹہ اوڑھنے پر پابندی لگائی جاتی

ہے، نتیجتاً مسلم گھرانوں میں جنم لینے والا مسلم بچہ ان دانش گاہوں سے اللہ کا باغی، دین سے بے بہرہ اور اسلام بیزار بن کر نکلتا ہے وہ صرف نام کا مسلمان باقی رہ جاتا ہے۔اور آج معاشرہ میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔جو کہ اس وقت ملت اسلامیہ کے لیے بہت بڑا المیہ ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ دور میں عصری علوم بالخصوص انگریزی تعلیم کا حصول اور ان میں مہارت بھی مسلمانوں کے لیے ایک اہم ضرورت ہے اور جدید ٹیکنیکل انفارمیشن کا حصول بھی ناگزیر ہے، لیکن ایسے پر آشوب ماحول میں مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا مسئلہ تو یہ ہے کہ آخر مسلمان اپنے بچوں کو عصری علوم پڑھائیں تو کہاں پڑھائیں؟ چوں کہ آج ان عصری اداروں پر مغربی تہذیب اور عیسائی کلچر کی یلغار ہے، جو مسلمان اپنے بچوں کو انگریزی پڑھانا چاہتے ہیں ان کے سامنے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ کسی مشنری یا غیر مسلم اسکول یا کالج میں اپنے بچوں کو داخل کریں اور پھر اپنی نگاہوں کے سامنے اپنی قوم کے معصوم بچوں کے تباہ ہوتے ہوئے مستقبل کو دیکھیں، ان کے عقائد کا بگاڑ، اور بے دینی کا افسوس بھری نگاہوں سے نظارہ کریں، ان کے ایمان واخلاق کو خطرہ میں ڈال کر خون کے آنسو بہائیں۔

ایسے نازک دور میں جب کہ امت کے معصوم بچے تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، اکابر علماء کے توجہ دلانے پر ہمارے دل ودماغ پر ایک فکر سوار ہوئی کہ ملت اسلامیہ کے وہ بچے جو انگریزی تعلیم کے خواہشمند ہیں ان میں عصری علوم کے ساتھ اسلامی عقائد اور اخلاق کے تحفظ کا جذبہ پیدا ہو، جدید تعلیم کے ساتھ انہیں اسلامی ماحول میسر ہو، ان کے دلوں میں اسلامی اقدار کی عظمت بیٹھے، تعلیم کے بعد وہ کسی بھی دنیاوی عہدے منصب اور مقام پر پہنچیں لیکن ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے زندگی گذاریں، ڈاکٹر انجینئر

ہونے کے ساتھ ساتھ وہ حقیقی مسلمان بھی ہوں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں بزرگان دین، علماء کرام اور دانشوران ملت سے مشاورت کے بعد آندھرا پردیش کے ایک چھوٹے سے تاریخی شہر، نرمل، ضلع عادل آباد میں محمودیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی (جو کہ حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی طرف منسوب ہے) کا قیام عمل میں آیا اور اس کے تحت ماہ جون ۱۹۹۹ء میں ایک ہمہ مقصدی عصری و دینی تعلیمی تربیتی ادارہ بنام، حرا ماڈل اسکول انگلش میڈیم نرمل' قائم کیا گیا جو کہ اس علاقہ میں اپنی نوعیت کا بالکل پہلا اور منفرد ادارہ ہے جہاں مکمل اسلامی ماحول میں انگریزی کے ساتھ اردو، دینیات بالخصوص تجوید کے ساتھ ناظرہ قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اور اخلاقی تربیت کے ساتھ ان بچوں کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کی سعی پیہم جاری ہے۔ اس ادارہ میں ریاستی سرکاری نصاب کے مطابق فی الحال نرسری تا چہارم جماعت، تجربہ کار دینی مزاج کے حامل معلمین ومعلمات کی نگرانی میں معیاری تعلیم کی کوشش کی جارہی ہے اور ساتھ ہی درجہ بہ درجہ مذہبی تعلیم واخلاقی تربیت کے لیے روزمرہ کی سنن، ادعیہ، کلمے، احادیث وغیرہ اردو انگریزی ترجمہ کے ساتھ یاد کرائے جاتے ہیں، دوپہر کا کھانا طلباء اپنے ساتھ لاتے ہیں معلمین کی نگرانی میں سنن وآداب کی مکمل رعایت کے ساتھ عملی طور پر کھانے پینے کا طریقہ، دعائیں وغیرہ کی مشق کرائی جاتی ہے۔ یونیفارم مکمل اسلامی لباس ہے۔ لڑکوں کے لیے شلوار، کلی کا کرتا اور ٹوپی' لڑکیوں کے لیے شلوار قمیص اور دوپٹہ لازمی ہے۔ روزانہ صبح اسمبلی (دعائیہ ترانہ) ہوتا ہے جس میں سورہ فاتحہ اور بعض مخصوص دعائیں معہ انگریزی ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ اسکول کے قیام کا یہ تیسرا سال ہے۔ امسال ۲۵۰ طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ فی الحال اسکول ایک کرایہ کی عمارت میں ہے۔ طلباء وطالبات کی تعداد میں اضافہ اور ان کی علیحدہ علیحدہ درسگاہوں کی تعمیر کے پیش نظر ایک وسیع

زمین تقریباً ایک ایکر کثیر رقم صرف کر کے بفضل تعالیٰ خریدی جا چکی ہے۔

حضرت والا سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ پاک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائیں۔ اس ہمہ مقصدی ادارہ کو ہمہ جہت ترقی بخشے، ہر قسم کے شرور وفتن سے حفاظت فرمائے۔ تمام مسائل کو حل فرمائے، اور اسکول کی تعمیر کے لیے اللہ پاک اسباب مہیا فرمائے۔ غیب سے تمام ضروریات کا تکفل فرمائے اور اچھے تجربہ کار، دیندار معلمین ومعلمات کا نظم فرمائے۔ (آمین)

دوسری گذارش یہ ہے کہ خدمت اقدس میں جوابی لفافہ ارسال ہے اپنے ان زرین مشوروں اور دعائیہ کلمات سے مستفیض فرمائیں جن سے ہمتوں کو بلندی اور حوصلوں کو جلا قدموں کو استقامت اور قلوب کو اخلاص نصیب ہوتا ہے۔ اس زحمت پر بندہ معافی کا طلب گار ہے۔ امید کہ عفو کا معاملہ فرمائیں گے۔

فقط والسلام العارض

مفتی الیاس احمد حامد قاسمی نرملی

امام وخطیب جامع مسجد نرمل

معتمد وناظم حرا ماڈل اسکول، نرمل، عادل آباد (اے۔ پی)

﴿۱۹۴﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی السلام علیکم

انشاء اللہ العزیز یکم مئی کو روزنامہ رہبر تیسرے سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اس موقع پر اخبار ہذا کو ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ آپ کے پاس شہر اورنگ آباد سے متعلق جو بھی تاریخی مواد یا شہر کی

تاریخ پر مبنی اپنی خصوصی نگارشات ہوں وہ ازراہ کرم عنایت فرمائیں۔ تاکہ آپ کے تعاون سے اخبار کو زیادہ سے زیادہ معلوماتی اور دلچسپ بنایا جاسکے۔ شکریہ

یونس موتی والا

مدیر اعلیٰ رہبر، اورنگ آباد

﴿۱۹۵﴾

تاریخ:21/7/1987

برادر مکرم ومعظم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ مع اہل وعیال کے بخیر ہوں گے، میں یہاں قدرے ٹھیک ہوں۔

ایک مدت ہوئی آپ سے ملے ہوئے اور نہ ہی کوئی خط وکتابت ہی کہ خیریت معلوم ہوسکے، جیسا کہ آپ کو شاید معلوم ہو کہ مارچ میں قطر کے ایک سرکاری سروس کے لیے دہلی میں ایک انٹرویو ہو رہا تھا میں بھی اس میں شریک ہوگیا تھا اور اللہ کا شکر ہے کہ اتفاق سے انتخاب بھی ہوگیا تھا اس لیے لوگوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی میں آگیا تھا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے مدد فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔

ایک اور خوشی ہے کہ عزیزی سمیع احمد ایوبی بھی اس موقع سے آگئے ہیں اور ہم لوگ ۱۲ اپریل کو تقریباً ساتھ ہی ایک ہی جہاز سے آئے۔ اور بھی کچھ مندوبین ہیں جس میں کچھ پرانے اور کچھ آپ کے بعد کے ہیں جن کو شاید آپ نہ جانتے ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائے۔

اور سنایئے کیسے ہیں، بچے کیسے ہیں، امید ہے کہ اورنگ آباد آپ کو پسند آیا ہوگا اصلاً تو آپ کی جگہ ندوہ تھی لیکن کیا کیجئے گا گردش حالات کا شکوہ کہ جن لوگوں کی ضرورت وہاں قطعاً نہیں ہے وہ وہاں کے لیے مفید مانے جاتے ہیں اور جو لوگ اہل ہیں اور ندوہ کو

بھی ویسے افراد کی ضرورت ہے وہ وہاں کے ذمہ داروں کی نظر میں نہیں جچتے، بہرحال آپ کے لیے اورنگ آباد اس وجہ سے بھی بہتر ہے کہ وہاں ذہنی سکون ہوگا اور لڑکوں کو آپ سے استفادہ کا زیادہ موقع ملتا ہوگا۔

امید ہے کہ گھر کے افراد والدین اور بچے بخیر وعافیت ہوں گے۔ ان کی خدمت میں سلام عرض فرمائیں گے، عتیق بھائی آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

والسلام

عبدالحی ندوی

دوحہ قطر

﴿۱۹۶﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

M.Abdul Hai Nadvi

P.Box 10894,DOHA-QATAR

Date:22/1/2002

برادر مکرم ومعظم جناب مولانا صدر الحسن ندوی حفظہ اللہ ورعاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع اطفال بخیر وعافیت ہوں گے اللہ کے فضل وکرم سے ہم لوگ بخیر وعافیت ہیں۔ اورنگ آباد جانے کے بعد صرف ایک بار ندوہ میں ملاقات ہوئی تھی اور اپنی بدقسمتی ہے کہ میں نے خط وکتابت کا بھی رابطہ آپ سے نہ رکھا لیکن اس بات کا یقین ہے کہ طویل انقطاع کے بعد بھی میرا نام آپ کے ذہن میں ضرور ہوگا۔

اردو کانفرنسوں سے آپ کا پتہ اور فون نمبر تلاش رہا ہوں مگر ناکام ہوں ایک

اندازہ سے پتہ لکھ رہا ہوں اگر حاصل ہو جائے تو جواب ضرور دیں گے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ برادرم محمد اکرم ندوی صاحب (لندن) سیرۃ النبی کے ترجمہ کے تعلق سے کافی سنجیدہ ہیں ابھی حال ہی میں ان کی ایک کتاب علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم پر دمشق سے چھپی ہے اور بقول شخصے ندوی برادری پر پچاس سال سے زیادہ عرصہ سے ایک قرض تھا جس کو اکرم صاحب نے اتارا ہے امید ہے کہ کتاب آپ کی نظر سے گذری ہوگی۔ میرے پاس موجود ہے۔ اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ اکرم صاحب نے علی الدولۃ سے سیرۃ النبی کے عربی ترجمہ کا موافقہ لے لیا ہے وہ کتاب شائع کرینگے ہے اور مترجم کو بھرپور معاوضہ بھی دیں گے گذشتہ دنوں یہ مسئلہ تھا کہ اگر کتاب کا ترجمہ ہو جائے تو کون طبع کی ذمہ داری لے گا اور مترجم کو کیا ملے گا اس وقت دونوں ہی مسئلہ حل ہیں۔ یہاں موجودہ لوگوں میں برادران محمد حشمت اللہ ندوی و انتخاب عالم ندوی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ سمیع اللہ ندوی کا نام بھی ذہن میں ہے اور ان کو دلچسپی بھی ہے اور آپ تو اس بات سے واقف ہی ہیں کہ ترجمہ کا کام کتنا مشکل اور دقت طلب اور خاص طور سے سیرۃ النبی کا ترجمہ انسان کے اندر کس قسم کی صلاحیت جذبہ واخلاص کا طالب ہے اس لیے آپ اس موضوع پر غور فرمائیں اور اگر آپ کے اشراف میں کچھ لوگ وہاں مل جائیں تو ان سے اور یہاں موجودہ افراد سے جن کا تذکرہ اوپر گزرا ہے یہ کام لیا جا سکتا ہے اپنی رائے اور کام کیسے ہوگا ان باتوں سے مطلع فرمائیں ممنون و مشکور ہونگا۔

یہاں پر برادران محمد حشمت اللہ و سمیع اللہ خاص طور سے سلام لکھواتے ہیں میرے بچے سلام لکھواتے ہیں۔ میری طرف سے گھر میں اور بچوں کو سلام و دعائیں۔

عبدالحی ندوی

﴿۱۹۷﴾

محترم جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم

امید ہے یہ اطلاع آپ کے لیے باعث مسرت ہوگی کہ یکم جولائی ۲۰۰۵ء کو آپ کا پسندیدہ اردو روزنامہ ہندستان (اورنگ آباد ایڈیشن) اشاعت کا تیسرا سال مکمل کر رہا ہے۔ اس موقع کو مزید یادگار بنانے کے لیے تیسرے جشن سالگرہ کے موقع پر ایک خصوصی شمارے کی اشاعت بھی عمل میں آرہی ہے۔

آپ سے التماس ہے کہ اس شمارے کے لیے بطور خاص ایک مضمون یا اپنے تاثرات ۲۰ رجون ۲۰۰۵ء تک روانہ کرنے کی زحمت گوارہ کریں۔ یقین ہے کہ درخواست پر ضرور دھیان دیا جائے گا۔

آپ کا خیر خواہ

نایاب انصاری

ایڈیٹر روزنامہ ہندستان

﴿۱۹۸﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوحہ۔ قطر

۱۰ ردسمبر ۱۹۸۸ء

برادر مکرم و محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ اور گھر کے سبھی افراد بخیر و عافیت ہوں

آپ کے لیے ایک عرصہ سے ایک مختصر سا خط لکھ کر رکھا تھا، لیکن اسے بھیجنے کی ابھی تک ہمت نہیں ہوسکی تھی یہ سوچ کر اس کا بھی وہی حشر نہ ہو جو اس سے قبل خط کا ہو چکا ہے۔ بہر حال چارو ناچار ایک بار پھر آپ کے پچھلے محبت وخلوص کے واسطہ سے آپ کی شفقت وعنایت کی بھیک مانگ رہا ہوں۔

برادر سعید نے بتایا کہ محترم عبدالرب صاحب ممبئی جانے والے ہیں پھر کل برادر عطاء الرحمٰن صدیقی صاحب ممبئی چھٹیوں میں گئے ہیں، آپ سے درخواست ہوگی کہ ترجمہ پر نظر ثانی فرما کر برادر عبدالرب صاحب کے ذریعہ اسے ممبئی بھجوادیں وہ عطاء الرحمٰن صاحب تک پہونچادیں گے۔

برادر عطاء ۲۹ رجنوری کو یہاں واپس آئیں گے وہ لیتے آئیں گے۔ آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ پبلیکیشن والوں کا مطالبہ ہے کہ جلد ان کے حوالہ کردوں بقیہ ترجمہ کے حصے میرے پاس موجود ہیں۔ اگر میری کوئی چیز شائع ہوگی تو مجھے یقین ہے کہ اس سے آپ کو بھی خوشی حاصل ہوگی۔

اتنے ہی پر بس کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔ مختصر ہی لیکن اپنی خیریت سے ضروری آگاہ کیجئے۔ پھر تفصیلی خط لکھوں گا۔ اب بھی میرے دل میں آپ کے لیے احترام ومحبت کا وہی جذبہ ہے جو آج سے دس سال قبل تھا۔

بھابھی محترمہ سے میرا بہت بہت سلام عرض کردیں اور بچوں کو دعا و پیار، مجھے دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ یہاں کے حالات دن بدن خراب ہوتے جارہے ہیں۔ خدا خیر کرے یہاں آئے ہوئے ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوگیا لیکن کچھ بھی نہ کرسکا بہر حال دعاؤں میں نہ بھولیں۔ والسلام

آپ کا بھائی

سمیع احمد ایوبی (دوحہ، قطر)

﴿۱۹۹﴾

Date:30-11-82

گرامی قدر محترم المقام مولانا محمد صدر الحسن صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون عرض خدمت اقدس ایں است کہ آنجناب کی خدمت میں اس سے قبل خط ارسال کر چکا ہوں نیز آں محترم کو مطلوبہ چیز روانہ کر چکا ہوں امید کہ وہ دستیاب ہو چکی ہوگی نیز اگر آنجناب کو مزید درکار ہو تو لکھئے انشاء اللہ ارسال خدمت کردی جائے گی۔ مزید اپنے حالات سے واقف کیجئے اس لیے کہ اس شہر مدینہ کی گلیاں اور خصوصاً آپ حضرات کا خلوص اس قدر ذہن نشیں ہوگیا ہے کہ بار بار آپ کی یاد آتی ہے۔ آپ کی خدمت گزاری اور مہمان نوازی پرتہہ دل سے مشکور ہوں نیز خط کے ملنے کے بعد اپنی اولین فرصت میں جواب دیجئے کہ قلبی اطمینان حاصل ہوسکے کہ ارسال کردہ چیز آپ کو مل گئی ہے اور کیا لکھیں ہم تمام الحمد للہ بخیر وعافیت ہیں۔ کسی بھی قسم کی فکر نہیں ہے۔ تمام پرسان حال کی خدمت میں بھی میرا اور مولانا محمد نظام الدین صاحب ملی کا سلام عرض فرمادیں تو آپ کی عین نوازش ہوگی (گولیاں اگر چاہیے تو ضرور لکھئے انشاء اللہ میں روانہ کروں گا)۔

فقط المخلص

محمد شرف الدین صدیقی

﴿۲۰۰﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

14-3-83

گرامی قدر جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ میں بخیر ہوں۔ امید کہ آنجناب بھی بخیر وعافیت ہونگے۔ دیگر گذارش خدمت یہ کہ آپ کا ارسال کردہ مکتوب دستیاب ہوا۔ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی مزید مسرت اس بات پر کہ خداوند قدوس نے آپ کو کامیابی سے نوازا ہے۔ مزید یہ کہ آپ نے عمرہ بھی کرلیا ہے دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ اب اگر تعطیلات میں ہندوستان تشریف لائیں تو ضرور بالضرور اورنگ آباد بھی آئیں اور کیا لکھیں آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو ضرور لکھیں حتی الامکان کوشش کی جائے گی۔ امسال ہندوستان میں بارش کی قلت کے باعث پانی کے لیے کافی پریشانی ہورہی ہے اور کیا لکھیں آپ کے مکتوبات مدینہ کی گلیوں کی یاد تازہ کررہے ہیں اور صرف مدینہ کی باغ و بہار فضاء نظروں میں پھرنے لگتی ہے۔ دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس اس شرف سے محظوظ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسے بھی جب بھی وقت ملے احقر کو خط کے ذریعہ ضرور یاد فرمالیا کریں۔

فقط والسلام مع الاحترام

محمد شرف الدین صدیقی

تاراپان سینٹر اورنگ آباد

﴿۲۰۱﴾

Date:1-1-83

محبّ گرامی مولانا محمد صدر الحسن ندوی صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ الحمد للہ بندہ بخیر وعافیت سے ہے عرض خدمت اقدس ایں است کہ آں جناب کے ارسال کردہ دو مکتوبات آج ہی موصول ہوئے جنھیں پڑھ کر دلی مسرت وشادمانی محسوس ہوئی، حالات سے آگاہی ہوئی۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس آپ کو شفاء کاملہ عطا فرمائے مزید عرض ہے کہ اگر آپ کو دوا کی ضرورت ہو تو ضرور لکھئے انشاء اللہ آپ کی خدمت میں ارسال کردی جائے گی۔ آپ نے پیسوں کا جو ذکر کیا ہے میں مشکور ہوں اور عرض پرداز ہوں کہ آپ اس کی زحمت نہ فرمائیں کہ میں تو آپ کے خلوص کا طالب ہوں آپ نے جو احسان مجھ احقر پر کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ وسلام عرض کردیتے ہیں اس کا میں بے حد ممنون ومشکور ہوں اور میرے پاس کوئی ایسا تحفہ ہی نہیں ہے کہ میں آپ کو روانہ کروں ورنہ میں ضرور کرتا البتہ آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ اس قدر مجھ پر احسان فرمارہے ہیں اور کیا لکھیں آپ سے دوبارہ التماس اور التجا ہے بارگاہ رسالت مآب میں میرا اور مولوی محمد نظام الدین ملی صاحب کا صلوٰۃ وسلام عرض فرمادیں نیز دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس دوبارہ اس شرف سے مشرف ہونے کی توفیق عطا فرمائیں اور دوبارہ مدینہ میں حاضر ہوکر آنکھوں کی ٹھنڈک اور قلب کے لیے شکر کا باعث ہوں نیز تمام دوست واحباب اور خصوصاً مولانا عبد الرشید صاحب ندوی کو سلام عرض فرمادیں۔ میں دعا گو ہوں خداوند قدوس آپ دونوں حضرات کو

امتحان میں اعلیٰ درجات سے کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور کیا لکھوں دعائے خیر میں ضرور یاد رکھئے۔فقط والسلام

محمد شرف الدین صدیقی

تاراپان سینٹر اورنگ آباد

﴿۲۰۲﴾

Date:8/11/82

جناب صدر الحسن بھائی صاحب

السلام علیکم

الحمد للہ میں بخیر و عافیت اورنگ آباد آگیا اور آپ کی مہمان نوازی کا حد درجہ مشکور ہوں اور دعا گو ہوں کہ خداوند تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔انشاء اللہ میں جلد ہی آپ کی دوائیں روانہ کررہا ہوں اس لیے کہ دوائیں مل رہی ہے لیکن آپ کی کمپنی کی دوا نہیں مل رہی ہے اور میں کوشش کررہا ہوں کہ وہ جلد از جلد مل جائے انشاء اللہ میں ایک دو روز میں ہی آپ کو روانہ کررہا ہوں۔مزید آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے بھی میرے لیے کافی دوڑ دھوپ کی ہے خداوند تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آپ کے دوست احباب اور خصوصی طور پر عبد الرشید صاحب کو سلام عرض کردیجئے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھی ہمارا سلام عرض کردیجئے۔اچھا اجازت دیجئے اس خط کا جواب دیجئے۔

خدا حافظ

محمد شرف الدین صدیقی

تاراپان سینٹر اورنگ آباد

﴿۲۰۳﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹؍ذی القعدہ ۱۴۱۴ھ

۲۱؍اپریل ۱۹۹۴ء

مشفق استاذ گرامی مولانا محمد صدر الحسن ندوی دنی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بفضل خدا یہاں خیریت سے ہوں۔آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ہماری تعلیم وغیرہ ٹھیک چل رہی ہے۔درجہ ادب ہونے کی وجہ سے ہر استاذ عربی میں درس دیتا ہے۔ابھی تو سمجھنے میں دقت پیش آرہی ہے۔تھوڑا تھوڑا سمجھ میں آتا ہے۔مولانا نذر الحفیظ صاحب کا درس پہلے تو سمجھ ہی میں نہیں آرہا تھا لیکن خدا کا فضل وکرم ہے کہ کچھ کچھ سمجھ میں آرہا ہے۔مولانا واضح صاحب، مولانا زکریا صاحب اور مولانا سعید الرحمٰن صاحب کا درس نہایت آسان عربی میں ہوتا ہے۔

ہماری جماعت میں بچے عربی میں بات چیت کرتے ہیں، میں سمجھ تو سکتا ہوں لیکن بول نہیں سکتا اس لیے دل غمگین ہوجاتا ہے۔لیکن کوشش کررہا ہوں آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

شہر اچھا ہے یہاں بگڑنے کے لیے بہت سے پارک ہیں اور زندگی کو صحیح راہ پر ڈالنے کے لیے بہت سے مدارس بھی ہیں۔آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ مجھے صحیح راہ پر چلائے۔یہاں ضروریات زندگی کی قیمتیں بھی بہت بڑھی ہوئی ہیں۔تاخیر سے خط لکھنے کی معافی چاہتا ہوں۔

والسلام

محمد اشرف رشید

﴿۲۰۴﴾

۹/ذی القعدہ ۱۴۱۴ھ

۲۱/اپریل ۱۹۹۴ء

استاذ گرامی قدر مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم یہاں اللہ کے فضل وکرم اور آپ کی مشفقانہ توجہات اور دعاؤں کے طفیل بخیر وعافیت ہوں۔

مجھے یہ خیال ہوا کہ سب سے پہلے آپ کو خط لکھ کر اپنی کامیابی اور دار العلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ کی اطلاع دوں لیکن ناچیز کی بدبختی اور کسل مندی کا نتیجہ یہ ہوا کہ بروقت خط نہ لکھ سکا۔ مجھے امید ہے کہ میرے مشفق استاذ ضرور عفو ودرگزر سے کام لے کر میری اس غلطی کو دامن عفو میں جگہ دینگے اور اپنے مفید مشوروں سے ہمیں محروم نہ کریں گے۔

مجھے یہ یقین دلاتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے کہ ہم اس کامیابی پر اکتفاء نہیں کریں گے بلکہ اللہ کی نصرت اور آپ لوگوں کی محبت اور حوصلہ افزائی کی مدد سے جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم کا نام اونچا اور روشن رکھیں گے اور جہد مسلسل کو اپنا نصب العین قرار دیں گے تاکہ دنیوی کامیابی کے ساتھ ساتھ اخروی راحت بھی نصیب ہو۔

اخیر میں آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم رہے۔

والسلام۔ خاکسار

محمد اشرف رشید پربھنی

علیا اولی ادب

﴿۲۰۵﴾

محترم ومکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کے فضل وکرم سے میں یہاں پر خیریت سے ہوں اور امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ تعلیم وغیرہ ٹھیک چل رہی ہے۔ انشاء میں ابھی مشکل پیش آرہی ہے۔ اردو سے عربی کرلیتا ہوں لیکن عربی سے اردو میں بہت دقت پیش آتی ہے۔

ادب عربی میں حیاتی کا مطالعہ کررہا ہوں، کچھ کچھ سمجھ میں آتی ہے اور کلاس کے وقت کلیۃ اللغۃ میں رسائل الجاحظ کا مطالعہ کررہا ہوں۔ پوری عبارت سمجھ تو نہیں سکتا لیکن اس کا اسلوب اچھا لگ رہا ہے اور ترجمہ کرنے میں ویسی دقت پیش نہیں آتی جیسی کہ دوسری کتابوں میں پیش آتی ہے۔ جاحظ کے چھوٹے چھوٹے جملے ہوتے ہیں۔ "مفصل" تو سمجھ ہی میں نہیں آتی۔ بڑی مشکل سے رات میں مطالعہ کرتا ہوں لیکن صبح میں مولانا کچھ اور ہی تشریح کرتے ہیں۔ کتاب مفصل مختصر ہے۔ کبھی کبھی اتنا مایوس ہوجاتا ہوں کہ مدرسہ چھوڑنے کو دل چاہتا ہے اور سر درد کرنے لگتا ہے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

خدا حافظ

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد اشرف رشید

۶/۱۰/۱۴۱۵ھ

﴿۲۰۶﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومشفق استاذ مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

ادام الله عليک نعمه و بارک فی حياتک الغالية

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہی امید رکھتا ہوں کہ آپ بخیر و عافیت ہونگے۔ میں یہاں پر بفضل خدا خیریت وعافیت سے ہوں۔ تعلیم ٹھیک چل رہی ہے ہمیشہ آپ کے نیک مشوروں اور نصیحتوں کا انتظار رہتا ہے۔ خدا کے فضل اور آپ کی دعاؤں کے طفیل آج میں ندوۃ میں زیر تعلیم ہوں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تاخیر سے خط لکھنے کی معافی چاہتا ہوں جو میری کسلمندی کی وجہ سے ہوئی۔ امید کہ معاف فرمادیں۔

ہمارے دروس اچھے ہورہے ہیں۔ اسباق سمجھ میں آرہے ہیں۔ اور طبیعت بھی مائل ہورہی ہے۔ مولانا واضح صاحب کا درس کتاب البخلاء، تاریخ الأدب العربی اور مولانا رابع صاحب کا درس شعر عباسی اور مولانا عبداللہ عباس صاحب کا درس بہت اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے۔

جب بھی نیا الرائد نکلتا ہے میں خریدنے کی کوشش کرتا ہوں اور خدا کا فضل ہے کہ ترجمہ بھی کرلیتا ہوں۔ دقت یہ پیش آتی ہے کہ بار بار لغت اٹھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن جب اس کو سپرد قرطاس کرنا چاہتا ہوں تو زبان اور قلم خشک ہوجاتے ہیں اور ذہن جملوں میں اور الفاظ میں ربط پیدا کرنے سے قاصر ہوجاتا ہے۔ اس کے بارے میں پند ونصائح کی درخواست ہے۔ کبھی کبھی معنی میں بے ترتیبی ہوجاتی ہے۔ جب کسی سے

پوچھتا ہوں تو مطلب کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ مجھے اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ اور خدا سے یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کا سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم رکھے۔ بھول اور غلطی کی معافی چاہتا ہوں۔ خدا حافظ

والسلام

محمد اشرف رشید

۱۴۱۵/۱۲/۶ھ

﴿۲۰۷﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بروز بدھ، ۹۳۔۷۔۷

بخدمت گرامی محترم ومشفق استاذ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت یہ ہے کہ میں یہاں بفضلہ تعالیٰ اور آپ کی دعا سے خیر وعافیت سے پہونچ گیا ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ میری پڑھائی وغیرہ حسب معمول شروع ہوگئی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے مجھ کو جو خط دیا تھا وہ میں نے وہ لفافے میں رکھ کر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی صاحب کی خدمت میں پیش کردیا ہے اور میں آپ سے آئندہ بھی اسی طرح امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ہمیشہ مفید مشوروں سے نوازیں گے اور میری پڑھائی کے دوران آنے والی دشواریوں کو دور کرینگے اور میری تمام کوتاہیوں اور گستاخیوں کو معاف فرمائیں گے اور کیا عرض کروں

تمام حالات لائق شکر ہیں اور اخیر میں آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

آپ کا شاگرد رشید

سید ناصر علی ندوۃ العلماء لکھنؤ

﴿۲۰۸﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۶-۸-۹۳

مشفق استاذ مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم

عرض یہ ہے کہ میں یہاں پر خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طلب گار ہوں۔ دیگر تحریر خدمت یہ ہے کہ میری پڑھائی وغیرہ بھی بفضلہ تعالیٰ اور آپ کی دعا سے ٹھیک چل رہی ہے۔ اور اس خط سے پہلے بھی میں نے ایک خط بھیجا تھا امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس وقت میری طبیعت ناساز تھی اب ٹھیک ہے۔ آپ سے ادباً التماس ہے کہ میرے لیے دعا فرمائیں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ ناچیز کو اپنے مفید مشوروں سے نوازیں گے اور بالخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ (اور ایک بات یہ ہے کہ ہم کو منشور کاشف نہیں مل رہا ہے) آخر میں یہ کہ مجھ سے جو بھی گستاخی ہوئی ہو اس کو معاف فرمائیں گے۔

فقط والسلام

آپ کا شاگرد

سید ناصر علی

شبلی شرقی روم نمبر ۱۱، ندوۃ العلماء لکھنؤ

﴿۲۰۹﴾

محترم و مشفق استاذ گرامی جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہاں آئے ہوئے تقریباً چار ماہ ہوگئے ہیں۔ اس طویل مدت کے دوران اپنی جانب سے کوئی خط ارسال نہ کرسکا۔ میں یہی سوچتا رہا کہ ایک استاذ کو خط کس طرح لکھوں بس اسی میں اتنی مدت گزر گئی۔ آج میں نے قلم کو حرکت دے ہی دی اور جیسا بھی ہو لکھنا شروع کردیا۔ مولانا میں تاخیر کی معافی چاہتا ہوں۔

دراصل عرض کرنا یہ ہے کہ میں الحمدللہ آپ لوگوں کی دعاؤں سے یہاں پر خیریت سے ہوں امید کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے اور ہماری تعلیمی سرگرمیاں بھی ٹھیک چل رہی ہیں۔ آپ کے قیمتی مشوروں اور نصیحتوں کے مطابق تعلیم حاصل کرنے پر گامزن ہوں ابتداء میں ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن جوں جوں تعلیمی سرگرمیوں کی طرف توجہ دینے لگا تو مشکلات بھی آسانیوں میں تبدیل ہوتی چلی گئیں۔ میں آپ کا بہت ہی مشکور وممنون ہوں کہ آپ نے ہمیں ایسے مشورے دیے تھے کہ جس کی وجہ سے ہر قدم پر فائدہ ہی فائدہ ہوتا رہا۔ بس یہی چند سطریں تھیں جن کو میں لکھنا ضروری سمجھتا تھا اور فی الحال موسم معتدل ہے اور امسال میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر خدا کا فضل رہا کہ بارش خوب ہو رہی ہے۔ تمام حالات لائق شکر ہیں۔

فقط والسلام

دعاؤں کا طالب

مرزا یونس بیگ

ندوۃ العلماء لکھنؤ

﴿۲۱۰﴾

محترمی ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی، تسلیمات

ہفت روزہ احتساب گذشتہ دو ماہ سے زیادہ عرصہ سے شائع ہو رہا ہے، ہم اس ہفت روزہ کا ایک خصوصی شمارہ ''معیار تعلیم نمبر'' ۹رجولائی کو شائع کر رہے ہیں۔

اس خصوصی شمارے میں تعلیمی میدان میں پائی جانے والی برائیوں کی نشاندہی کے ساتھ بہتر تعلیم اور معیاری تعلیم کے ماخذات کے لیے ماہرین تعلیم اور تجربہ کار اساتذہ کے رشحات قلم اور انٹرویوز شامل اشاعت ہوں گے۔

آپ سے استدعا ہے کہ مندرج ذیل موضوع پر ہمیں اپنے نقطۂ نظر سے نوازیں یہ نمبر تعلیمی حلقوں میں ایک دستاویز کی حیثیت سے اپنی جگہ بنائے گا۔ انشاء اللہ امید ہے کہ آپ دیے گئے موضوع پر اپنے رشحات قلم مورخہ ۲۰رجون تک عنایت فرمائیں گے۔

موضوع ''وہ فیضان نظر تھا کہ مکتب کی کرامت تھی''

والسلام

ابوبکر رہبر

مدیر ہفت روزہ احتساب

﴿۲۱۱﴾

۲۲/۱۱/۱۹۹۲

محبّ گرامی قدر 'ادام اللہ بقاءکم'

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت دارم وخواہم

عرض احوال ایں کہ ابھی چند دن گذرے کہ آں موصوف کا محبت نامہ نظر نواز ہوا۔ حالات سے آگہی ہوئی خدا اہلیہ محترمہ کو صحت کاملہ سے نوازے۔

ابھی بندہ ایک ہنگامی دورہ پر تھا جو اپنے ہی وطن سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی مناسبت سے جامعہ کاشف العلوم میں بھی آنے کا اتفاق ہوا۔ استفسار کے بعد معلوم ہوا کہ آنجناب موجود ہیں لیکن محروم القسمتی سمجھئے کہ شرف لقاء حاصل نہ ہوسکا۔

نومبر کا منشور نظر سے گذرا۔ مکتوبات پر نظر پڑی تو احساس حسرت کے ساتھ واپس لوٹی۔ لیکن فوراً بعد حضرت والا کا گرامی نامہ سیاہ کار کے ہاتھ لگا جس سے احساس حسرت غلط ہوگیا اور دعا نکلی کہ خدا آں موصوف کی شریک حیات کو صحت دوام عطا فرمائے۔ تاثرات کی کتابت ہوچکی کا مژدہ سننے ملا۔ عزت افزائی پر خدا اجر جزیل سے نوازے اور منشور کو قبول عام سے ہمکنار فرمائے ممدوح گرامی نے اس فرومایہ کے قلم کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس کا بدلہ تو عنداللہ ہی ہوسکتا ہے۔ بندہ کے پاس اس کے علاوہ اور کیا ہے کہ خلوص بھرے الفاظ رسمی طور پر ادا کروں اور آپ رسمی الفاظوں سے بلند تر ہیں۔

توفیق خداوندی جتنا ساتھ دے گی انشاء اللہ اس کے مطابق منشور کے صفحات پر جگمگاؤنگا۔ اخلاص کے لیے دعا کیجئے، پرسان احوال کو سلام عرض، بالخصوص حضرت مولانا عبدالرشید صاحب مدنی اور برادرم حافظ محمد صادق صاحب ندوی کو۔

خیر اندیش

عبدالرحمٰن الملی الندوی

۲۲/۱۱/۹۲

﴿۲۱۲﴾

بسمہ تعالیٰ

۳؍نومبر ۹۲ء

برادر مکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فقہی سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ میرا اس پروگرام کے تحت کہ اتوار یعنی یکم نومبر والے پروگرام میں شرکت کیلئے حاضر ہونگا جمعہ کے روز ہی مئو لوٹ آیا۔ اور پھر بعض وجوہ کی بنا پر مذکورہ پروگرام پر عمل نہ ہوسکا۔ اور اسی سبب سے میں نے جو سوچا تھا کہ آپ کو مئو لاتا کامیاب نہ ہوسکا۔ اسکی تلافی کے لیے علی الفور لکھ رہا ہوں۔

فقہی سیمینار کے بعض اہم موضوع دوسرے روز اخبار میں دیکھنے کا اتفاق ہوا! اس سلسلے میں کیا بحث ہوئی اور کیا فیصلے ہوئے اس کا علم تو نہیں ہوسکا۔ مولوی انور علی سے ملاقات ہوتو شاید کچھ پتہ چلے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ اگلا سیمینار عمر آباد میں ہوگا۔

اس سیمینار میں طے شدہ مسائل کی شرعی حیثیت آخر کیا ہے کیا اسے اجماع قرار دیا جاسکتا ہے یا آخر پھر اس کی کیا نوعیت ہوسکتی ہے اس لیے کہ بہت سے مسائل میں دیگر مفتیان یا علماء کرام کو اختلاف بھی ہوسکتا ہے مثال کے طور پر مؤجل کا مسئلہ ایک حد تک اس اعتبار سے پیچیدہ ہے کہ بیس سال قبل مہر ۱۵۱؍روپیہ رہی ہو اور اب روپئے کی قیمت کم ہوگئی تو ایک سو اکیاون روپئے ہی ادا کرنے میں یا لینے میں کچھ احساس ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں پتہ چلا کہ کسی سیمینار میں بحث آئی اور یہ طے ہوا کہ مہر بجائے روپیوں کے چاندی سے رکھا جائے تا کہ جب ادا کرنا ہوتو اتنے وزن چاندی ادا کردی جائے اور اس پر ہمارے وہاں مولوی انور علی یا مولوی محفوظ صاحبان بڑا زور دیتے ہیں لیکن مجھے یہ اشکال ہے کہ

جب اس الجھن سے نجات ہی حاصل کرنی ہے تو کیوں نہ مہر مؤجل کے بجائے معجّل رکھی جائے۔ نقدی ادا ہوجائے اور سارے جنجال سے نجات ملے۔ اسپر زور دیا جائے تو ایک حق جو اکثر مارا ہی جاتا ہے کیوں کہ خواہ جبراً یا بخوشی اسے معاف ہی کرایا جاتا ہے اور کتنوں کو تو اس کی بھی توفیق نہیں ہوتی اور پھر مستقبل میں چاندی دوگنی یا اس سے بھی زیادہ مہنگی ہوجائے تو دینے والے کیلئے مصیبت ہو۔

اس لیے فقہی سیمینار کے تذکرہ سے میں ہمیشہ یہ سوچتا ہوں کہ آخر اس میں طے شدہ مسائل کی نوعیت کیا ہوتی ہے؟

بقیہ حالات اچھے ہیں۔ آپ سے ملاقات اتنی مختصر رہی کہ اللہ کی پناہ۔ غالباً چھ سال بعد ملے بھی تو چھ سیکنڈ کیلئے پھر آپ مصروفیت میں رہے اور میں بھی گھر سے دو روز پہلے کا نکلا ہوا تھا بلریا گنج ابنائے قدیم کے سیمینار میں شرکت کیلئے جانا ہوا تھا اور ادھر اعظم گڈھ سے مئو آنے کے لیے شام ۷؍بجے کے بعد سواری کا مسئلہ ذرا پیچیدہ ہوجاتا ہے۔ پھر وہی کانپور سے واپسی والی بسیں ۱-۲ بجے رات میں ملتی ہیں۔ کچھ احباب کی رفاقت بھی قید تھی اس لیے دوبارہ ملاقات کا موقع میسر نہ ہوا۔ اور اس امید میں کہ دوبارہ اتوار کو آنا ہی ہے میں بغیر ملے چلا آیا۔ اور اب افسوس ہو رہا ہے۔ خیر اللہ کی مرضی۔ خط کا انتظار رہیگا۔

والسلام

خورشید اعظمی

۳-۱۰-۹۲

﴿۲۱۳﴾

بسم اللہ تعالیٰ

گرامی قدر جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ بخیر و عافیت ہوں گے، اورنگ آباد سے واپسی کے بعد سالانہ امتحان کی تیاری میں مصروف ہوگیا، امتحان کے اختتام پر آپ کے پاس خط لکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن صوت السلام کے کام سے برابر رات و دن کمپیوٹر پر جانا آنا ہوتا رہا، یہاں تک کہ گھر آگیا، اس وقت خط لکھ رہا ہوں، حق تو یہ تھا کہ لاکھ مشغولیت کے باوجود اورنگ آباد سے واپسی کے بعد فوراً خط لکھنا چاہیے تھا لیکن سستی کی وجہ سے لکھ نہیں سکا، اس تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

صوت السلام کی کتابت تقریباً مکمل ہو چکی تھی، پریس میں جانا باقی تھا اب غالباً چلا گیا ہوگا۔

آپ نے کافی مصروفیت کے باوجود ہماری حیثیت سے کہیں زیادہ عزت کی جس کے شکریہ کے لیے ہماری زبان قاصر ہے، الفاظ کا دامن تنگ ہے۔

والسلام

محمد مصطفیٰ ندوی حیدرآباد

﴿۲۱۴﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیڑ

۱۹ر ستمبر ۱۹۹۲ء

محترم المقام مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

بصد خلوص و محبت خدمت ذی مرتبت میں سلام مسنون! امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے کمترین الحمد للہ خیریت سے ہے۔ ۲۶ر صفر المظفر ۱۳ھ جامعہ سے مستعفی ہو کر بیڑ آیا۔ مخلص احباب، رفقاء اور ارباب مجلس اشاعت تعلیم بیڑ کے اصرار اور حوصلہ افزائی پر مجھے ملیہ کالج میں تدریس کے لیے تیار و آمادہ ہونا پڑا۔ ۲۷ر سے کام کا آغاز ہوا۔

بی اے سال دوم کے لیے زبان دوم اور زبان اختیاری اردو، کے دو گھنٹے، گیارہویں کا سماجیات اور بارہویں کی اردو، جملہ چار مضامین روزانہ پڑھانے کے لیے دیے گئے ہیں۔ ہر جماعت میں ۶۰، ۶۵ کی تعداد میں طلباء ہیں اور کالج کا طریقہ تدریس عام مدارس کی تدریس سے جداگانہ ہے یعنی لیکچر اور وہ بھی بلند آواز سے تاکہ ہر طالب علم تک لیکچر کی بات پہونچ جائے۔ ۱۶ر ستمبر تک تجربہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بایں سن و سال، بلند آواز سے اور مسلسل ۴ گھنٹے پڑھانا، لیکچر دینا اس ۷۰ سالہ بوڑھے کے بس کی بات نہیں ہے۔ سر اور سینہ میں درد، چند ہی دنوں میں صحت بے حد متاثر ہوگئی ہے تین دن سے گھر میں ہوں۔ معذرت نامہ پیش کر دینے کا ارادہ ہے۔

میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ سے ملے بغیر اطلاع دیے بغیر میں بیڑ آگیا ہوں بلکہ بعجلت عاجلہ مجھے یہاں لایا گیا ہوں خیر اللہ کی مرضی۔ آئندہ کے لیے خصوصی دعا کی درخواست ہے اور اس کے لیے بھی خصوصی دعا فرمائیں کہ حسب وعدہ میں آپ کی نگارشات سے مستفید ہوسکوں۔

مولانا محمد عبدالرشید صاحب ندوی مدنی، مولانا فخر عالم صاحب اور محترم مولانا اجلال صاحب امام جامع مسجد و تمام اساتذہ کی خدمت میں سلام مسنون! جواب عنایت فرمائیں۔ دعا کا طالب۔ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ اکتوبر ۹۲ء میں اورنگ آباد آؤنگا۔

بارق پرتوری

﴿۲۱۵﴾

Date:23-9-05

محترمی مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ جو انسانی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انسانی زندگی میں معیشت کا ایک اہم مقام ہے۔ کوئی بھی انسان اس کے بغیر ایک باوقار زندگی کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ آج پوری دنیا سودی نظام کی مکمل گرفت میں ہے۔ جس نے ظلم وزیادتی اور دھاندلی سے غریب کو غریب تر اور امیر کو امیر تر بنادیا ہے۔ اس کے برخلاف اسلام ہمدردی اور مواسات کا دین ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں انسانوں کا خیر خواہ بناتی ہے۔ حضورؐ نے ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے والوں کو بڑی خوش خبریاں سنائی ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام ہماری بہترین رہنمائی کرتا ہے شرط صرف یہ ہے کہ ہم اسلام کے نظام رحمت کو عملاً زندگی کے ہر شعبے میں متعارف کرائیں۔ اسی ضرورت کے تحت جماعت اسلامی ہند نے اسلامی نظام معیشت کو متعارف کرانے اور سودی نظام کی برائیوں سے بچانے کے لیے بلاسودی قرض سوسائٹیز قائم کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ بین الاقوامی سطح پر بھی اسلامی نظام معیشت کی اہمیت کو محسوس کیا جارہا ہے۔ چنانچہ عرب اور مغربی ممالک میں بڑی بڑی بنکوں میں بلاسودی بنکنگ کا ؤنٹر کھولے جارہے ہیں۔ خود ہمارے ملک کی رزرو بنک آف انڈیا نے بھی مرکزی حکومت کی سفارش پر ایک اسٹڈی گروپ تشکیل دیا ہے۔ جو بلاسودی بنکنگ سسٹم پر غور کررہا ہے۔ بلاسودی بنکنگ کے تعارف کے لیے جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹرا نے ایک مہم ۱۹ رستمبر ۲۰۰۵ء شروع کی ہے۔ اس مہم کی آخری کڑی ۲۵ رستمبر ۲۰۰۵ء کو منعقد کیا جارہا ورکشاپ ہے۔ جس میں پورے مہاراشٹرا سے جماعت کے تحت چلائی جانے والی بلاسودی سوسائٹیز کے نمائندے نیز بلاسودی بنکنگ سے دلچسپی رکھنے والے افراد انشاء اللہ شرکت کریں گے اور اس کام میں آنے والی مشکلات ومسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ نیز اس کام کو کیسے بہتر سے بہتر بنایا جاسکتا ہے اس پر شرکاء سے اظہار خیال کا بھی موقعہ رہے گا۔ آپ سے اس اہم نشست میں شرکت کی اور

دوپہر میں ہم طعامی کی پرخلوص گزارش ہے۔ امید کہ دین کے ایک جز کے نفاذ میں آپ اپنا قیمتی کردار ادا کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

الداعی

(عبدالحمید خان)

برائے امیر مقامی جماعت اسلامی اورنگ آباد

﴿۲۱۶﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدیق مکرم مولانا محمد صدر الحسن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ الحمدللہ میں بھی بعافیت ہوں۔ بہت دن ہوگئے آپ سے ملاقات نہیں ہوسکی۔ آپ کے یہاں سیمینار میں آنے کو سوچا تھا لیکن نہ آسکا۔ ہمارے یہاں سدھونہ سے بھائی ظفر اقبال صاحب نے سیمینار میں شرکت کی تھی اور مقالہ بھی پیش کیا تھا۔ ان کی روانگی کے وقت آپ کو خط لکھنا بھول گیا تھا ورنہ مجھے امید ہے کہ آپ ضرور خصوصی خیال کرتے ویسے وہ آپ کے حسن انتظام خصوصاً اور سیمینار کے مکمل انتظامات کی تعریف کرتے ہیں۔

اس وقت آپ سے یہ عرض ہے کہ بھائی ظفر اقبال صاحب کا ایک مضمون ''افریقہ میں دعوت اسلامی'' جو عبدالوہاب کے ذریعہ سے آپ تک پہونچا تھا اور آپ نے اپریل ۱۹۹۴ء میں اپنے پرچہ میں شائع کیا تھا جس کو میں نے ندوہ میں تو دیکھا تھا لیکن صاحب مضمون تک وہ نسخہ نہیں پہونچ سکا۔ اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ آپ تھوڑی سی

زحمت کر کے وہ نسخہ بھیجد یں تو بڑی مہربانی ہوگی ساتھ ہی سے یہ بھی گذارش ہے کہ آپ اپنا پرچہ اعزازی طور پر ہمارے مدرسہ ''مدرسہ بدرالعلوم سدھونہ'' کے نام بھی جاری کردیں تو بڑا کرم ہوگا۔ باقی سب خیریت ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

محمد صدیق ندوی

(رائے بریلی یوپی) ۲۲/۷/۱۴۱۵ھ

﴿۲۱۷﴾

محترمی جناب ڈاکٹر صدرالحسن ندوی مدنی صاحب اورنگ آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ بات آپ کے علم میں آچکی ہے کہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے شہر خجستہ بنیاد اورنگ آباد سے اردو اخبار روزنامہ ''ایشیا ایکسپریس'' کی اشاعت کا کام جاری ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ تمام ابتدائی تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں۔ لہٰذا ادارہ اس ضمن میں اخبار کے خصوصی شمارے کے لیے آپ سے خصوصی قلمی تعاون کا طلبگار ہے۔

ادباً گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل موضوع پر جلد سے جلد اپنا پرمغز مضمون عنایت فرمائیں۔ تاکہ اسے خصوصی شمارے میں شامل کیا جاسکے۔

موضوع: ''مسلمانوں کا معاشرتی نظام' تجزیہ اور حل''

مذکورہ موضوع پر آپ کا بیش بہا مضمون یقیناً اردو صحافت کی دنیا میں روزنامہ ''ایشیا ایکسپریس'' کے خصوصی شمارے کو ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت سے یادگار بنادے گا۔

امید کہ آپ کا قلم موضوع کا حق ادا کردیگا۔

راہِ مضمون تازہ بند نہیں تا قیامت کھلا ہے باب سخن

دعاؤں کا طالب

شارق نقشبندی

مدیر اعلیٰ روزنامہ ''ایشیا ایکسپریس''

﴿۲۱۸﴾

۲۵/جولائی ۲۰۰۷ء

جناب مولانا ڈاکٹر محمد صدرالحسن ندوی مدنی

ہمیں یہ اطلاع دیتے ہوئے بے حد مسرت ہورہی ہے کہ روزنامہ اورنگ آباد ایکسپریس ۱۵/اگست ۲۰۰۷ء کو اپنی پہلی سالگرہ کا جشن منارہا ہے۔ روزنامہ اورنگ آباد ایکسپریس کی اشاعت کا منشاء ومقصد یہ ہے کہ اپنے علاقہ کے باشندوں کی آرزوؤں اور امیدوں کے اظہار کے لیے ایک موثر ذریعہ مہیا کیا جائے اور ایک غیر جانبدار اور صحت مند صحافت کے ذریعہ معاشرے کے مختلف افراد کو ایک پلیٹ فارم دستیاب ہوسکے۔ ساتھ ہی ادبی، ثقافتی، تہذیبی روایتوں کو آگے بڑھانے کا فرض ادا کیا جائے۔

آپ سے التماس ہے ضخیم سالگرہ نمبر کے لیے اپنے رشحات قلم ۵/اگست ۲۰۰۷ء سے قبل روانہ فرمائیں تا کہ شامل اشاعت کیا جاسکے۔

شکریہ

آپ کا مخلص

خلیل چودھری

مدیر اعلیٰ اورنگ آباد ایکسپریس

﴿۲۱۹﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار العلوم ندوۃ العلماء

استاذ گرامی حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے، الحمد للہ خاکسار بھی بعافیت ہے۔ دیگر معروضات یہ ہیں کہ میں نے امسال ''معہد العالی للدعوۃ'' میں داخلہ لیا ہے اور ساتھ ہی مقالہ بھی لکھ رہا ہوں، دعا کی درخواست ہے کہ خداوند قدوس مجھ کو اپنے صحیح مقصد میں کامیاب کرے اور مقالہ جلد از جلد بہ سہولت مکمل ہو جائے۔ آنجناب سے ناچیز کو یہ امید ہے کہ مقالہ سے متعلق کتابوں کے مأخذ ومراجع اور اسلوب کتابت کے سلسلہ میں رہنمائی اور مفید مشوروں سے نوازتے رہیں گے۔ میرا مقصد اب مقالہ لکھنا ہے۔ ارادہ ہے کہ دو تین مہینے میں مقالہ مکمل کر کے اپنے وطن لوٹ جاؤں۔ میرے مقالہ کا عنوان ہے۔

المحدثون فی القرن الثالث

یہ حقیقت ہے کہ طالب علم جب اپنے آخری مرحلہ میں پہنچ جاتا ہے تو اسے اپنے ماضی کی کوتاہیوں کا ضرور احساس ہوتا ہے۔ آج ہمیں آپ کی وہ تمام باتیں یاد آتی ہیں کہ فلاں کتاب پڑھ لو یا تم لوگوں کے لیے لازم ہے کہ روزانہ سو صفحات پڑھ لیا کرو۔ اور افسوس ہوتا ہے کہ کاش ہم عمل کر لیتے۔ امسال محمد شمشاد بھی زیر تعلیم ہیں اور تمام اورنگ آبادیوں میں زیادہ تر میرا تعلق انہی سے ہے کہ میں نے ان کو کاشف العلوم کی زندگی ہی سے سلیم الطبع اور سنجیدہ مزاج رکھنے والا پایا۔

بس اب اجازت چاہتا ہوں کہ اکثر زیادہ بولنے یا لکھنے میں لغزش وخطاء کا امکان ہوتا ہے۔ میری جانب سے تمام اساتذہ جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم کی خدمت میں

سلام عرض ہے۔

عبد الماجد ندوی، مہاراشٹری
شبلی شرقی کمرہ نمبر ۱۸
ندوۃ العلماء لکھنؤ-226007

﴿۲۲۰﴾

باسمہ تعالیٰ

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مورخہ ۸/۱۰/۱۹۴ء

محترمی ومکرمی جناب حضرت اقدس مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی ومدنی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ میں الحمد للہ خیر وعافیت سے ہوں امید کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے عرض تحریر یہ ہیکہ ہمارے ششماہی امتحان کا نتیجہ آگیا ہے الحمد للہ میں آپ کی دعا سے کامیاب ہوگیا ہوں اور محمد شمشاد، ناصر علی اور عبد الروف یہ تینوں بھی کامیاب ہوگئے ہیں صرف محمد کلیم الدین دو مضامین میں فیل ہوگئے ہیں استاد محترم پھر سالانہ امتحان قریب آرہا ہے خصوصی دعا کی درخواست ہے حضرت مولانا عبد القدیر صاحب، مولانا محمد نسیم الدین، مولانا نعیم صاحب اور دیگر اساتذہ کرام کی خدمت میں سلام عرض کردیں امید ہے کہ جناب عالی اپنے مفید مشوروں سے نواز کر مجھے ممنون ومشکور فرمائینگے:

فقط

والسلام

خلیق خان

﴿۲۲۱﴾

تاریخ:۹/۱۲/۱۹۹۴ء

از: دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

محترمی ومکرمی جناب حضرت اقدس مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت اقدس میں ہے کہ فدوی آپ کی دعا سے کامیاب ہو چکا ہے۔ فدوی آنجناب سے مؤدبانہ دعا کی درخواست کرتا ہے اور فدوی کی جانب سے جو بھی غلطی صادر ہوئی ہوگی تو اسے دامن عفو میں جگہ دینگے۔ اور میرے طرف سے حضرت اقدس مولانا محمد ریاض الدین صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم، مشفق اساتذہ کرام حضرت مولانا عبد الرشید صاحب ندوی و مدنی حضرت مولانا عبد القدیر صاحب قاسمی و مدنی، حضرت مولانا محمد نسیم الدین صاحب مفتاحی، حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، حضرت مولانا محمد علیم الدین صاحب کی خدمت میں سلام پیش فرما دیں گے۔ فقط والسلام

آپ کا شاگرد

خلیق خان

ندوۃ العلماء لکھنؤ (یوپی)

﴿۲۲۲﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکی نور عظیم

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۵/اگست ۱۹۹۳ء

مکرمی ومحترمی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ بخیر ہوں گے۔ گذارش خدمت یہ ہے کہ والد محترم جناب مولانا عبد النور (نور عظیم) ندویؒ کے انتقال سے ملی، دینی، علمی اور ادبی حلقے میں عمومی طور پر اور ندوۃ العلماء و عالمی رابطہ ادب اسلامی کے حلقے میں خصوصی طور پر جو خلاء پیدا ہوا یقیناً وہ ایک بڑا نقصان ہے۔ بقول مولانا علی میاں مدظلہ العالی ''اس کی تلافی کسی اور طرح ممکن نہیں لیکن جانے والے کے کارنامے اور خدمات کا تذکرہ اگر محفوظ کر دیا جائے اور اس کو نئی نسل تک پہونچانے کا انتظام کیا جا سکے تو کسی حد تک اس کی تلافی ہو سکتی ہے'' اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ان پر ایک یادگاری مجلّہ نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

والد صاحبؒ سے آپ کے ربط وتعلق کے پیش نظر ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کے متعلق اپنے تأثرات ضرور قلم بند فرمائیں خواہ مختصراً ہی۔ امید کہ آپ اس طرف ضرور توجہ دیں گے اور ۲۵/ستمبر ۱۹۹۳ء سے پہلے پہلے اپنا مضمون ذیل کے پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

والسلام علیکم

ذکی نور عظیم

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

﴿۲۲۳﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸؍۳؍۹۳ء

محسنی ومحترمی جناب مولانا محمد صدرالحسن ندوی حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے ہر طرح خیر وعافیت سے ہوں میں الحمد للہ خیریت سے ہوں۔ آپ کا خط اور والد صاحب پر لکھا گیا مضمون ملا۔ آپ نے ہر طرح کی مشکلات اور پریشانیوں کے باوجود میری درخواست قبول فرمائی اس کے لیے آپ کا بہت مشکور ہوں جزاک اللہ احسن الجزاء اس کا اجر انشاء اللہ اللہ کے یہاں بھی ملیگا۔ آپ نے ایک کار خیر میں شرکت کی جس کا مقصد نئی نسل تک صحیح نظریات وافکار پیش کرنا ہے تاکہ وہ اسے مشعل راہ بنائیں۔ اخیر میں دعاؤں کی درخواست کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

والسلام

ذکی نور عظیم ندوی ندوۃ العلماء لکھنؤ

﴿۲۲۴﴾

برادر محترم مولانا محمد صدرالحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ بعافیت ہوں، گذشتہ پارلیمانی انتخابات میں نتائج حوصلہ افزاء رہے۔ فرقہ پرستوں کو شکست فاش ہوئی، اور موقع پرستوں کو زیادہ طاقت حاصل نہ ہوسکی اس میں مسلمانان ہند کا رول نمایاں اور موثر رہا جہاں ہم بادشاہ گر کہلانے والی قوم ہونے

کے موقف کے حامل ہیں وہیں ہم خود بے وقعتی اور بے وزنی کا شکار ہیں جس کے متعدد اسباب ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں میں سنجیدہ غور وفکر رکھنے والے افراد تعمیری اور اقدامی رول ادا کرنے کے لائق ضروری غور وفکر کا کام کریں اور ملت کو اس کے صحیح منصب اور مقام پر باوقار انداز میں فائز کرنے کے لیے اتحاد فکر وعمل پر ملت کو گامزن کرسکیں۔

مذکورہ بالا نقطۂ نظر کے مطابق غور وفکر کے لیے ملک کے مختلف ریاستوں سے سنجیدہ اور ذی شعور افراد ۱۳،۱۴؍ستمبر ۲۰۰۳ء کو بنگلور میں جمع ہوئے جہاں دو روزہ منعقدہ اجلاس میں تفصیلی مباحث کے بعد یہ طے پایا کہ غور وفکر کی اس کاوش کو معاشرے کی گہرائی تک لے جایا جائے جس کے لیے علاقائی سطح پر مباحث کا سلسلہ شروع کیا جائے جس میں سیاست، تعلیم ومعیشت، میڈیا، فسطائیت وفرقہ واریت اور مختلف امور پر بنظر غائر جائزہ لیا جائے۔

چنانچہ ریاست مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، گجرات اور راجستھان پر مشتمل علاقے (ویسٹ زون) کے منتخب افراد کا اجلاس بتاریخ ۳،۴؍ستمبر ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ، اتوار، شہر بھوپال میں منعقد کیا جارہا ہے جس میں آپ کو شرکت کی دعوت دی جارہی ہے۔

توقع ہے کہ آپ اس اجلاس میں شریک رہ کر مباحث میں حصہ لیں گے۔ براہ کرم اپنی شرکت کی پیشگی اطلاع دیں۔

اگر کوئی مشورہ ہو تو براہ کرم درجہ ذیل پتے پر اپنی آمد کی اطلاع کے ساتھ فوری روانہ کریں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

والسلام

ایم اے نعیم (کوٹہ راجستھان)

﴿۲۲۵﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷/اپریل ۱۱ء

محترم عالی جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہونگے

دیگر یہ کہ امت مسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے جدو جہد جاری رکھنا عنداللہ مقبول ترین عمل ہے۔ چنانچہ مورخہ ۳۰/اپریل ۱۱ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ۲/۱ ۷ بجے بمقام دفتر مرکزی مجلس شوریٰ مرہٹواڑہ شاہ سراج روڈ اورنگ آباد تفہیم شریعت کمیٹی کی ایک اہم میٹنگ رکھی گئی ہے آں محترم سے بپابندیٔ وقت شرکت کی گذارش ہے۔

ایڈوکیٹ ایس ایس قاضی

سکریٹری

تفہیم شریعت کمیٹی اورنگ آباد

﴿۲۲۶﴾

محترم جناب ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے کہ آپ بخیریت ہوں۔

محترم! ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اپنی فکر، فن وفلسفے سے ایک نسل کی ذہنی وفکری تربیت کی ہے۔

نئی نسل کو علامہ مرحوم کی حیات وخدمات نیز ان کی ادبی تخلیقات واسلوب نگارش سے متعارف ومتحرک کرنے کی غرض سے العرفان ریسیڈینشل اسکول خلد آباد ان کے یوم پیدائش کے موقع پر جشن اقبال کا انعقاد کرنے جارہا ہے۔

آپ سے اس سلسلے میں خصوصی گزارش ہے کہ اس جشن میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوکر ''اقبال اور قرآن'' عنوان کے تحت اپنی تقریر سے حاضرین کو استفادہ کا موقع فراہم کریں۔ نوازش ہوگی۔

تاریخ: ۱۱/نومبر ۲۰۰۸ء

بروز: منگل

بوقت: صبح ۱۰/بجے

بمقام: یزدانی آڈیٹوریم العرفان اسکول کیمپس سولی بھنجن خلد آباد

غلام رحمانی

الحرا سوسائٹی خلد آباد، العرفان اسکول خلد آباد

﴿۲۲۷﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر! مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مع احباب ومتعلقین بخیر ہوں گے۔ اللہ رب العزت کا بے پایاں فضل اور احسان ہے کہ اس نے زندگی کے سفر میں ایک بار پھر نیکیوں کے موسم بہاراں ماہ رمضان المبارک کے فیوض وبرکات سے دامن بھرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ اب یہ ہماری کم نظری اور بے توفیقی ہوگی کہ ہم ان مبارک ساعتوں سے بیش از بیش مستفید ہونے کی کوشش نہ

کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام ہی مومنین کو برکتوں ورحمتوں کے ان لمحات سے خوب خوب دامن بھرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محترم! رمضان المبارک کے ان مقدس دنوں میں جب کہ مسلمانوں کا ذہن عام طور پر خیر کی طرف مائل ہوتا ہے اور فی الواقع دل ودماغ میں نیکی وبھلائی کو قبول کرنے نیز مائل بہ عمل ہونے کے جذبات قوی ہوتے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کے ذہنوں کو تعمیری رخ دیں۔ کوشش کی جائے کہ ان ایام میں وہ اپنے نفس پر قابو پانے، اللہ سے مضبوط تعلق استوار کرنے اور زندگی کے ہر گوشہ میں رسول کریم ﷺ کی سچی اور مکمل اتباع کرنے کی تربیت کرسکیں تا کہ ان کی آئندہ کی زندگی مکمل اسلامی زندگی بن سکے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر علماء کرام وائمہ عظام اس سمت توجہ فرماسکیں تو معاشرہ بتدریج صبغۃ اللہ کی عملی تصویر بن سکتا ہے۔ اس موقع سے مندرجہ ذیل امور پر توجہ انشاء اللہ مثبت اور تعمیری ماحول کی آبیاری میں مفید ومعاون ثابت ہوگی۔

☆تعلق بالقرآن

رب العزت کی طرف سے اسی مبارک مہینہ میں انسانیت کے لیے صحیفہ ہدایت اور مکمل دستور حیات قرآن مجید نازل ہوا جو فی الواقع ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ قرآن ہی ہے جس نے صحابہ کرامؓ کو جہاں ایک طرف پاکیزگی اور تقوی کے اعلیٰ معیار کا عامل بنایا وہیں انھیں دین حق کا سچا داعی اور جانباز مجاہد بنایا اور وہ اس کو لے کر ساری دنیا میں چھا گئے۔ واقعہ ہے کہ آج ہماری ذلت ورسوائی کا واحد سبب قرآن اور صاحب قرآن ﷺ سے ہمارے رشتے کا کمزور ہوجانا ہے...... بقول اقبال علیہ الرحمہ۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

رمضان المبارک۔ جو فی الواقع ماہ نزول قرآن ہے، میں مسلمانوں کا رشتہ قرآن سے گہرا اور مضبوط کرنے کی کوشش ایک لازمی ضرورت ہے۔ تا کہ اس کے ذریعہ وہ اپنے رب سے براہ راست جڑسکیں۔ اس مقصد کے پیش نظر......

+ محلے/آبادی کی مساجد میں روزانہ درس قرآن کا اہتمام کیا جائے۔ مقامی حالات ومواقع کی مناسبت اور نمازیوں کے مشورے سے وقت کا تعین کیا جائے۔ درس کے لیے پہلے سے مختلف عناوین کے تحت آیات منتخب کرلی جائیں۔
+ قرآن مجید کو سمجھنے کی خواہش رکھنے والے حضرات کے لیے خصوصی طور سے حلقۂ مطالعہ قرآن کا نظم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے ان حضرات کی فکری سطح کو دیکھ کر سورہ کا انتخاب کیا جائے۔ ان سے بھی مطالعہ کرکے آنے کو کہا جائے۔ دوران مطالعہ ان کو آیات کی باہم تفہیم میں شریک فرمائیں کہ وہ ان آیات سے کیا سمجھتے ہیں پھر ضروری تفہیم وتبصرہ فرمادیں۔
+ لوگوں کو آمادہ کیا جائے کہ وہ قرآن مجید کو کسی معتبر ترجمے وتفسیر کے ذریعے سمجھیں یا کم از کم ترجمے کے ساتھ ضرور پڑھیں۔
+ اسکول وکالج میں تعلیم حاصل کررہے بچوں کے لیے تعلم قرآن کا سلسلہ ہر بستی میں مساجد کے ذریعے شروع کیا جائے۔

☆حقوق العباد

حقوق العباد کی اہمیت اور اس کی نزاکتوں سے عامۃ المسلمین کو بخوبی آگاہ کیا جانا بے حد ضروری ہے تا کہ وہ اس تعلق سے صحیح معنوں میں حساس ہوسکیں۔ رمضان المبارک میں اس پہلو کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اس ماہ میں نبی ﷺ کا بہت زیادہ سخی ہوجانا اور کسی کو محروم نہ رکھنا ہمارے لیے بہترین اسوہ ہے۔ کوشش کی جائے کہ مسلمانوں

میں یہ چیز زیادہ سے زیادہ عام ہوسکے اور لوگ مستحقین کو خود تلاش کر کے ان کا حق پہونچادیں۔محلّہ یا گاؤں کے وہ غریب جو شدت افلاس کی وجہ سے بھیک مانگتے پھرتے اور امت کی غیرت کو کچوکے لگاتے ہیں۔ ہماری تھوڑی سی توجہ سے کسی چھوٹے موٹے ذریعہ معاش کے متحمل ہوسکتے ہیں۔

اس ضمن میں ان معذور ومفلس غیر مسلمین کا بھی خیال رکھا جانا ضروری ہے جو فاقہ کشی اور بدحالی کا شکار ہیں۔اسی ذریعہ سے ان تک اسلام کا انسانی ہمدردی کا پیغام عملی طور پر پہونچ سکتا ہے اور ہماری قربت انھیں اسلام کو سمجھنے کی طرف راغب کرسکتی ہے۔ بالخصوص بدلے ہوئے سیاسی حالات میں۔خاص طور سے پسماندہ غیر مسلم اقوام کے ساتھ صبر وضبط ونرم خوئی کا معاملہ کرنے پر توجہ دلائی جائے۔ کیونکہ علم برداران کفر انھیں مسلمانوں سے لڑانے کی بڑے پیمانے پر پلاننگ کر چکے ہیں۔ اس پہلو سے مخصوص معاملات میں تالیف قلوب کا پہلو بھی پیش نظر رکھا جاسکتا ہے۔

☆اجتماعی بیت المال

زکوۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔نظام خلافت میں اس کی تحصیل وتقسیم کا کام حکومتی سطح پر انجام پاتا ہے۔مگر موجودہ حالات میں ہم کم از کم شہری اور علاقائی سطح پر اس کا نظم قائم کرسکتے ہیں۔مسلمانوں کو آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنی پوری زکوۃ نکالیں اور اجتماعی طور پر غرباء، مساکین، یتامیٰ، تالیف قلوب ودفاع مسلمین کی مدوں میں استعمال کی جائے۔ اس کے لیے محلّہ/آبادی میں نمائندہ کمیٹی یا بیت المال کمیٹی بنا کر کام شروع کیا جائے۔اسی کے ذریعہ آبادی کے مستحقین اور صورت حال کا سروے بھی ہوسکتا ہے۔بااعتبار وموزوں فرد کو ذمہ دار بنا کر پورا حساب صحیح اور مرتب رکھا جائے اور عوام کے سامنے پیش کردیا جائے۔اسی کے ذریعہ دوسرے مقامات سے آنے والے مستحقین اور اداروں کا تعاون بھی

کیا جائے۔محلّہ/آبادی میں اس پیش رفت سے مقامی اجتماعیت کے قیام میں خصوصی مدد ملے گی جو وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

☆معاشرتی اصلاح

خیر کی جانب رغبت کے اس مبارک ماحول میں مسلم عوام کے ذہنوں کو معاشرتی خرابیوں اور برائیوں کے خلاف بیدار کرنے اور معاشرے کو ان لعنتوں سے پاک کرنے کی جانب تعمیری قدم اٹھائے جاسکتے ہیں۔قرآن مجید اور سیرت نبویؐ سے استدلال کرکے لوگوں کو منہیات سے اجتناب کرنے اور انھیں مٹانے کے لیے تیار کیا جاسکتا ہے۔یہ واضح بھی کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلم معاشرہ میں ان برائیوں کا رواج پانا شیطان اور اس کے موجودہ نمائندوں (اسلام دشمن تحریکوں اور تنظیموں) کی زبردست کامیابی ہے۔ مثلاً جہالت۔جس کے ذریعہ انھیں بے دام نوکر اور سستے منافق میسر آجاتے ہیں۔علم سے دوری کفر کی خود ایک خدمت ہے۔ بے پردگی۔ جو انھیں اختلاط مرد وزن کا موقع فراہم کرتی۔مسلمانوں کو بے راہ رو کرتی اور مسلمانوں کی عفت وآبرو سے کھیلنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔شراب ولاٹری۔مسلمانوں کو حیوانیت ومادیت کا پتلا بنانے اور عملی ومعاشی طور پر انھیں تباہ کرنے کا زبردست منصوبہ جس کے تحت ہر مسلم محلّہ میں یا اس سے جڑے یہ اڈے کام کررہے ہیں۔علاوہ ازیں جہیز کی تباہی جو مسلمانوں کے معاشرے کو دن بدن کھوکھلا کررہی ہے۔

امید کہ آں محترم ان امور کی جانب ضرور توجہ فرمائیں گے اور اسلامی معاشرہ کی صحیح معنوں میں تشکیل وتعمیر میں اپنا بھرپور کردار ادا فرمائیں گے۔خطبات جمعہ کو مسلمانوں میں باہم اتحاد، ملکی وعالمی شیطانوں کے خلاف اسلامی بیداری اور حق کے غلبہ کے لیے لازمی وضروری صفات کی آبیاری کے لیے استعمال کیا جانا بھی وقت کا اہم ترین تقاضہ

ہے۔

محترم! یہ چند سطور محض بطور یاددہانی ہیں۔ ورنہ موجودہ حالات میں جب کہ ملکی وعالمی سطح پر حق وباطل کی کشمکش روز بہ روز سنگین ہوتی جارہی ہے۔ امت کے علماء وفضلاء کی ذمہ داریاں بے حد بڑھ جاتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اب فرصت وسکون کے لمحات کی تلاش ہمیں کسی طرح سے زیب نہیں دیتی۔ بلکہ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنی تمام تر استعداد وصلاحیت کے ساتھ ملت کو فکری وعملی تشکیک سے بچانے' اسلامی معاشرہ کو بہر پہلو پاکیزہ ومضبوط کرنے نیز اسلام دشمن سازشوں کے خلاف اسے تیار کرنے کا کام پیہم وآخری دم تک انجام دینے کے لیے میدان میں اتر پڑیں اور یہ عزم رکھیں کہ ''دم کہیں لیں گے نہ تکمیل سفر ہونے تک''

والسلام

نہضۃ العلماء

محمد محفوظ فلاحی۔ ۱۲ مسجد شکور خان روڈ' بھوپال (ایم پی)

﴿۲۲۸﴾

Date:26th October 2006

محترم ومکرم زید مجدکم مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں دین اسلام ایک مکمل نظام دیتا ہے۔ جس کی پیروی واتباع ہر مسلمان پر لازم ہے۔ مگر جہاں مسلم معاشرہ اپنے اندر بہت سی کمزوریاں رکھتا ہے وہیں معاشرتی زندگی میں اسلامی تعلیمات وہدایات کے پاس ولحاظ کے بجائے اکثر مروجہ

رسوم ورواج کو اختیار کرلیا جاتا ہے۔ مثلاً والدین اور اولاد کے درمیان تعلقات اور اس کے تقاضوں کی بات یا زوجین کے درمیان خوشگوار ازدواجی تعلقات کی ضرورت، نکاح وطلاق کے معاملات یا ترکہ ووراثت کی تقسیم کی صورتیں، اس طرح کے امور کی انجام دہی کے لیے اکثر وبیشتر مروجہ رسوم ورواج کو اہمیت دی جاتی ہے نہ کہ احکام وہدایت ربانی کو۔

جہاں تک باہمی نزاعات واختلافات کا تعلق ہے ان کے فیصلہ کے لیے، اسی طرح جائیدادوں کے نزاعات کے فیصلہ وتصفیہ کے لیے بھی غیر الٰہی اصولوں اور طریقوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ احکام شریعت کی خلاف ورزی اس وقت اور زیادہ قابل گرفت ہوجاتی ہے جب عائلی احکام سے متعلق نزاعات کے فیصلوں کے لیے دارالقضاء کی موجودگی کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور فیصلوں کے لیے دارالقضاء/شرعی پنچایت اور علمائے کرام سے استفادہ کی کوئی بھی کوشش نہیں کی جاتی ہے۔ اس قابل اصلاح صورتحال کے پیش نظر جماعت اسلامی ہند نے ملک گیر سطح پر یکم دسمبر تا ۱۰ دسمبر ۲۰۰۶ء ''اسلامی خاندان مہم'' ایک عشرہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ قبل مہم بالخصوص کوشش کی جائے گی کہ ملت مسلمہ کے افراد اسلامی عائلی احکام سے واقف ہوجائیں اور احکام شریعت کی پوری طرح پابندی کرنے لگیں۔

اس کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ مسلم مرد وخواتین کی ذہن سازی اس طور کی جائے کہ وہ شرعی احکام سے واقفیت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل درآمد کو وہ اپنے ایمان کا لازمی تقاضا جانیں جو دنیا میں مسرت کے حصول کا موثر ذریعہ اور آخرت میں فوز وفلاح کا ضامن ہے اور وہ اپنی عائلی زندگی پوری طرح اسلامی احکام وہدایت ہی کے تحت گزارنے لگیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ مقامی جماعت کی سرگرمیوں کے لیے اپنا قیمتی وقت

فارغ فرماتے ہوئے مختلف پروگرام میں شرکت فرمائیں نیز مقامی جماعت کا ممکنہ تعاون فرمائیں۔

امید ہے اس اہم مہم کے لیے آپ کا قیمتی تعاون حاصل رہے گا۔

والسلام

طالب خیر

نذر محمد مدعو

امیر حلقہ، جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر

﴿۲۲۹﴾

محترم ومکرم مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مع الخیر ہوں گے ساتھ ہی گجرات اور فلسطین میں برادران ملت کی نسل کشی سے سخت فکرو پریشانی بھی لاحق ہوگی۔ آپ کی فکرو بے چینی بجا ہے۔ تقریباً ۴۰ دن ہونے کو آئے ہیں لیکن گجرات میں مسلم نسل کشی کا عمل جاری ہے۔ ۲۰ تا ۲۵ ہزار منظم افراد ہر روز کسی نہ کسی شہر، گاؤں یا علاقے میں ظلم وستم، آگ زنی، لوٹ اور آبروریزی کا بھیانک عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ ۱۰۳ کیمپس میں ایک لاکھ برادران ملت پناہ گزیں ہیں، ۲۰ ہزار زخمی ہیں اور اندیشہ ہے کہ ۳ ہزار سے زیادہ شہید کیے جاچکے ہیں۔ حکومت اپنے ذرائع سے فسادیوں کا تعاون اور پشت پناہی جاری رکھے ہوئے ہے جبکہ آج تک ظالموں کی نشاندہی کو قبول نہیں کیا جارہا ہے اور نہ ہی ان کے خلاف کسی ٹھوس اقدام کے لیے کارروائی کی جارہی ہے۔ سارے گجرات میں ملت اسلامیہ کے حوصلے پست کردیے گئے ہیں۔

سابق فسادات میں عوام فسادیوں کا ساتھ نہیں دیا کرتی تھی لیکن اب افسوس کہ پڑوسی، شہر اور گاؤں کے لوگ بھی کھل کر فسادیوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ امن پسند ہندو، انسانیت کا درد رکھنے والے افراد دبکے بیٹھے ہیں اور کوئی فسادیوں کی مخالفت تک کرنے کی ہمت نہیں کررہا ہے اور جب حکومت کے سارے ذرائع فسادیوں کی مدد کررہے ہوتو ان کے حوصلوں میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔

آر ایس ایس کی قرارداد کو جس طرح پھیلایا گیا اس سے بھی آپ لوگوں کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ وہ لوگ مسلمانوں کو ملک بھر میں ہندو فرقہ پرستوں کے رحم وکرم پر جینے کا درس دے رہے ہیں اور حالات پیدا کررہے ہیں۔ سیاسی پارٹیاں ایک حد تک مگرمچھ کے آنسو بہا رہی ہیں لیکن ہندو ووٹ بینک کے ٹوٹنے کے خوف سے کھل کر یا کوئی باضابطہ مہم چلا کر کوئی بھی فرقہ پرستوں کے خلاف کھڑا ہونے کے لیے تیار نہیں ہے۔

کل ملا کر ریاست اور ملک بھر میں ملت کے زعماء اور ذمہ داران بھی اس پہلو پر زیادہ سنجیدہ اور قابل عمل اقدامات کے ساتھ آگے آنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ شہر کی سطح پر آپ جیسے دردمندان ملت آگے آئیں اور اس مسئلے کے حل کے سلسلے میں قابل عمل اور دستوری حدود کے اندر اقدامات طے کریں تاکہ ملت کے درد کا مداوا بھی ہو اور مستقبل کے حالات سے نمٹنے کی پیش بندی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

محمد اکبر

امیر مقامی، جماعت اسلامی ہند، اورنگ آباد

﴿۲۳۰﴾

از دفتر مجلس اشاعت اسلام اورنگ آباد

مورخہ یکم دسمبر ۸۷ء

منجانب معتمد مجلس اشاعت اسلام

بخدمت جناب مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی صاحب

سلسلہ اجرائی مراسلہ مورخہ ۲۱ر نومبر ۸۷ء رقم ہے کہ مورخہ ۲۲ر نومبر ۸۷ء کو نصاب کمیٹی کی میٹنگ مقرر کی گئی تھی جس میں نصاب سے متعلق غور وخوض کیا گیا اور آئندہ نشست میں سال اول کا نصاب مرتب کیا جانا طے کیا۔ اس خصوص میں مورخہ یکم دسمبر ۸۷ء بروز منگل بمقام جامع مسجد بعد نماز عشاء بوقت ساڑھے سات کمرہ نمبر ۳۰ میں نصاب کمیٹی کی نشست مقرر کی گئی ہے۔ اس اہم نشست میں معزز اراکین کی تشریف آوری نہایت ضروری ہے۔

آں محترم سے درخواست ہے کہ اس نشست میں شرکت فرمائیں۔

حافظ عقیل

صدر مجلس اشاعت اسلام اورنگ آباد

﴿۲۳۱﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی جناب مولانا محمد صدر الحسن صاحب ندوی مدنی

السلام علیکم!

امید کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔ مجلس اشاعت اسلام اورنگ آباد جو کہ ایک خالص دینی تحریک ہے اس کے تاسیسی و عاملہ کے ارکان کی ایک ہنگامی نشست مورخہ

۶ر جولائی ۸۷ء بروز پیر شب میں بمقام لال مسجد ٹاؤن ہال اورنگ آباد میں رکھی گئی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس موقعہ پر بپابندی وقت تشریف لاکر موجودہ انتشار کو ختم کر کے مسئلہ کی یکسوئی میں ہمارا تعاون فرمائیں۔ واضح ہو کہ موجودہ و نئے نام کے تعلق سے رونما ہونے والا انتشار آپ کے علم میں آچکا ہے۔ اس کی بناء پر آپ کو یقیناً دلی صدمہ پہنچا ہوگا۔ اس کے لیے ہم معافی کے طالب ہیں اور خدا سے ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر آپ کی تشریف آوری ہمارے نیک مقاصد میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کے خاتمہ اور ہمارے لیے ثابت قدمی کا باعث ہوگی۔

فقط

حافظ عقیل

صدر مجلس اشاعت اسلام

بڑی لین اورنگ آباد

﴿۲۳۲﴾

اسکاوٹ سوسائٹی انڈیا ٹرسٹ

فون 515621

مکرمی مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضلہ تعالیٰ امید ہے کہ مزاج گرامی خیر ہونگے۔ چونکہ اسکاؤٹنگ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو سبھی ممالک بشمول ہندوستان انسانی فلاح و بہبود کے لیے تعلیمی و دیگر اداروں میں چلائی جارہی ہے۔ ہمارے ملک میں خصوصاً اسلامی مدارس میں یہ تنظیم رائج نہ

ہوسکی۔ لہٰذا اسلامی مدارس میں رائج کرنے سے متعلق ایک تعارفی کتابچہ ارسال خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں اور اساتذہ وطلباء کو اس سے روشناس فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں اور اپنے ادارے سے دو اساتذہ کے نام معہ پتہ ارسال فرمائیں تا کہ ان کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ اس کے لیے رجسٹریشن فارم بلا معاوضہ طلب فرمائیں۔ آپ کے تعاون وجواب کا منتظر ہوں۔

والسلام

احقر

حسن محمد خاں

نیشنل کمشنر ایس ایس او انڈیا

دارارقم، ۴۸ ون وہار، دیونگر

ٹونک روڈ، جے پور، راجستھان

﴿۲۳۳﴾

بسمہ تعالیٰ

ازمظفر پور

۹۳/۳/۲۲

محترم جناب بھائی محمد صدر الحسن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

الحمدللہ بفضل خدا ہم لوگ بخیر ہیں اور آپ لوگوں کی خیریت شب وروز نیک چاہتے ہیں۔

آپ کا خط موصول ہوا۔ خیریت معلوم ہوئی۔ گھر آیا تو معلوم ہوا کہ خالہ کی طبیعت سخت خراب تھی اب ان کی طبیعت کیسی ہے تمام لوگ اندیشہ میں ہیں خط سے جلد آگاہ کریں۔ منشور کاشف ہر ماہ ملتا ہے لیکن دسمبر کا نہیں ملا اگر ممکن ہو تو بھیجنے کی زحمت کریں گے۔ کل انشاء اللہ ہم لوگ گھر چلے جائیں گے اور عید کے چند روز بعد پھر لوٹیں گے۔ ابوالحیات اور تمام بچے اس سال لگ بھگ پورا روزہ مکمل کررہے ہیں ساتھ ہی پڑھنے لکھنے میں بھی کافی محنت کررہے ہیں ان لوگوں کو ٹیوشن کی وجہ سے پہلے گھر نہیں بھیجا ہے کل میرے ساتھ ہی جائیں گے۔ آپ اپنی اور بچوں کی خیریت سے ہمیشہ آگاہ کرنے کی زحمت کریں گے۔ سوا خط کے کوئی اور ذریعہ نہیں ہے پھر بھی آپ کسی کے یہاں خط نہیں لکھتے ہیں یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ آفتاب بھی یہیں رہ رہا ہے۔ تمام لوگ زمین کی بات تو کرتے ہیں لیکن کوئی بھی آگے قدم نہیں بڑھا پا رہا ہے نہ معلوم کیوں؟ جہاں تک ہماری بات ہے تو میں تو تعلیم اور گھر کے اخراجات میں ہی پریشان ہوں اسی درمیان گھر پر چھ کٹھا زمین لے لیا ہے پھر بھی اگر آپ ذرا دھیان دیں گے تو ساتھ میں میں بھی دس دھور لے لونگا۔ آفتاب، ابوالحیات انصار فیض الرحمٰن تمام لوگ آپ لوگوں کو السلام علیکم عرض کررہے ہیں۔ میری طرف سے خالہ کو سلام اور بچوں کو دعائیں گھر پر تمام لوگ بخیر ہیں۔ ان دنوں مہاراشٹر کی حالت ٹھیک نہیں ہے اس لیے آپ اپنی خیریت سے جلد آگاہ کریں گے۔

محمد معراج

﴿۲۳۴﴾

محترم جناب بھائی صدر الحسن صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہم سبھی بھائی بخیر ہیں اور اللہ کی ذات سے امید کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی بخیر ہوں گے۔

آپ کا خط کچھ روز قبل ملا لیکن جواب میں تاخیر کی وجہ یہ ہوئی کہ ڈاکٹر اسلم یہاں نہیں تھے ایک ماہ بعد آئے ہیں۔ ان سے اس سلسلہ میں گفتگو ہوئی۔ انھوں نے اسی دوا کو دو ماہ اور کھانے کو کہا ہے اسی کے بعد فائنل چیک اپ کرانا ہوگا۔ انھوں نے بتایا کہ یہ دوا ہر جگہ ملتی ہے دوسری دوا لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ''منشور کاشف'' اگست تک کا ملا ہے لیکن ابھی ستمبر کا نہیں آیا ہے انتظار میں ہوں اس کا انتظار ہم سب بھائی کو رہتا ہے کیونکہ کافی اچھے اچھے مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ کل ہی گھر سے آفتاب یہاں آیا ہے گھر پر تمام لوگ بخیر ہیں اور اللہ کے فضل سے آفتاب ٹھیک ہے لیکن ابھی بھی پہلے کی طرح صحت نہیں ہے پھر بھی اللہ کا کرم ہے۔ نانی خالہ اور بچوں کی خیریت سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ کیونکہ آپ اس قدر دور ہیں کہ خط کے سوا کوئی دوسرا ذریعہ ہی نہیں ہے جس سے کچھ حال معلوم ہو سکے۔ تمام بچے آپ سبھی کو السلام علیکم عرض کررہے ہیں اور بچوں کو دعائیں۔ میرے طرف سے نانی وخالہ کو سلام عرض کردیں اور بچوں کو دعائیں۔

فقط

والسلام

طالب دعا

محمد معراج احمد

مظفر پور

﴿۲۳۵﴾

۱۶-۷-۹۳

جناب بھائی صدر الحسن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت دارم وخواہم!

یہاں تمام بچے بخیر ہیں اور محنت سے تعلیم حاصل کررہے ہیں اور گھر پر بھی تمام لوگ بخیر ہیں۔ آپ لوگ اپنی خیریت سے آگاہ کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں اور نہ ہم لوگوں کی خیریت دریافت کرنا ہی۔ ایک ہفتہ پہلے ہم لوگوں نے پہلا مکان تبدیل کرلیا ہے اس لیے اطلاع کردینا مناسب سمجھا۔ پہلے جیل روڈ پر تھا اب نواب روڈ پر آگیا ہوں کرایہ دگنا ہے لیکن ہر لحاظ سے اس سے کہیں بہتر ہے۔ دو روم کا کرایہ 340 روپے ہیں یہاں ہر طرح کی سہولت ہے۔ تمام بچے آپ لوگوں کو السلام علیکم عرض کررہے ہیں اور بچوں کو دعائیں۔ میرے جانب سے خالہ کو السلام علیکم اور بچوں کو دعائیں عرض کردیں گے۔ خالہ کی طبیعت کیسی ہے اگر مناسب سمجھیں تو تحریر کردیں گے کتاب اور جواب اس پتہ پر بھیجیں۔ فقط

والسلام

محمد معراج احمد

ماسٹر محمد معراج احمد، ناریل کوٹھی لوج

نواب روڈ چندوارہ مظفر پور (بہار)

﴿۲۳۶﴾

بخدمت جناب محمد صدر الحسن ندوی صاحب

مکرمی سلام مسنون

مضمون ملا۔ آپ کے تعاون کا شکریہ

والسلام

مسرور حسین

(مدیر ماہنامہ فاران، بانی ماہر القادری مرحوم)

ناظم آباد، کراچی، پاکستان

۲۲ر فروری ۱۹۷۹ء

﴿۲۳۷﴾

Bismillah-i-rahman-i-rahim

Maryam Jameelah
C/o Muhammad Yusuf Khan
15/49 Sant Nagar, Lahore-1
Pakistan
Rabi ul Awwal 8, 1402

Dear brother in Islam,

Assalaam alaikum wa rahmatullah.

Thank you for your letter of Safar 13.

You have my grateful permission to publish your Arabic translation of my pamphlet WESTERN IMPERIALISM MENACES MUSLIMS as it appeared in AL BAAS AL ISLAMI. in Lucknow.

I hope you can have it published soon. Please send me a copy for my files and records as soon as off the press.

All my salaams and best wishes.

Your Muslim sister

Maryam Jameelah

فہرست مطبوعات معہد الدراسات الاسلامیہ العالمیۃ، اورنگ آباد

International Institute of Islamic Studies (IIIS)

ڈاکٹر مولانا محمد صدر الحسن ندوی مدنی کے قلم سے

☆ **اردو تصانیف:**

(۱) خود پرستی یا خدا پرستی
(۲) اورنگ زیب اور تدوین فتاویٰ عالمگیری
(۳) اصلاح معاشرہ
(۴) زلزلہ اسباب اور علاج
(۵) زکوٰۃ کس طرح ادا کریں
(۶) اجتہاد، اہمیت اور ضرورت
(۷) فقہ اسلامی اور مستشرقین
(۸) والدین اور اولاد کے حقوق
(۹) شریعت کا مذاق کب تک!
(۱۰) مسائل جنازہ
(۱۱) آئینۂ تاریخ ادب عربی
(۱۲) تحفۂ رمضان
(۱۳) جمعہ فضائل، آداب، احکام، مسائل
(۱۴) رویت ہلال
(۱۵) اسلام میں عورتوں کے معاشی حقوق
(۱۶) دینی اور عصری تعلیم وقت کی ایک اہم ضرورت
(۱۷) انشاء اور ترجمہ میں مہارت کس طرح پیدا کریں
(۱۸) نشریات مدنی
(۱۹) مختصر علم میراث
(۲۰) فقہی اختلاف۔ اسباب وآداب
(۲۱) عربی کہاوتیں
(۲۲) شہر خجستہ بنیاد اورنگ آباد
(۲۳) بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
(۲۴) لازمی حق تعلیم قانون: ایک جائزہ
(۲۵) آثار الصنادید: ایک مطالعہ

☆ **عربی تصانیف:**

(۱) المستشرقون والفقه الاسلامي
(۲) الاسلام والمسلمون في الهند

(۳) المستشرقون وتعدد زوجات النبی ﷺ

(۴) الاسلام والمستشرقون

(۵) الفرائد فی الفرائض

(٦) المستشرقون والاسلام

(۷) منافذ الحضارة الاسلامیه الی اوربا قبل عصر النهضة

(۸) ابوهریرة الصحابی المظلوم والمفتری علیه

(۹) المدائح النبویة فی الهند باللغة العربیة

(۱۰) موقف الاسلام من التامین

(۱۱) شمیم الادب

(۱۲) بدایة العربیة

(۱۳) نسیم الأدب

☆ انگریزی سے عربی میں ترجمہ:

(۱) الامبریا لیة الغربیة تهدد المسلمین (تحریر مریم جمیلہ)

☆ عربی سے اردو میں ترجمہ:

(۱) راہ نجات: تحریر: جناح مبارک بن ماضی

(۲) اسلام امن عالم کا علم بردار اور دہشت گردی کا مخالف تحریر: جناح مبارک بن ماضی

(۳) ندوۃ العلماء کا قائدانہ کردار عربی زبان وادب کے میدان میں
تحریر: ڈاکٹر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

(۴) دعائے کبریت احمر: تحریر: شیخ محی الدین